TIGHT BINGING BOOK

قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون

روداد

جلسۂ عطائے سند دار العلوم

ندوۃ العلما

منعقدہ ۱۵-۱۶ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱-۲ مارچ ۱۹۰۷ء روز جمعہ و شنبہ۔ واقع لکھنؤ

مع

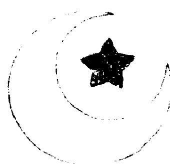
مفصل رپورٹ دار العلوم از ابتدائے قیام تا سنہ حال

مرتبہ

شبلی نعمانی

حسب ایماے

مجلس انتظامیۂ ندوۃ العلما



انسٹی ٹیوٹ پریس واقع لکھنؤ میں بکمال حسن و زیبائش طبع ہوئی

اشتہار

علم الکلام

مصنفہ

شبلی نعمانی

اس کتاب مین نہایت تفصیل سے علم کلام کی تاریخ لکھی ہے، یعنی علم کلام وعقائد کب پیدا ہوا
کن اسباب سے پیدا ہوا، کس طرح عہد بعہد بڑھا، کون کون فرقے قائم ہوے اُن کے کیا کیا
اصول تھے، اُن پر تبصرہ وتنقید، اس کے ساتھ متکلمین کے مختصر حالات،
چکنے کاغذ پر نہایت خوشخط چھاپا گیا ہے، قیمت عصہ

الکلام

مصنفہ

شبلی نعمانی

اس کتاب مین تمام عقاید اسلامی کو فلسفۂ حال کے مقابلہ مین ثابت کیا گیا ہے قیمت عہ ۱۲ر

درخواستین دار العلوم ندوہ لکھنؤ کے پتہ سے آئین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علی الہٖ و اصحابہٖ اجمعین

عمریست کہ افسانۂ منصور کہن شد	من از سر نو جلوہ دہم دار ورسن را

ندوۃ العلما کی ابتدائی تاریخ اگرچہ شروع سے اخیر تک، اسقدر دلچسپ واقعات سے بھری ہوئی ہی کہ اُن پر نظر ڈالنے کے ساتھ ہی دفعۃً قوم کے جوش، ہمت، فیاضی، بلند حوصلگی، زمانہ شناسی، کی مجسم تصویر آنکھون مین پھر جاتی ہی، لیکن ان واقعات مین سب سے عجیب تر اُسکی ترقی و تنزل کا واقعہ ہی، ترقی و تنزل بجاے خود ایک بدیہی چیز ہی، اسلیے ہم کو صرف اُسکے اسباب و علل پر غور کرنا چاہیے، کیونکہ اس سے ندوہ کی آیندہ کامیابیون کا راستہ صاف ہوگا،

شروع شروع مین قوم کی موجودہ حالت کے لحاظ سے، چونکہ ندوۃ العلما کی ضرورت کا مسئلہ ایک جدید مسئلہ تھا، اسلیے رؤسا، امرا، علما، غرض ہر طبقے کے لوگون نے، اسپر مختلف حیثیتون سے بحثین کین جسکے نتائج مختلف صورتون مین ظاہر ہوئے، چنانچہ قوم کا ایک بہت بڑا گروہ اُسکی طرف اس زور و شور کے ساتھ لبیک کی صدائین بلند کرتا ہوا بڑھا، کہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ گونج اُٹھا لیکن انکے بخلاف ایک جماعت نے، اپنے شور وغل سے اس صدا کے دبانے کی کوشش کی

اس لحاظ سے ندوہ کے متعلق نہایت ابتدائی زمانے سے موافقانہ اور مخالفانہ دونون طرح کی کوششین شروع ہوگئی تھین، مگر باوجود اس کشمکش کے ندوہ کی ترقی کا ہر ہر قدم آگے تھا لیکن چند سال سے ندوہ کی جو حالت ہی، وہ اس لحاظ سے اگرچہ مسرت خیز ہی کہ اب بظاہر اُسکا اُفق مخالفتون کے گرد وغبار سے صاف نظر آتا ہی تاہم اس حیثیت سے نہایت افسوسناک ہی کہ اب اُسکی ترقی کی رفتار ایک خاص حد تک پہونچکر رک گئی ہی۔

یہ حالت روز بروز زیادہ نمایان ہوتی جاتی تھی، یہان تک کہ اراکین انتظامیہ نے خاص طور پر اسکے اسباب وعلل پر توجہ کی، اور واقعات، اور متواتر تجربہ کی بنا پر یہ نتیجہ نکالا، کہ جب تک ندوہ اپنی حقیقی کامیابی کا کوئی نمایان ثبوت قوم کے سامنے نہ پیش کرے گا، یہ حالت نہین بدل سکتی، اسلیے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ قوم کے سامنے سب سے پہلے ندوہ کی طرز تعلیم کا نمونہ پیش کیا جائے، جو اُسکی تمام کامیابیون کا سنگ بنیاد ہی جسوقت یہ خیال پیدا ہوا، خوش قسمتی سے طلبا ے دار العلوم کی ایک جماعت نے اپنی طالب العلمانہ زندگی کے تمام مراحل طی کر لیے تھے، اس لیے اس خیال کو بہت جلد عملی صورت مین لانے کی کوشش کی گئی، چنانچہ نومبر ۱۹۱۰ء مین جلسہ دستاربندی کا ایک عام اشتہار شائع کیا گیا، اور ۵-۶- نومبر ۱۹۱۰ء روز یکشنبہ مطابق ۸- شوال ۱۳۲۸ ہجری جلسہ کے انعقاد کی تاریخ قرار پائی یہ اشتہار عام طور پر اخبارون مین چھپ چکا تھا، اور اراکین انتظامیہ کے پاس شرکت جلسہ کا خط بھی جا چکا تھا، کہ بعض اتفاقی موانع پیش آگئے اسلیے مجبوراً چند دنون کے لیے جلسہ کو ملتوی کر دینا پڑا، لیکن چونکہ قطعی ارادہ ہو چکا تھا، اور قوم بھی نہایت بے چینی سے اس مبارک دن کے منتظر تھی، اسلیے چند دنون کے بعد دوسرا اشتہار دیا گیا، جسمین تاریخ جلسہ ۱۵- و ۱۶- محرم ۱۳۲۹ ہجری، مطابق ۱- و ۲- مارچ مقرر کی گئی، اور نہایت سرگرمی کے ساتھ تاریخ معینہ پر جلسہ کر دیا گیا۔

ندوۃ العلما کی تاریخ زندگی مین یہ جلسہ اپنی اہمیت، اور جدت کے لحاظ سے چونکہ بالکل ایک نئی حیثیت رکھتا تھا، اسلیے اسکو تمام جلسون سے زیادہ پُر عظمت اور شان دار بنانے کی کوشش کی گئی تھی، لیکن افسوس ہر کہ چند ناگزیر واقعات سے، اسمین ناکامیابی ہوئی، اس قسم کے جلسون کی شان بڑھانے کے لیے، امرا، روسا، علما، منتظمان انجمنہاے اسلامیہ، طلبا وغیرہ کی شرکت ایک لازمی چیز ہر، مگر بدقسمتی سے عین جلسہ کے زمانے مین لکھنؤ طاعون کی غارتگری سے پامال ہورہا تھا، اسلیے عام طور پر جلسہ کو ان بزرگون کی شرکت کا فخر حاصل نہ ہوسکا، امرا، اور روسا کا یہ حال تھا کہ خود مقامی اصحاب مین سے اکثر لوگ شہر چھوڑ چکے تھے، اور جو لوگ رہگئے تھے، وہ بھی گویا پادررکاب تھے، اسکے علاوہ ناکامیابی کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ جنتری کے روسے جلسہ کی جو تاریخ معین کی گئی تھی، اُسمین اگرچہ عام طور پر ہر جگہ ہولی کی تعطیل تھی لیکن بدقسمتی سے اودھ اس سے مستثنیٰ تھا، اسلیے اکثر ملازمت پیشہ اصحاب شریک جلسہ نہو سکے چنانچہ اکثر لوگون نے اس بنا پر شکایت کے خطوط لکھے کہ خود ہم نے اُنکو شرکت جلسہ کا موقع نہین دیا، حالانکہ ہم نے اس تعطیل کو عام تعطیل سمجھکر تاریخ معین کی تھی اور ہم سے زیادہ کون شخص اُن کی شرکت کا مشتاق ہوسکتا تھا۔

علما کے مقدس گروہ مین سے بجز چند افراد کے کسی بزرگ نے ہماری عزت افزائی نہین کی، جناب شاہ سلیمان صاحب نے بے شبہہ ایک خط بھیجکر ارکان کی مایوسی کو کسی قدر مبدل بہ امید کردیا تھا جسکی نقل حسب ذیل ہر۔

خط جناب شاہ سلیمان صاحب قادری چشتی

مولانا۔ تسلیم۔ مین ۹۔ محرم کو یا ۱۲۔ محرم کو ضرور بالضرور انشاء اللہ تعالیٰ لکھنؤ پہونچ جاؤنگا

اس جلسہ مین مولوی حاجی احمد علی صاحب مدرس مدرسۂ میرٹھ، اور جناب مولوی منفعت علی صاحب دیوبندی اور جناب مولوی عبد المجید صاحب دہلوی کو ضرور بلائیے۔

مین چونکہ جلسۂ تعلیم نسوان کلکتہ کا باضابطہ ممبر مقرر ہوا ہون، اور تاریخ کمیٹی ۵۔ مارچ ہی بایں لحاظ میری اقامت لکھنؤ مین کل ۳۔ مارچ تک ہوگی۔ وہان سے براہ راست مین کلکتہ چلا جاؤن گا، والسلام۔

محمد سلیمان قادری چشتی۔

از پھلواری ضلع پٹنہ

۱۹۔ فروری ۱۹۰۷ء

لیکن سوءِ اتفاق سے وہ اسی اثنا مین علیل ہوگئے، اسلیے چند ہی دنون کے بعد اُن کا دوسرا معذرت نامہ آیا، جسکے الفاظ یہ ہین،

مولانا، تسلیم، میرے دانتون مین ہرج ہوگیا ہی، درد شدید ہی، ورم بھی آگیا ہی، کھانے پینے مین سخت تکلیف ہوتی ہی، اور طبیعت اچھی نہین، اسلیے آج مین نے اپنی حاضری کے عزم کو فسخ کیا، اب جلسہ کے موقع پر پہونچنے کی میری امید نہین ہی، لہذا مین نہایت ہی معذرت کرتا ہون، اور ندامت کے ساتھ معافی کا خواستگار ہون، حاشا وکلا یہ کوئی بہانہ نہین ہی، مین بہت ہی مجبور ہون، ورنہ قصد مصمم ہوچکا تھا، اور حاضری مین کوئی عذر نہ تھا، والسلام،

محمد سلیمان قادری چشتی

از پھلواری ضلع پٹنہ

۲۶۔ فروری ۱۹۰۷ء

جناب شاہ صاحب کے اس خط نے اگرچہ رہی سہی امید کو بھی خاک مین ملا دیا تھا، لیکن تقاضائے شوق

تاریخ جلسہ سے ایک روز پہلے اُن کو ارجنٹ تار دیا گیا، مگر اسکا جواب بھی مایوسانہ صورت مین آیا۔ طلبا ے دار العلوم کی حالت یہ تھی، کہ ۲۶- ذیقعدہ سے ۱۰- محرم تک ندوہ کی سالانہ تعطیل تھی اسلیے اکثر لڑکے وقت معینہ پر نہ آسکے، چنانچہ مولوی عبد الباری، و مولوی رکن الدین بھی جنکو عطاے سند کا فخر حاصل ہونے والا تھا، شرکت جلسہ سے محروم رہگئے۔

بہرحال ظاہری اسباب کے لحاظ سے، ہرطرف مایوسی کی صورت نظر آتی تھی، لیکن یہ عجیب بات ہر کہ جلسہ خلاف توقع نہایت کامیاب رہا، چنانچہ اشتہار مین دو بجے کا وقت تھا، لیکن اسکے بہت پہلے عام طور پر سامعین سے کرسیان بھر چکی تھین منصہ (اسٹیج) کے قریب مقامی ارکان، اور عمائد شہر کی ایک معتدبہ جماعت موجود تھی خارجی مقامات سے بھی چیدہ، چیدہ اصحاب تشریف لائے تھے۔

(چنانچہ ان تمام اصحاب کے اسماے گرامی رپورٹ کے ضمیمے مین درج ہین)

ان غیر متوقع کامیابیون کے ساتھ، تقریبًا ڈھائی بجے، جلسہ کا افتتاح ہوا، سب سے پہلے ندوہ کے عام قاعدے کے بنا پر جناب قاری میران شاہ نے، مصری لہجے مین قرآن مجید کی چند آیتون کی تلاوت کی، جس نے سامعین کو تھوڑی دیر کے لیے بالکل بیخود کر دیا، اسکے بعد جناب مولوی سید عبد الحی صاحب معتمد دفتر ندوۃ العلما نے جلسے کی عام کارروائی نہایت مناسب طریقے سے شروع کی، سب سے پہلے مولاناے موصوف نے عالیجناب نواب صاحب مرحوم ریاست بہاولپور کی اُن دلچسپیون کا ذکر کرتے ہوئے جو اُنکو ندوہ، اور عمومًا مذہبی امور سے تھین، اُنکی جوانا مرگی پر نہایت حسرتناک الفاظ مین تمام ارکین انتظامیہ کی طرف سے افسوس ظاہر کیا، اور عمومًا سامعین سے دعاے مغفرت کی درخواست کی، یہ رزولیوشن باتفاق پاس ہوا، اور تمام لوگون نے نواب صاحب مرحوم کے لیے نہایت خلوص کے ساتھ دعاے مغفرت کی پھر جن

بزرگان قوم نے، مصارف جلسہ، اور انعام طلباء کے لیے چندے عطا فرمائے تھے، اُن کا عام اعلان کیا، چندہ اس قسم کے جلسون کے لیے اگرچہ ایک عام چیز ہی تاہم اس لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر ہی کہ جن بزرگون نے چندے کی رقمین عطا فرمائی تھین، اُنکے نام سے ظاہر ہوتا تھا، کہ اکابر قوم نے اس جلسہ کے ساتھ کس قدر دلچسپی ظاہر فرمائی چنانچہ اُنکے نام حسب ذیل ہین،

نمبرشمار	اسمائے گرامی جمع چندہ	تعداد رقم
۱	امیرالامرا، ناصرالاسلام جناب شیخ بہارالدین صاحب کے۔سی۔ایس آئی وزیر ریاست جوناگڈھ۔	۱۰۰
۲	حسام الملک صفی الدولہ، جناب نواب علی حسن خانصاحب بہادر رئیس بھوپال۔	۱۰۰
۳	جناب مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور۔	۵۰
۴	جناب نواب احمد محی الدین خانصاحب رئیس مدراس	گھڑی نقرہ
۵	جناب سید خواجہ رشید الدین صاحب عرف اچھے صاحب۔	۲۵
۶	جناب خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد	۲۵
۷	جناب مولوی محمد نسیم صاحب وکیل ہائیکورٹ۔	۲۵
۸	جناب منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری۔	۲۵
۹	جناب شیخ جان محمد صاحب مالک کارخانہ ہوٹل لکھنؤ۔	۲۵
۱۰	جناب شیخ نظیر حسین صاحب قدوائی تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	۲۵
۱۱	جناب شیخ عابد علی صاحب تاجر چکن لکھنؤ۔	۲۵
۱۲	جناب مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل ریاست ٹونک۔	۲۵
۱۳	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر عربی مدرستہ العلوم علی گڈھ۔	۲۰

جب یہ ضروری کارروائیان ختم ہوچکین، تو مولانا ے موصوف نے، جلسہ کے اصلی مقاصد کیطرف توجہ مبذول فرمائی، اور جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری کے صدر انجمن بنانیکی تحریک کی جناب منشی محمد رحمت اللہ صاحب عد نے اسکی تائید فرمائی، اور مولانا ے ممدوح نے اس عہدے کو بطیب خاطر منظور فرماکر، صدارت کی کرسی کو زینت بخشی، اور دارالعلوم ندوہ کے مقاصد و اغراض، اور اس جلسہ کے متعلق ایک مختصر مگر معنی خیز، تقریر کی، اسکے بعد جب تحریک جناب صدر انجمن، شمس العلما مولانا محمد شبلی نعمانی نے اپنے ترکیب بند کے چند بند نہایت مؤثر لہجے مین پڑھے، جس سے زمانے کے نشیب و فراز، اور قوم کی موجودہ حالت کی تصویر حاضرین کے آنکھون کے سامنے پھر گئی،

ان واقعات نے سامعین کو پوری طرح اپنی طرف متوجہ کرلیا تھا، اور ہر شخص ہمہ تن محو حیرت ہورہا تھا، اسی حالت مین جناب ابوالوفا مولانا محمد ثناءاللہ صاحب امرتسری نے اپنی تقریر شروع کی، مولانا ے موصوف نے، جدید تعلیم یافتہ جماعت، اور علما کے فرائض اور اُنکے اتحاد واتفاق کو اس مدلل طریقے سے ثابت کیا تھا، جسکو سنکر کوئی زمانہ شناس شخص اس سے انکار نہین کرسکتا، کہ یہ دونون گروہ اسلام کے دست و بازو ہین، اُنھون نے اسلام کو ایک عظیم الشان سلطنت سے تشبیہ دی، اور علما کو مخالفین کے حملہ روکنے کے لیے، اُسکی فوجی طاقت قرار دیا، لیکن کوئی لشکر، سولین حکام کی مدد سے بے نیاز نہین ہوسکتا، اسلیے مولانا نے فرقہ جدیدہ کو اسلام کا دوسرا بازو قرار دیا،

بے شبہ جن لوگون نے، اسلام کی حقیقت پر غور کیا ہی اور اسکے ساتھ مخالفین کے اعتراضات اور شرمناک حملون سے بھی باخبر ہین، اُن کو اس بیان کے واقعیت سے کیونکر انکار ہوسکتا ہی، لیکن افسوس کہ اُنکی تقریر دائرۂ تحریر مین نہ آسکی، اسلیے اس موقع پر درج نہین

کیجاسکتی ہی، جب اُنکی تقریر ختم ہو چکی، تو جناب شمس العلما مولانا محمد شبلی نعمانی منصہ (اسٹیج) پر تشریف لائے، مولانا ے موصوف کو ندوۃ العلما کی ضرورت، اور اُسکے مقاصد و اغراض کے متعلق جو تقریر کرنا تھی، اُسکو انھون نے درحقیقت دوسرے روز کے جلسے کے لیے اُٹھا رکھا تھا، اسلیئے آج کے جلسے کے لیے، اُنھون نے دارالعلوم کی رپورٹ تیار کی تھی، لیکن چونکہ ابتدا ہی سے لوگ خاص طور پر ندوہ کے مقاصد و اغراض کی طرف متوجہ ہو گئے تھے، اور تمام حاضرین کے چہرے سے، جوش اور سرگرمی کے آثار نمایان تھے، اسلیے موقع و محل کے لحاظ سے، مولانا نے، وہ تقریر اسی جلسہ مین کی، تاہم چونکہ رپورٹ کا رتبہ مقدم ہی، اسلیے ہم اسکو آج کی کارروائیون مین، درج کرتے ہین، اور اُس تقریر کو دوسرے روز کے جلسے کی کیفیت مین درج کرینگے، چنانچہ وہ رپورٹ حسب ذیل ہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رپورٹ دارالعلوم

دارالعلوم کی مستقل رپورٹ، اگرچہ ندوۃ العلما کی رپورٹ کے ساتھ ساتھ، شائع ہوتی رہی ہی، لیکن چونکہ آج پہلا موقع ہی کہ، عطاے سند کی رسم ادا کیجاتی ہی، اسلیے ضرور ہی کہ اسکی روئداد کے ساتھ اسکی مفصل رپورٹ بھی مرتب اور پیش کیجائے،

دارالعلوم کی ضرورت - دارالعلوم کی نسبت پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہی کہ اسکی ضرورت کیا ہی؟ جدید تعلیم یافتہ کہتے ہین کہ عربی تعلیم آج کس کام کی ہی؟ اس سے کیا نتیجہ ہی؟ آج

تمام قوم کو انگریزی تعلیم کی ضرورت ہی، اسکے بجاے لوگون کو عربی کی طرف متوجہ کرنا، قومی ضروریات کو پامال کرنا ہی۔

قدیم تعلیم یافتہ لوگون کے نزدیک اسکا وجود اسیلیے بیکار ہی کہ ملک مین او رسیکڑون ہزارون عربی مدرسے موجود ہین، اُنکے ہوتے کسی نئے مدرسے کی کیا ضرورت ہی۔ اس سے کسی کو انکار نہین ہوسکتا کہ انگریزی علوم و فنون کا سیکھنا آج کل نہ صرف ضروری ہی بلکہ لازمۂ زندگی ہی، لیکن سوال یہ ہی کہ کیا مسلمانون کے لیے صرف اسی قدر کافی ہی؟ کیا مسلمانون کو اسکے سوا، اور کسی چیز کی ضرورت نہین؟ تھوڑی دیر کے لیے فرض کرو کہ تمام قوم نے انگریزی علوم و فنون حاصل کرلیے سیکڑون ہزارون اشخاص بڑے بڑے عہدون پر ممتاز ہوگئے، ادنے عدالتون سے لیکر ہائیکورٹ کی بنچین تک مسلمانون سے بھرگئین، اسکے ساتھ دوسری طرف فرض کرو کہ تمام ملک عربی دانون سے خالی ہوگیا اب قرآن مجید کا مطلب سمجھنا ہو تو سیل صاحب کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہی، فقہ اسلامی کے مسائل کی تحقیق درکار ہو تو میگناٹن صاحب کی ضرورت ہوتی ہی، رسول اللہ صلعم کے حالات اور واقعات کو جاننا چاہتے ہین تو سر ولیم میور، باسورتھ، مرگولیس کا دریوزہ گر ہونا پڑتا ہی! کیا کوئی مسلمان اس حالت کو گوارا کرسکتا ہی،

بیشک، یہ ممکن ہی اور اسلامی کالج اور اسکول اسی حد تک کرسکتے ہین کہ عقائد کی چند معمولی باتین، اور نماز وروزہ کے معمولی مسائل، انگریزی کے ساتھ ساتھ سکھادیے جائین، لیکن کیا یہ ممکن ہی کہ کوئی شخص بی اے اور ایم اے کی بھی ڈگریان حاصل کرے اور تفسیر مین حدیث مین، فقہ مین، کمال بھی پیدا کرسکے، اور جب یہ ناممکن ہی تو صرف دو صورتین ہین، یا قرآن، حدیث، فقہ، تفسیر، سے بالکل ہات اُٹھا لیا جاے یا انگریزی تعلیم کے ساتھ اس بات کی بھی کوشش کیجاے کہ علما کا بھی ایک گروہ موجود رہے، جو علوم مذہبی کا ماہر، اور محافظ ہو،

اور دار العلوم کا یہی مقصد ہی۔

قدیم گروہ کا یہ خیال کہ مدارس موجود ہین، علوم قدیمہ کی تعلیم کافی طور سے ہو رہی ہی اسلیے ندوہ کی کیا ضرورت ہی، صحیح نہین۔ ندوہ کا مقصد صرف علوم قدیمہ کی تعلیم نہین ہی بلکہ کچھ اور بھی ہی۔ آپ جانتے ہین کہ اسلام مین جتنے علم پیدا ہوے سب زمانے کی خاص خاص ضرورتون سے پیدا ہوے، مثلاً علم کلام، صرف اس ضرورت سے پیدا ہوا تھا کہ فلسفۂ یونان کی تعلیم نے لوگون کے مذہبی خیالات متزلزل کر دیے تھے، اس بنا پر آج بھی چونکہ فلسفۂ جدیدہ کی تعلیم نے ہزارون آدمیون کو مذہب کی طرف سے بیدل کر دیا ہی اسلیے ضرور ہی کہ فلسفہ جدیدہ کے مقابلے مین ایک نیا علم کلام ایجاد کیا جائے، نہ صرف اسیقدر بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہی کہ جسطرح ہمارے قدمانے یونان، ایران اور ہندوستان کے علوم و فنون اپنی زبان مین منتقل کر لیے تھے اسیطرح یورپ مین جو نئے علوم و فنون ایجاد ہوئے ہین، ہماری زبان مین منتقل کیے جائین، اس بنا پر اسکی ضرورت ہی کہ تعلیم عربی کے ساتھ علوم جدیدہ، اور یورپ کی زبانون کی بھی تعلیم دی جائے،

اسکے علاوہ یورپ نے خود ہمارے علوم و فنون کو اسقدر ترقی دی ہی کہ انکی تحقیقات و تالیفات سے ہمکو استغنا نہین ہو سکتا، لغت مین ہمارے یہان سب سے زیادہ جامع تصنیف علامہ مجد الدین فیروز آبادی کی کتاب **قاموس** ہی، اور اس سے بڑھکر "لسان العرب" لیکن آج کل فرانس کے پروفیسر "دوزی" نے پچاس برس کی محنت مین ایک ایسی کامل کتاب عربی فن لغت مین لکھی ہی جسمین مذکورۂ بالا کتب کے اوپر صد ہا کیا بلکہ ہزارہا الفاظ کا اضافہ کر دیا۔

ہمارے فن ادب مین سب سے قیمتی ذخیرہ شعراے جاہلیت کا کلام ہی لیکن اُنمین سے

ہمارے پاس بہت تھوڑا سا حصہ ہے، مثلاً سبعہ معلقہ۔ حماسہ وغیرہ، لیکن یورپ نے "زہیر بن ابی سلمہ" کے استاد "اوس بن حجر" "لبید بن ربیعہ" اور بہت سے شعراے جاہلیت کا کلام مع شرح او رحل لغات طبع کیا ہے اور صدہا کتابیں اس فن کے متعلق ایسی تلاش کر کے شائع کین جو بالکل نایاب تھین، اسیلیے ضرور ہے کہ یورپ کی تحقیقات اور تلاش سے فائدہ اُٹھایا جائے، اسکے علاوہ، موجودہ ضروریات اور حالات کے لحاظ سے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ علما کا گروہ بھی بقدر ضرورت انگریزی زبان سیکھے لیکن مدارس عربیہ مین اسکا کوئی سامان نہین،

ابتدائی تاریخ ابتدا مین جب ندوہ قائم ہوا تو اسکے مقاصد، رفع نزاع علما، اصلاح نصاب، علماے کامل الفن کا طیار کرنا۔ اشاعت اسلام، دار الافتا وغیرہ قرار دیے گئے، ان مقاصد کی وسعت اور اہمیت نے دفعتًا تمام ملک کو اپنی طرف متوجہ کر لیا، اور اس سرے سے اُس سرے تک، تمام ہندوستان، ندوہ کی آواز سے گونج اُٹھا، لیکن جب ندوہ کی کوششین ہر طرف سے سمٹ کر دار العلوم تک محدود ہو گئین تو لوگون کو تعجب اور افسوس ہوا، اور اس بنا پر ندوہ کے سیکڑون ہواخواہ، ندوہ کی طرف سے افسردہ ہو کر رہ گئے،

اسمین کوئی شبہہ نہین کہ ندوہ کے اصلی مقاصد وہی تھے اور اب بھی وہی ہین جو ابتدا مین ظاہر کیے گیے یعنے ایسے علما کا طیار کرنا جو کامل الفن ہون، وسیع الخیال ہون، اشاعت اسلام کے قابل ہون، جدید علوم سے آشنا ہون، لیکن ایک مدت کے تجربے کے بعد ثابت ہوا کہ اس قسم کے علما اُسی وقت پیدا ہو سکتے ہین جب ندوہ خود اپنی تجویز کے موافق ایک دار العلوم قائم کرے، اور مجوزہ طریقے کے موافق تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا جائے، مثلاً ندوہ کا ایک بڑا مقصد علما کی نزاع باہمی کا رفع کرنا تھا لیکن مدت کے تجربے کے بعد یہ ثابت ہوا کہ جبتک قدیم طریقۂ تعلیم و تربیت قائم رہے گا، مناظرہ اور مباحثہ کا وہی ناگوار طریقہ جاری رہے گا جسمین

سخت کلامی، درشت گوئی، لعن وطعن، تکفیر و تفسیق، بڑے ضروری عنصر ہین، اُسی قدیم طریقۂ تربیت کا نتیجہ ہی کہ علما کے گروہ مین وہ نزاعین اور فسادات قائم رہتے ہین جو بالآخر سرکاری عدالتون تک پہونچ کر ختم ہوتے ہین، اسی تربیت کا نتیجہ ہی کہ اختلافی مسائل مین جو کتابین اور رسالے لکھے جاتے ہین، ان مین اصل مسائلے کی تحقیق بہت کم ہوتی ہی اور زیادہ حصہ لعن طعن، دشنام دہی اور سخت کلامی مین صرف ہوتا ہی حالانکہ علماے سلف کے مناظرے و مباحثے مین اس قسم کا شائبہ تک نہین پایا جاتا،

اصلاح نصاب اور دیگر امور کا انتظام بھی بغیر ایک خاص دار العلوم کے ناممکن تھا، غرض ان اسباب سے ندوہ نے ارادہ کیا کہ ایک مستقل دار العلوم قائم کیا جاے چنانچہ اسکے دستور العمل اور قواعد کا ایک مسودہ مرتب ہوکر ۱۳۱۳ھ ہجری مین تمام ملک مین شائع کیا گیا اور علما و فضلا سے اسکے متعلق رائین طلب کی گئین چنانچہ نہایت کثرت سے اسکی تائید و تصویب کے متعلق تحریری رائین آئین، یہ تمام تحریرین ایک رسالے کی صورت مین تجویز دار العلوم کے نام سے مرتب ہوکر شائع ہوچکی ہین، شوال ۱۳۱۳ھ ہجری مین بمقام بریلی جب ندوہ کا سالانہ جلسہ ہوا تو یہ تحریری رائین پیش کی گئین، اور علما نے زبانی تقریرین کین، بالآخر باتفاق عام یہ تجویز منظور ہوئی اور صدر انجمن مولانا لطف اللہ صاحب نے اسکی منظوری کا اعلان عام کیا،

افتتاح دار العلوم ۱۳۱۵ھ ہجری مین بمقام کانپور ندوہ کے اجلاس پنجم مین یہ تجویز منظور ہوئی کہ بالفعل ابتدائی پیمانے پر دار العلوم کی ایک شاخ بمقام لکھنؤ کھول دیجاے چنانچہ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب مرحوم و منشی احتشام علی صاحب کی توجہ اور فیاضی سے ایک مکان نو ہزار دو سو روپے کو خرید اگیا، اسکے بعد حسب منظوری جلسۂ انتظامیہ مورخہ ۹- جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق ۶- ستمبر ۱۸۹۸ء کو اسکا ابتدائی درجہ کھولا گیا،

افتتاح کی رسم ۱۷۔جمادی الاخری ۱۳۱۶ھ ہجری کو بڑے اہتمام سے عمل مین آئی، انگریزی حکام یعنے مسٹر ہارڈی صاحب کمشنر اور مسٹر گرے صاحب ڈپٹی کمشنر، اور تمام معززین و عمائد شہر، اور نامور علما شریک جلسہ تھے،

درجات تعلیم ابتدا مین صرف درجۂ ابتدائی قائم ہوا جسکی پڑھائی تین سال تک محدود تھی، اور جسکا مقصد یہ تھا کہ عربی زبان، اور مذہبی مسائل سے ضروری واقفیت حاصل ہوجائے اور اگر کوئی طالب العلم صرف اس درجے تک پڑھکر انگریزی تعلیم مین مصروف ہونا چاہے تو مذہبی مسائل سے ناواقف نہ رہ جائے،

درجۂ متوسط ۱۳۱۹ھ ہجری مین درجہ متوسط کا افتتاح ہوا، یہ درجہ بجاے درس نظامیہ کے ہی جسکے تمام کرنے پر درجہ عالمیت کی سند ملتی ہی،

درجۂ فضیلت یہ درجہ بجاے ایم اے کے ہی، جسکا یہ مقصد ہی کہ طالب العلم، علوم درسی سے فارغ ہوکر، خاص ایک فن کو لے، اور دو برس تک صرف اسی فن کی تکمیل کرے، ندوہ کا یہ مقصد کہ کامل الفن علما پیدا ہون صرف اسی طریقے سے حاصل ہوسکتا ہی لیکن افسوس ہی کہ ابھی تک کمی آمدنی کی وجہ سے یہ درجہ قائم نہ ہوسکا،

اصلاح نصاب تعلیم دار العلوم کے قائم کرنے کا بہت بڑا مقصد، طریقۂ تعلیم اور نصاب تعلیم مین اصلاح کرنا تھا، اصلاح نصاب کے متعلق ندوہ کے اجلاسون مین اسقدر بار بار بحثین اور تقریرین ہوچکی ہین کہ اب وہ ایک پامال مضمون ہوگیا ہی اور اسکے اعادہ کی ضرورت نہین تاہم موقع کی ضرورت سے اجمالاً عنوانات ذیل مین اسکی طرف اشارہ کیا جاتا ہی،

(۱) موجودہ طریقۂ تعلیم مین علوم غیر مقصودہ مین بہت سی کتابین پڑھائی جاتی ہین، اور جو علوم اصلی مقصود ہین ان مین بہت کم، مثلاً نحو و صرف کی بہت سی کتابین زیر درس ہین، اور ادب

و بلاغت کی بہت کم،

(۲) منطق و فلسفہ مین اسقدر کثرت سے کتابین ہین کہ تمام علوم و فنون کی کتابون کا مجموعہ ملاکر بھی انکی برابری نہین کرسکتا،

(۳) فن تفسیر جو سب سے ضروری فن ہے، اسمین بیضاوی کے صرف ڈھائی پارے ہین، جلالین اتنی مختصر ہے کہ اسکے الفاظ، قرآن مجید کے الفاظ سے بھی کم ہین،

(۴) علم کلام و عقائد، جو اہم العلوم ہے، اسمین صرف شرح عقائد نسفی پڑھائی جاتی ہے جو نہایت مختصر اور معمولی درجہ کی کتاب ہے،

(۵) ایسی کتابین نہین پڑھائی جاتین جسمین اصل فن کے مسائل منقح طور سے بیان کیے گئے ہون بلکہ عموماً وہ کتابین درس مین ہین جنمین خارجی بحثین زیادہ ہین اور جنکے اغلاق و پیچیدگی کی وجہ سے طالب العلم پریشان ہوکر، مسائل کو اچھی طرح ذہن نشین نہین کرسکتا،

(۶) علوم جدیدہ کی کوئی کتاب درس مین داخل نہین،

(۷) انگریزی زبان درس مین داخل نہین،

ان وجوہ سے اصلاح نصاب کی طرف ابتدا ہی سے توجہ کی گئی، اور تمام علما و فضلا سے مشورہ اور استصواب کیا گیا، چنانچہ اکیس مختلف نصاب علما نے تجویز کرکے بھیجے جسکا مجموعہ چھاپکر شائع کیا گیا، لیکن چونکہ یہ تمام نصاب باہم مختلف تھے، اسلیے کسی پر اتفاق آرا نہ ہوسکا، رجب ۱۳۲۰ سنہ ہجری مطابق اکتوبر ۱۹۰۲ سنہ ع مین بمقام امرتسر ایک جلسہ ہوا جسمین مولوی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی، مولوی محمد علی صاحب ناظم سابق، مولوی مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام، مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری، مولوی حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلی دار العلوم، اور دیگر علما و فضلا شریک تھے، اس جلسہ مین نصاب کے چند اصول طے ہوے، اسکے بعد شوال ۱۳۲۱ سنہ ھ

مطابق جنوری ۱۹۰۸ء مین بمقام مدراس ایک جلسہ ہوا جسنے یہ طے کیا کہ حسب اصول طے شدہ ملا عبد القیوم صاحب، مولوی سید عبد الحی صاحب، مولوی شبلی نعمانی، ایک نصاب طیار کردین، چنانچہ وہ نصاب تجویز ہوکر شائع ہوچکا ہے اور رپورٹ کے آخر مین بطور ضمیمے کے شامل ہے،

اس نصاب کے خصوصیات حسب ذیل ہین،

(۱) ادب اور بلاغت مین اضافہ ہوا، یعنے مختصر المعانی کے علاوہ، دلائل الاعجاز، امام عبد القاہر جرجانی، نقد الشعر ابن قدامۃ، درس مین داخل کی گئین، یہ کتابین ایمہ فن کی تصنیف مین اور انمین اصل فن کو محققانہ طریقے سے لکھا ہے،

(۲) تفسیر بیضاوی کے پندرہ پارے درس مین داخل کیے گئے اور اس سلسلے مین ایک نہایت مفید کتاب الہدایۃ الی الصراط المستقیم، داخل کی گئی، اس کتاب مین صرف قرآن مجید کی اُن آیتون کو جمع کر کے انکی تفسیر کی ہے جو عقائد، مسائل فقہیہ، اور اخلاق سے متعلق ہین، اسی سلسلے مین اعجاز القرآن امام ابو بکر باقلانی کی بھی داخل درس کی گئی جسمین قرآن مجید کے وجوہ اعجاز بیان کیے گئے ہین، ان سب کے علاوہ، پورا قرآن مجید کا متن بھی درس مین رکھا گیا،

(۳) عقائد و کلام مین، ابن رشد کی کتاب کشف الادلۃ، اور امام غزالی کی اقتصاد داخل کی گئی، لیکن سال حال مین اقتصاد کے بجاے ابو شکور سلمی کی کتاب تمہید داخل کی گئی، جسمین مسائل کا نہایت استیعاب ہے،

(۴) فلسفہ مین ہدیہ سعیدیہ، شرح حکمۃ العین اور شرح حکمۃ الاشراق، داخل کی گئی، شرح حکمۃ الاشراق مین فلسفۂ اشراق کا بیان ہے جسکے متعلق قدیم درس مین کوئی کتاب نہ تھی،

(۵) اسرار شریعت مین شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب حجۃ اللہ البالغۃ درس مین داخل کی گئی

(۶) فلسفۂ جدیدہ مین دروس الاولیہ داخل کی گئی، یہ اس درجہ کی کتاب ہے جیسے کہ کالجون مین

ایف اے کے درجہ مین پڑھائی جاتی ہی،

(۷) جغرافیہ، حساب، اور اقلیدس بھی درس مین داخل ہی،

اس موقع پر یہ امر ظاہر کرنے کے قابل ہی کہ فلسفۂ جدیدہ کی جو کتاب درس مین شامل کی گئی اسکی تعلیم مین نہایت دقت پیش آئی، علما چونکہ اصطلاحات جدیدہ سے ناواقف ہین، اسلیے اسکے پڑھانے سے معذور ہین، جدید تعلیم یافتہ عربی زبان نہین جانتے اور کتاب زیر درس عربی زبان مین ہی، یہ ممکن تھا کہ اردو کی کوئی کتاب درس مین داخل کی جاتی، لیکن اردو مین نہایت ابتدائی کتابین ہین جو صرف بچون کی کتابین ہین، بہ مجبوری یہ انتظام کیا گیا کہ سال حال مین مولوی حمید الدین صاحب بی اے پروفیسر عربی کالج علی گڈھ کو خاص اس کام کے لیے بلایا گیا، اور انھون نے زمانۂ تعطیل مین یہان قیام کر کے، اس کتاب کا درس دیا، لیکن یہ طریقہ کافی نہین، اور اسکے لیے مستقل انتظام، کی ضرورت ہی،

تعلیم انگریزی

ندوہ کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہی کہ ایسے علما تیار ہون، جو انگریزی زبان سے واقف ہون تاکہ زمانۂ حال کی ضروریات کو سمجھ سکین،

قوم کی ترقی مین ایک بڑا سد راہ یہ بھی ہی کہ قدیم تعلیم اور جدید تعلیم مین کوئی امر مشترک نہین ہی اور اس وجہ سے دونون قسم کے تعلیم یافتہ لوگون مین نہایت اجنبیت اور مغائرت پائی جاتی ہی اور اس وجہ سے قومی قوت کو افتراق اور اختلاف کی وجہ سے سخت نقصان پہونچتا ہی، اس بنا پر شوال ۱۳۱۸ھ ہجری کے جلسۂ انتظامیہ مین یہ رزلیوشن منظور ہوا کہ انگریزی زبان دار العلوم مین بطور زبان ثانی (سکنڈ لینگوچ) داخل کیجائے،

یہ رزلیوشن اگرچہ چند ارکان انتظامی کی موجودگی مین منظور ہو گیا، لیکن بعض ارکان نے سخت مخالفت کی، اور ایک بڑا عظیم الشان نقصان یہ پہونچا کہ سو روپیہ ماہوار کا ایک مستقل عطیہ

تقریرکرین جس سے زور تقریر کے ساتھ، انکی وسعت معلومات کا بھی پتہ چلے، چنانچہ اس تحریک کی بنا پر مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی کھڑے ہوے، اور اعجاز القرآن کے متعلق تقریر کی، اسکے بعد مولوی سید سلیمان صاحب اُٹھے، اور فلسفہ قدیمہ وجدیدہ پرحسب ذیل لکچر دیا،

تقریر مولوی سید سلیمان صاحب متعلم دار العلوم ندوۃ العلما

(علوم قدیمہ وجدیدہ)

حضرات؛

آپ پر یہ امر پوشیدہ نہین کہ ایک مدت سے جب سے دنیا نے کروٹ بدلی ہی اور مسلمانون مین علمی احساس پیدا ہوا ہی، یہ غلغلہ بلند ہی کہ "فلسفہ جدیدہ کے ناممکن التبدیل مسائل نے مذہب کے ارکان متزلزل کردیے، فلسفہ قدیمہ اُسکے سامنے تقویم پارینہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتا، لیکن یہ علما کا فرض تھا کہ وہ علوم جدیدہ کی طرف ملتفت ہوتے اور جانچتے کہ اس بلند آوازمین صداقت کا کہانتک عنصر ہی؟ اور اگر یہ سچ ہی کہ علوم جدیدہ مذہب اور مذہبی مسائل کے دشمن ہین تو وہ تدابیر کیا ہین جن سے فلسفہ جدیدہ کے حملے باسانی روکے جاسکین،

لیکن ہمارے علما اس کام کو نہ صرف غیر ضروری سمجھے بلکہ غیر مفید اور تضیع اوقات، کیونکہ اُنکا اعتقاد ہی کہ فلسفۂ ارسطو کے سوا دنیا کے اور فلسفون کا ایک نقطہ بھی صحیح نہین، اور نہ یونانی دماغ کے سوا کوئی اور دماغ اس قابل ہی کہ وہ فلسفہ کے دقائق حل کرسکے، وہ ہر ایک جدید مسئلہ کو نہ محض ناقابل تسلیم خیال کرتے ہین بلکہ اُسکی ہنسی اُڑاتے ہین،

لہ تنگی وقت کی وجہ سے اس تقریر کا نہایت مختصر خلاصہ اُنھون نے بیان کیا تھا بلکہ بہت سی باتین رہ بھی گئی تھین مگر اب اُنھون نے ہمکو مفصل تقریر جو اُنکے خزانہ خیال مین محفوظ تھی لکھکر دی ہی اسلیے ہم اُسکو بعینہ اس موقع پر درج کرتے ہین تاکہ ناظرین کو اُنکی وسعت خیال کا اندازہ ہو،

اے ہمارے محترم علما! آپ کا یہ فرض تھا کہ جسطرح آپنے یونانی فلسفہ سیکھا اور ایسا سیکھا کہ اُسکے موجد کہلائے اُسکی صحت و اغلاط پر تنقید کی، اُسکے بعض صحیح مسائل کو آپ نے تسلیم کیا، اور غلط مسائل کی تردید کی، اسی طرح آپ کا فرض تھا کہ آپ علوم جدیدہ کو حاصل کرتے، اُنکی تحقیق کرتے، ان پر ریویو لکھتے مگر افسوس ہی کہ حدیث شریف کے اس زرین اصول پر آپ کاربند نہوئے "حکمت مسلمان کا گم شدہ مال ہی، جہان پائے وہ لے لے" بدء عالم سے اسوقت تک بیسیون مختلف اصول کے فلسفے ایجاد ہوئے مگر بلا تحقیق کون اسکی ہمت کر سکتا ہی کہ اُنمین سے ایک کو بالکل صحیح مان کر دوسرون کو غلط کہدے، مثل ہی الحق مشاع، حقیقت صرف ایک مین محدود نہین ہوتی بلکہ وہ ہر جگہ پھیلی ہوئی ہی، اس بنا پر ایک سچے شائق علم کا فرض یہ ہی کہ علوم کے ہر خرمن سے وہ اچھے خوشے چن لے نہ یہ کہ دست طلب صرف ایک ہی خرمن کے جید و ردی دانون تک محدود رہے تاریخ فلسفہ کا جہان تک حصہ معلوم ہو سکا ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ ہندوستان، مصر، یونان، قدیم الایام سے فلسفہ کے مخزن تھے، ایران و فارس مین فلسفہ کا فیض ہندوستان سے پہونچا فلسفہ کا اول مدون افلاطون تھا، گو اس سے پہلے فلاسفہ موجود تھے مگر اُنھون نے تدوین فن نہین کیا، افلاطون کے فلسفہ کا سب سے زیادہ عنصر الہیات (تھیالوجی) تھا، فلسفہ کے مسائل ایک مرشد کی تلقین سے حاصل کیے جاتے تھے، فلسفی مرشد کے دعوی دلائل کے محتاج نہوتے تھے بلکہ فقط مرشد سے اُنکا سُن لینا، شاگرد کی تشفی کا باعث ہوتا تھا، دنیا کے اور حصون مین بھی اسی قسم کا فلسفہ جاری تھا، فارس مین مدتون اسی فلسفہ کا غلبہ رہا، ہندوستان بھی اس سے خالی نہ تھا، اصطلاح مین اس فلسفہ کو فلسفۂ اشراقیہ اور فلسفہ رواقیہ کہتے ہین کیونکہ اتبک فلسفہ تقدس اور مذہبی اسرار مین شمار کیا جاتا تھا،

سنہ مسیحی کے چارسو سال قبل ارسطو پیدا ہوا، ارسطو گو افلاطون ہی کے میخانہ تلمذ کا ایک سرشار تھا، مگر فطرت سے اسکو تدوین و تالیف علوم کا دماغ ملا تھا، اُسنے طرز جدید سے ہر علم کی تدوین

وتالیف کی، فلسفۂ الٰہیہ اور طبعیات کو طرز جدید سے مدون کیا، تحقیق کی اُن مین دلائل کو دخل دیا دلائل کے لیے منطق (لاجک) ایجاد کی، علم الخطابت (ریٹارک) علم الشعر کی تدوین کی، غرض اسنے معقولات کی تمام شاخون کو فن بناڈالا، فلسفہ کے دور دراز مراحل قریب ہوگئے ارسطو کی کتابین مرشداہ بنین، گویا اب ہر طرح ارسطو کی تقلید کی جانے لگی، اس فلسفہ کو فلسفۂ مشائیہ کہتے ہین، ارسطو کے بعد کے حکما نے فلسفۂ مشائیہ ہی کی طرف زیادہ التفات کیا،

اسلام آیا تو فیوض برکات بھی اپنے ساتھ لایا ہٰ ۱۵۰ھ ہجری سے عربی مین تراجم کا زیادہ زور شروع ہوا، اسلام کا سب سے پہلا فیلسوف یعقوب کندی المتوفی سنہ ھ یعقوب کے بعد فارابی المتوفی ۳۳۹ھ پیدا ہوا، فارابی کے بعد ابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ آیا، ابن سینا کے بعد ابن رشد ابن زہر، ابن طفیل، اندلس کی خاک سے اُٹھے جنھون نے دنیا کو فلسفۂ ارسطو سے بھر دیا ہر کتب خانہ کو فلسفہ مشائیہ سے مزین کر دیا، انھین لوگون کی وساطت سے مدتون تک ارسطو کے اقوال یورپ کی یونیورسٹیون مین داخل رہے،

شیخ الاشراق، مجد الدین جیلی، قطب الدین شیرازی بعض ایسے شخص بھی پیدا ہوئے، جو فلسفۂ اشراقیہ کے شارح اور مدون ہوئے،

تیسرا فرقہ مسلمانون مین متکلمین کا پیدا ہوا جنکے پیشرو، امام غزالی، امام رازی، راغب اصفہانی قاضی عضد، سید شریف تھے، ان لوگون کا صرف یہ مقصد تھا کہ فلسفۂ ارسطو کے اُن مسائل کی تردید کی جائے جنکا نتیجہ کسی اسلامی مسئلہ سے ٹکراتا ہو،

ایک چوتھا گروہ مسلمانون مین اور ہوا جو گو اپنی تعداد مین کم ہی مگر اپنے علو مقصد، جدت پسندی، ایجاد سے سب پر فائق ہی اس گروہ کا یہ مقصد تھا کہ سرے سے ایک نئے اسلامی فلسفہ کی بنیاد ڈالی جائے جسکی بنیاد نہ فلاطون کے فلسفہ پر ہو اور نہ ارسطو کا محتاج ہو، اس گروہ کے

رہبر، **نظام معتزلی، ابوالبرکات** بغدادی، ابن ہیثم مصری، **بوزجانی** وغیرہ تھے مگر افسوس چند مسائل کے سوا ان کی قابل قدر رائین دنیا سے معدوم ہوگئین، اگر وہ موجود ہوتین تو آج دنیا دیکھتی کہ علوم جدیدہ اور انمین کتنا تناسب ہی، آجکل انھین علوم کو علوم قدیمہ اور علوم مشرقیہ سے تعبیر کرتے ہین،

علوم جدیدہ کی بنیاد، **لارڈ بیکن، دیکارٹ، نیوٹن، کپلر، گلیلو، ہرشل، کوپرنیک** وغیرہ نے مشاہدات کی سطح پر قائم کی آج اسی مستحکم بنیاد پر علوم جدیدہ کی وہ شاندار عمارت قائم ہی جسنے دنیا کو تحیر مین ڈال رکھا ہی،

اے حضرات اسوقت ہمارا مقصد یہ ہی کہ **علوم جدیدہ** اور **قدیمہ** کے متعلق اظہار خیال کرین، اور علما کے سامنے یہ پیش کرین کہ علوم جدیدہ اس قابل ہین کہ انکی طرف علما توجہ کرین اور یہ سمجھین کہ انکے مسائل ہنسی اڑانے کے لائق نہین ہین، اور نہ انکے مسائل سرے سے غلط ہین، ان مباحث کو مد نظر رکھکر ہماری تقریر کے تین حصے ہونگے، پہلے حصے مین، علوم قدیمہ وجدیدہ کے بعض مشترک مسائل پر ریویو ہوگا، دوسرے ٹکڑے مین علوم جدیدہ کے وجوہ ترجیح پر بحث ہوگی، آخری مرحلہ یہ ہوگا کہ علوم جدیدہ نے علوم قدیمہ پر کتنے نئے مسائل اور علوم کا اضافہ کیا،

علوم قدیمہ اور جدیدہ، تو ایک عام لفظ ہین جنکے تحت مین بیسیون علوم داخل ہین جنمین سے ہر ایک پر بحث کرنا مشکل ہی اسلیے ہم صرف طبعیات (فیزکس) کے مسائل پیش کرینگے اور دکھائین گے کہ جو مسائل علوم قدیمہ وجدیدہ مین مشترک ہین ان مین علوم جدیدہ کو صحت کا کتنا حصہ ملا ہی،

(۱) ہماری تقریر کا ابتدائی حصہ یہ ہی کہ علوم قدیمہ وجدیدہ کے بعض مشترک مسائل پر ریویو، علوم قدیمہ وجدیدہ کے طبعیات (فیزکس) کے مشترک مسائل دو قسم کے ہین ایک وہ جسپر دونون کا اتفاق ہی مثلاً قوس قزح، بارش، زلزلہ، کے اسباب قوت سامعہ کی تفصیل اور سننے کی وجہ، دوسرے وہ مسائل

جنمین دونون کا اختلاف ہی مثلاً بصر کی علت حکماے قدیم کا خیال تھا کہ آنکھون سے روشنی کی شعاعین نکلتی ہین اور اب حکماے حال کی تحقیق یہ ہی کہ خود اشیاے مبصرات سے شعاعین نکل کر آنکھون پر پڑتی ہین، اور اسی قسم کے ہزارون مسئلے ہین، تنقیدانہ نظر کے لیے اسی قسم کے مسائل درکار ہین، علوم قدیمہ کی طبعیات مین جو مسئلہ سب سے زیادہ مدلل ہی وہ ثبوت ہیولیٰ ہی اور اسی پر تمام فلسفۂ ارسطو کی بنیاد قائم ہی اسی لیے متکلمین اسلام نے بڑے شد و مد سے اسکا انکار کیا ہی،

عالم مین سب سے پہلے جو چیز ہمکو اپنی تحقیق کی طرف متوجہ کرتی ہی وہ مادہ (میٹر) ہی جسکو دوسرے لفظ مین ہم جسم بھی کہہ سکتے ہین، سوال یہ ہی کہ جسم کی ترکیب کن چیزون سے ہی؟ اور اسکے اجزا کیا ہین؟ حکماے اشراقیہ کا خیال ہی کہ جسم ایک بسیط (ایلیمنٹری) شی ہی مرکب (کمپونڈ) نہین ہی فلاسفہ مشائیہ کے نزدیک جسم مرکب (کمپونڈ) ہی اور اسکے دو جز ہین ایک کا نام صورت جسمیہ ہی اور دوسرے کا نام ہیولیٰ ہی اور یہ دونون جوہر (سبسٹینس) ہین نظام معتزلی کے نزدیک جسم کیا اعراض (ایٹری بوٹ) بھی جواہر (سبسٹینس) سے مرکب ہین ابن کیسان کی رائے مین اعراض کیا خود جسم بھی مجموعۂ اعراض ہی، متکلمین کے نزدیک جسم ایسے چھوٹے چھوٹے ذرات (ایٹمز) سے مرکب ہی جسکی نہ عالم خارج مین تقسیم ہوسکتی ہی، اور نہ وہم و عقل مین حکماے حال کی رائے ہی کہ جسم ایسے چھوٹے ذرات سے مرکب ہی جنکو ہم خارج مین تو دو نہین کرسکتے مگر ممکن ہی کہ وہم و خیال کا آلہ اُن کے ٹکڑے کردے

یورپ مین اس خیال کو سب سے پہلے ڈیکارٹ نے پھیلایا، قدما مین حکیم دیمقراطیس بھی اسکا قائل تھا اسی انتساب سے اِن ذرات کو اجزاے دیمقراطیسی بھی کہتے ہین، نظام اور ابن کیسان کے خیال کی غلطی تو بالکل ظاہر ہی، متکلمین کی رائے گو صحت سے قریب ہی، مگر بالکل صحیح نہین ہی، کسی چیز کے متعلق یہ نہین کہا جاسکتا کہ وہم و خیال بھی نہین کرسکتا، وہم ہر ناپیدا اور محال چیز کو پیدا اور ممکن دکھا سکتا ہی، اسلیے وہ ہر چھوٹے سے چھوٹے ذرہ کا بھی تجزیہ کرسکتا ہی،

فلسفۂ مشائیہ کے متعلق مین کچھ تفصیل سے کہنا چاہتا ہون، مشائیہ کہتے ہین کہ جسم جواہر فردہ
(ایٹمز) سے مرکب نہین، اسلیے کہ جواہر فردہ اُن اجزا کو کہتے ہین جنکی کسی طرح تقسیم نہین ہو سکتی ہو،
اور دنیا مین کوئی چیز ایسی نہین جسکی تقسیم اور تجزی نہین ہو سکتی ہو، ریگستان کا چھوٹا سے چھوٹا ذرہ
اور خرمن کی چھوٹی سی چھوٹی رائی کیون نہو اُسمین کم سے کم فوق تحت تو ضرور نکلیگا اور فوقانی حصہ
تحتانی حصہ سے بالبداہت ممتاز ہوگا، اور اسی امتیاز کو دوسرے لفظون مین تقسیم کہتے ہین، اور
جب دنیا سے جواہر فردہ معدوم ہونگے تو کوئی جسم ان سے کیونکر مرکب ہو سکیگا، اور جب یہ ثابت
ہو چکا کہ جسم الگ الگ ٹکڑون سے مرکب نہین ہی تو اسکا نقیض ضرور صادق آئیگا کہ جسم متصل اور
ایک پیوستہ چیز ہی، یعنے جسطرح ظاہر ادیکھنے مین متصل نظر آتا ہی اور اسمین کوئی فصل باہمی نہین ہی اسیطرح
واقع مین بھی جسم متصل ہی جسمین کوئی فصل اور جوڑ نہین ہی، اس تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ جسم مین بذاتہٖ اتصال
پایا جاتا ہی اسی اتصال کا دوسرا نام صورت جسمیہ ہی اسلیے یہ ثابت ہو گیا کہ جسم کا ایک جز صورت
جسمیہ ہی،

جسم کا دوسرا جز ہیولیٰ ہی، ہیولیٰ کے اثبات پر مشائیہ کی یہ دلیل ہے کہ کوئی جسم اُٹھالو، ایک گز
کی ایک سلاخ ہی اُٹھالو، اور آدھ آدھ گز کے اسکے دو ٹکڑے کر دو اب سوال یہ ہی کہ یہ دونون ٹکڑے
نو پیدا ہین اور ابھی پردۂ عدم سے عالم وجود مین آئے ہین یا اسی پہلے کامل سلاخ کے دو ٹکڑے ہین
جو اُس سے نکلے ہین، یہ ظاہر ہی کہ یہ دونون ٹکڑے نئے اور حادث نہین ہین بلکہ اسی سلاخ کے یہ دو
جز ہین اب دوسرا سوال یہ ہی کہ تم اِن ٹکڑون کو پہلے سلاخ کے جز کیون بتاتے ہو جب تک اُس
کامل سلاخ اور اِن ٹکڑون مین کوئی مشترک چیز نہین ہی یہ ٹکڑے پہلی سلاخ کے جز کیونکر ہو سکتے ہین
اسلیے یہ ضرور ہی کہ اس کامل سلاخ اور اسکے اجزا مین کچھ مشترک چیز ہی، یہ مشترک چیز اتصال نہین
ہی کیونکہ مشترک وہ ہی جو دونون صورتون مین ایک ہی طرح پایا جاتا ہو حالانکہ یہ صاف نظر آتا ہی کہ

پہلی سلاخ مین ایک گز کا اتصال ہے اور اُسکے ٹکڑون مین آدھ آدھ گز کا اتصال ہے، اسلیے کوئی اور چیز اتصال کے سوا ان مین مشترک ہے جسکا نام ہیولی ہے، دلیل کے ان دونون ٹکڑون سے یہ ثابت ہوگیا کہ جسم دو ٹکڑون سے مرکب ہے ایک کا نام صورت جسمیہ ہے اور دوسرے کا نام ہیولی،

اے محترم علما! مشائیہ کی یہ دلیل غلط مقدمات کا ایک مجموعہ ہے، اس دلیل کے در اصل تین جزء ہین، دنیا کے ہر ذرہ کی ایک جانب دوسری جانب سے ممتاز ہے جسم مین اتصال پایا جاتا ہے اور یہ اتصال جسم کی حقیقت مین داخل ہے، اتصال، مشترک شی نہین بن سکتا،

پہلا مقدمہ اسلیے غلط ہے کہ اس سے جس قسم کی تقسیم لازم آتی ہے وہ خیالی اور ذہنی ہے اور خیالی اور ذہنی تقسیمات جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون اجزاے دمقراطیسی کے منافی نہین ہین، دوسرا مقدمہ بالکل خلاف مشاہدہ ہے میکرسکوپ سے دیکھو جسم مین کتنے جوڑ اور سوراخ ہین اور اگر جسم مین اتصال ثابت بھی ہوجائے تو حقیقت جسم مین اُسکا داخل ہونا کیونکر لازم آئے گا اور جو دلیل اسپر قائم کی جاتی ہے وہ محض بودی ہے، تیسرا مقدمہ بھی غلط ہے، اتصال کی دو قسمین ہین اتصال مطلق، اور اتصال خاص، ایک سلاخ کے دو کرنے سے اتصال خاص البتہ جاتا رہتا ہے، اور یہ مشترک نہین باقی رہتا لیکن اتصال مطلق تو ہر حالت مین باقی ہے، اسلیے وہ مشترک جزء جسکی بنا پر ہم ان ٹکڑون کو اُس جسم کے اجزا بتاتے ہین، نفس اتصال ہے، اسلیے ثبوت ہیولی نہین ہوسکتا،

اسکے سوا ایک دوسری دلیل بھی مشائیہ اپنے دعوی پر قائم کرتے ہین، جسکی تفصیل کے لیے پہلے دو مقدمے ممہد کرنے چاہئین، اتصال اور انفصال دو متضاد چیزین ہین اور یہ ظاہر ہے کہ دو متضاد چیزین ایک ہی وقت مین ایک جگہ نہین مجتمع ہوسکتین، اسلیے ایک ہی شی پر اتصال و انفصال ایک وقت طاری نہین ہوسکتا، دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ جب کسی شی مین کسی چیز کے بننے کی صلاحیت ہو، تو جب کبھی یہ صلاحیت قوت سے فعل مین آئیگی تو دونون چیزونکو ایک موقع مین موجود رہنا چاہیے

مثلاً جب ہم یہ کہین کہ اس مٹی مین صراحی بننے کی قابلیت ہی توجب کبھی یہ مٹی صراحی بن جائیگی مٹی اور صراحی کو ایک وقت مین ایک جگہ مجتمع ہونا چاہییے،

ان مقدمات کے ذہن نشین کرنے کے بعد مشائیہ ثبوت ہیولی پر اسطرح دلیل قائم کرتے ہین کہ جب ہم کسی متصل اور پیوستہ جسم کے دو ٹکڑے کرتے ہین، اور جسم متصل و منفصل حصون مین منقسم ہو جاتا ہی تو ظاہر ہی کہ اتصال فنا ہو جاتا ہی، اب جو جسم پر انفصال طاری ہوا تو اس انفصال کی قابلیت کس مین ہوتی ہی اگر کہو کہ اتصال مین ہوتی ہی تو غلطی کروگے اسلیے کہ دوسرے مقدمہ کی روسے یہ ثابت ہو چکا ہی کہ جب کسی چیز مین کسی شی کے بننے کی قابلیت ہو تو دونون کو ایک وقت مین جمع ہونا چاہیے تو اگر اتصال مین انفصال کی قابلیت ہو تو اسکے یہ معنی ہین کہ اتصال اور انفصال کو ایک وقت مین جمع ہونا چاہیے، حالانکہ پہلا مقدمہ چلا چلا کر کہ رہا ہی کہ اتصال و انفصال جو آپس مین متضاد ہین کبھی کبھی ایک جگہ نہین جمع ہو سکتے اسلیے انفصال کی قابلیت، اتصال کے سوا جسم کے کسی اور ٹکڑے مین ہی جسکو ہیولی کہتے ہین،

صاحبو! یہ دوسری دلیل بھی فاحش لغزشون سے محفوظ نہین ہی، پہلا مقدمہ محض مغالطہ ہی اتصال کے دو معنی ہین ایک لغوی معنی پیوستہ اور ملا ہونا دوسرے اصطلاحی معنے ہین یعنی ذی مقدار ہونا، پہلے معنے کے لحاظ سے البتہ اتصال اور انفصال متضاد ہین جو ایک ساتھ نہین جمع ہو سکتے لیکن اسوقت مین اتصال جسم کی حقیقت مین داخل نہو گا، بلکہ ایک صفت ہو گا، اصطلاحی معنی کے لحاظ سے بیشک اتصال جسم کی حقیقت مین داخل ہو سکتا ہی لیکن اتصال اور انفصال مین اب کوئی تضاد نہوگا جو ایک ساتھ جمع نہو سکین، نیز انفصال طاری ہونے سے اتصال خاص جاتا رہا نہ اتصال مطلق،

دوسرا مقدمہ بھی صرف دھوکا ہی، کچھ ضرور نہین ہی کہ جب کوئی چیز کسی شی کے بننے کے قابل ہو تو دونون ایک ساتھ جمع بھی ہوجائین، پانی کون و فساد کی حالت مین ہوا بننے کے قابل ہی لیکن پانی

جب ہوا بن جاتا ہی تو کبھی وہی چیز پانی اور ہوا دونون نہین ہوتی، آدمی مرنے کے قابل ہی لیکن جب آدمی مرجاتا ہی تو وہ آدمی نہین باقی رہتا یہ کہنا ممکن ہی کہ موت عدمی ہی اور عدمیات اس قاعدے سے مستثنی ہین لیکن اسکو بھی نہین بھولنا چاہیے، کہ انفصال بھی عدمی ہی، اور بھی اسکی ہزارون مثالین ہین ہم کہتے ہین کہ ہر ساکن متحرک ہونے کے قابل ہی ہر وحشی مہذب بننے کے لائق ہی لیکن متحرک ہونے کی حالت مین نہ وہ ساکن رہتا ہی اور نہ مہذب بنکر وہ وحشی باقی رہتا ہی، اور جب یہ دونون مقدمات جن پر دلیل کی بنا تھی باطل ہو گئے، تو دلیل خود بخود ٹوٹ گئی، اور ہیولی کسی طرح نہ ثابت ہوا،

اے حضرات ان اعتراض وجوابات کے بعد ہم اصل مسئلہ کی طرف رجوع کرتے ہین یعنے فلسفۂ حال کا یہ دعوی ہی کہ اجسام اجزاے دیمقراطیسی سے مرکب ہین، اس دعوے پر ہم اسوقت چند دلائل پیش کرتے ہین یہ دلائل نہ فلسفۂ جدیدہ کے پیدا کیے ہوئے ہین اور یہ اُن دلائل سے ماخوذ نہین ہین جنکو متکلمین اپنے دعوے مین پیش کرتے ہین، لیکن ہم کرۂ متدحرجہ اور نقطہ، انفکاک رحی اور طفرہ، زمانۂ حال، سریع الحرکۃ اور بطی الحرکۃ کے سوالات وجوابات سے بیخبر نہین ہین،

اجزا دو قسم کے ہوتے ہین اجزاے ترکیبی اور اجزاے تحلیلی، اجزاے ترکیبی وہ اجزا ہین جو وجود شی سے پہلے موجود ہوتے ہین جن سے شی مرکب ہوتی ہی،

(ا) مادہ (میٹر) کے اجزاے ترکیبی ہمیشہ ذرات ہونگے، غور فرمائیے ریگستان کا تودہ کس سے مرکب ہی؟ چھوٹے چھوٹے ذرّے سے، غلے کے خرمن کس سے مرکب ہین چھوٹے چھوٹے دانے سے اگر یہ خرمن اور ریگستان کے تمام دانے اور ذرے مل کر ایک ہو جائین تو کیا اب آپ یہ نہ کہین گے کہ یہ ڈھیر ذرے اور دانے سے مرکب ہی؟ ضرور کہین گے، خاک پڑی ہی جو نہایت ہی چھوٹے چھوٹے ریزون سے مرکب ہی اسکو آپ بھی تسلیم کرین گے، بارش ہوئی وہ خاک پانی مین گوندھکر کیچڑ ہوگئی، دھوپ نکلی اور وہ خشک ہوکر کچی اینٹ ہوگئی جس سے ایک عمارت طیار ہوگئی اب فرمائیے یہ عمارت دراصل

کس سے مرکب ہی؟ اُنھین چھوٹے چھوٹے ریزون سے ہمارے سامنے میز پر ایک ریشمی چادر پڑی ہی یہ چادر کس سے مرکب ہی دھاگون سے اور دھاگا نہایت ہی چھوٹے چھوٹے ریشہ سے مرکب ہی ان مثالات اور استقرا سے ثابت ہوتا ہی کہ مادہ کے اجزاے ترکیبی ہمیشہ ذرات ہونگے جنکو اجزاے دیمقراطیسی کہتے ہین،

مادہ یعنے جسم کے اجزاے ترکیبی ہیولے اور صورت جسمیہ نہین ہوسکتے ہین کیونکہ یہ دونون جوہر ہین اور جب کسی دو جوہر سے کوئی چیز مرکب ہوگی تو ہمیشہ ممکن ہی کہ ہم تحلیل (اکسپریمنٹ) تقسیم سے (ڈویژن) اُسکے دونون جوہر اجزا علٰحدہ علٰحدہ کردین، لیکن کیا آپ کا قاعدۂ فلسفی جسم کے ہیولی و صورت کو کبھی دو کرکے دکھا سکتا ہی؟ یا دکھانے کو جائز رکھتا ہی؟

(۲) مادہ کی تین قسمین ہین، جامد (سولڈ) سیال (لیکوئڈ) غاز (گیس) جس جسم کے اجزا تجاذب کی وجہ سے زیادہ ملے اور ٹھوس رہتے ہین وہ جامد ہوتا ہی مثلاً پتھر لوہا، جسمین اجزا کا تجاذب اس سے کم رہتا ہی وہ ذرا ڈھیلا اور سیال رہتا ہی مثلاً پانی، اور جس جسم کے اجزا مین بہت کم تجاذب ہے گیس ہوتا ہی مثلاً، ہوا، دھوان، ایتھر، اب اگر جسم اجزا سے مرکب نہین ہی تو مادہ کی یہ تین شکلین کیونکر پیدا ہوگئین،

(۳) اطباے قدیم اور جدید دونون فرقے یہ تسلیم کرتے ہین کہ ہر جسم مین مسامات ہین خواہ وہ جسم ذی روح ہو یا غیر ذی روح، تو اگر جسم ذرات صغیرہ سے نہین مرکب ہی تو مسامات کیونکر پیدا ہوگئے،[1]

اے حاضرین جلسہ! ان باتون سے صاف ظاہر ہوگیا کہ جسم کی ترکیب چھوٹے چھوٹے ذرات سے ہی فلاسفۂ حال نے ذرات جسم کی تقسیم مین بڑا کمال کیا ہی، ہمارے خیال مین قطرہ سے چھوٹا پانی کا کوئی جز نہین ہوسکتا ہی، اسٹرایچنن (ایک قسم کا زہر ہی جسکا دوا مین استعمال ہوتا ہی) کا ایک قطرہ اگر ....۵۷ قطرہ پانی مین ڈال دیا جائے تو پانی کے ہر قطرہ مین اسکی تلخی موجود ہوگی اسکے معنے یہ ہین کہ زہر کا ایک قطرہ، ....۵۷ جگہ منقسم ہوگیا،

مکڑا باریک تاگون سے اپنے رہنے کی عمارت کھڑی کرتا ہی اس عمارت کا ہر تاگا چارسو دھاگون سے مرکب ہی، اور ان چارسو مین سے ہر ایک دھاگا ایک ہزار دھاگون سے مرکب ہی بعض جرمن علما کی

[1] ولا یغنی عنہا الاعتذار بان کلامنا فی الجسم المفرد فان الابخرۃ الصاعدۃ من طبقات الارض والریاح الهابطۃ الی غور الماء دالۃ علی ان لہا مساماً صغیرۃ تنافی الاتصال، سلیمان

دقت نظری نے یہ ثابت کیا ہی کہ اگر اس قسم کے .... بہم دھاگے ایک جگہہ جمع کیے جائین تو ایک بال سے زیادہ انکی ضخامت نہو گی،

صاحبو! اسکے بعد اب ہم اپنی تقریر کے دوسرے حصہ کی طرف ملتفت ہوتے ہین کہ وہ کیا وجوہ ہین جن سے فلسفۂ حال کو فلسفۂ قدیمہ پر حق تقدم حاصل ہی ہم ترتیب وار انکو عرض کرتے ہین،

(۱) پہلے اسپر غور فرمائیے کہ فلسفہ کے کیا معنی ہین فلسفہ ہی کائنات کے واقعی حالات کے جاننے کا نام اب فرض کیجیے کہ دنیا مین بیسیون قسم کے فلسفے موجود ہین اب اس فلسفہ مین سے کسکو سب پر فضیلت ہی ظاہر ہی کہ اُس فلسفہ کو فضیلت ہی جسکے پاس معلومات کا سب سے زیادہ خزانہ ہی جس نے سب سے زیادہ کائنات کے اسرار کھولے ہین، جس نے فطرت کے قواعد اور نیچر کے قوانین سب سے زیادہ معلوم کیے ہین، کیا کوئی اس سے انکار کرسکتا ہی کہ **علوم جدیدہ** نے اسمین حد سے زیادہ کامیابی نہین حاصل کی ؟

فلسفۂ قدیمہ کے طبعیات ہی کا معاینہ کیجیے طبعیات قدیمہ مین کیا مباحث ہین، ابتدا سے چلیے فلسفہ کی تعریف اور اُسکی تقسیم، جزء الذی لایتجزی (ایٹمز) کا ابطال، ہیولی کا اثبات، ہیولی و صورت کا تلازم، صورت نوعیہ کا بیان، یہ مباحث طبعیات کے دراصل نہین ہین، بلکہ الہیات کے ہین اب خاص طبعیات کے مسائل یعنے حیز و مکان کی بحث، خلا کا ابطال، شکل کا بیان، حرکت و سکون کی بحث، زمانہ کی بحث، جہت کی تفصیل، محدد جہات یعنے فلک الافلاک کا اثبات اور اُسکے متعلقات بسائط عنصریہ کا بیان، حرکت ارض، کون و فساد، مزاج، مرکبات کا بیان، اقالیم کا بیان، کائنات جو مثلاً بارش، ابر، برق قوس وقزح وغیرہ، معادن کا بیان، نباتات کا بیان، حیوانات کا بیان، قوائے انسانی حواس کی بحث، نفس ناطقہ اور اُسکے ادراکات کی بحث، انسان، تقریباً دو سو صفحون مین تفصیل سے یہ مباحث ختم ہوجاتے ہین، جن مین لفظی اور لاطائل بحثون کے اوراق بھی شامل ہین کل بس انھین اوراق کے کوزہ مین علوم قدیمہ کا اکثر دریا بند ہی، الٰہیات، منطق ہیات اور باقی ہی،

مگر اُسکی دوسری طرف علوم جدیدہ پر نظر ڈالیے اکثر وہ مسائل جو ہمارے ہان ایک دو صفحون مین طی ہوجاتے تھے وہ آج اتنے بڑھائے گئے ہین اور انکی اتنی تحقیق کی گئی ہی کہ وہ مستقل فن بنگئے ہین

آج دوسو صفحے تو صرف میکنیکس کی بحث کے لیے درکار ہونگے، نفس کا مسئلہ اگر فضول بحثون کو نکالدو تو ہمارے یہان ایک جز مین اسکا بیان وانی طور سے ختم ہو جائے گا، مگر آج علم النفس (بسیکولوجیا) ایک مستقل فن ہی جسپر بیسیون تصنیفین لکھی گئی ہین، نباتات کا بیان فلسفۂ قدیمہ مین چار صفحون سے زیادہ مین نہین ہی مگر علوم جدیدہ نے علم النباتات (بوٹنی) ایک علم بنا دیا ہی جسپر ہر سال نئی نئی کتابین اور نباتات کے متعلق معلومات شائع ہوتے ہین فلسفۂ قدیمہ انسان کے متعلق پانچ چھ صفحون سے زیادہ معلومات نہین رکھتا فلسفۂ حال نے علم الانسان (انتھراپولوجی) ایک فن بنا دیا جسکے متعلق بیسیون تصنیفات ہوتی رہتی ہین، معادن کا بیان دو صفحے مین فلسفۂ قدیمہ ختم کر دیتا ہی اور فلسفۂ حال مین علم طبقات الارض (جیالوجی) ایک طویل الذیل علم ہی جسمین معدنیات پر ایسی بحثین ہین جو ضخیم کتابون مین تمام ہوتی ہین حیوانات کے متعلق فلسفۂ قدیمہ محض معمولی علم رکھتا ہی جسکا بیان طبعیات کے بالکل مختصر سے گوشہ مین سما جاتا ہی مگر فلسفۂ حال نے صرف ایک ایک حیوان کا حال ایک ایک جلد مین تمام کیا ہی، ان علوم مین حیوانات کی رگ رگ اور نباتات کی پتی پتی کی تحقیق ہوتی ہی معدنیات کی تحقیق مین پہاڑ کے پتھر پتھر کی تلاشی لیجاتی ہی جسپر سلطنت لاکھون روپے خرچ کرتی ہی، بیطاری یا تو ہمارے یہان لوگ جانتے نہین اور اگر جانتے بھی ہین تو محض معمولی آج یہ ایک مستقل فن ہی جسپر کتابین ہین، جسکے لیے ہر جگہ اسکول قائم ہین، حیوانات کے شفاخانے ہین،

علم طب ہمارے یہان سب سے زیادہ مدون فن شمار کیا جاتا ہی مگر اسکا بھی یہ حال ہی کہ طب کے ایک رسالے مین ساری چیزون کا بیان سما جاتا ہی مگر آج اس علم طب کی ہزارون شاخین نکل آئی ہین، ہر عضو انسانی کے متعلق اتنی تحقیق کی گئی ہی کہ ایک ایک فن بن گیا جسکے الگ الگ ماہر ڈاکٹر ہین اسکول مین، بیسیون قسم کے مختلف الاصول طرز علاج نکلے ہین، علم الاعضا، علم الادویہ کو خاص ترقی دی گئی ہی، کیمیا (کیمسٹری) علم طب کے لیے لازم کر دیا گیا ہی،

حواس، کائنات جویہ، قوی انسانی، مادہ کی بحث اس تفصیل اور تدقیق سے لکھی گئی ہو کہ دیکھکر
ہوتی ہو پس اے حضرات کیا اب بھی آپ اسکا اقرار نہ کرین گے کہ علوم قدیمہ سے زیادہ علوم
جدیدہ کائنات کا حال جانتا ہی اسپر بھی یہ صرف اُن علوم کا حال تھا جو پہلے بھی موجود تھے اور اگر جدید
علوم کا ان پر اضافہ کیا جائے تو پہلا ہی نمبر وقت کا بڑا حصہ لے لیگا، علم البرق، علم الجمال، علم المذاہب
علم الاقتصاد، علم النور، میکنیکس اجسام متحرکہ، جدید عناصر، نئی دھاتین، اسٹیم کی قوت، کہربائیت نور
کے متعلق قوانین، سائلات کے خواص، حرکت کے قوانین، مادہ کے خواص، اجسام متحرکہ کے
متعلق قاعدے، میکرسکوپ ٹلسکوپ وغیرہ ہزارون علوم، مسائل، آلات ہین جنکا فلسفۂ قدیمہ مین
نام و نشان بھی نہین ہی، علم جغرافیہ اور کیمسٹری قدیم علوم ہین مگر انکا مقابلہ حال کے جغرافیہ اور کیمسٹری
سے کرو، اور حیرت کرو، قدیم وجدید علم ہیات مین آسمان و زمین کا فرق معلومات ہو گیا ہی،

(۲) علوم جدیدہ کو علوم قدیمہ پر ترجیح کی ایک دوسری وجہ اور ہی جسکو ہم تفصیل سے عرض کرتے
ہین، علوم قدیمہ مین تمام علوم گڈمڈ تھے، ایک طبعیات کے رسالہ مین، جمادات، نباتات، حیوانات،
انسان، زمین، سب قسم کے معلومات مختلط تھے، علوم جدیدہ نے ان سب کو الگ الگ تقسیم کر دیا
علم نباتات، علم الحیوانات، علم الانسان، علم طبقات الارض، علیحدہ علیحدہ فن بنا ڈالا، اس تقسیم کی وجہ سے
ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ علوم کی ہر شاخ مین کثرت سے معلومات بہم پہونچ رہے ہین،

علوم قدیمہ مین ایک اور قسم کا اختلاط تھا، مادی اور غیر مادی فلسفہ کی تقسیم ضرور موجود تھی،
لیکن مسائل مین مادی اور غیر مادی کی حیثیت سے تقسیم نہ تھی، مثلاً حواس باطنہ کی بحث، نفس ناطقہ
کے متعلق مباحث یہ مسائل درحقیقت غیر مادی علوم کے ہین، انکو الہیات مین درج کرنا چاہیے تھا، مگر
فلسفۂ قدیمہ نے ان کو طبعیات کے تحت مین لکھا ہی، اب فلسفۂ حال مین یہ مباحث فیزکس (طبعیات)
سے خارج کر دیے گئے،

فلسفہ قدیمہ مین ایک اور قسم کا بھی اختلاط تھا، بعض وہ مسائل جو کسی اور علم کے مسائل
اور اُس علم مین اُنکا بیان بھی ہی مگر خواہ مخواہ طبعیات مین بھی فلسفہ قدیمہ نے اُسکی تکرار کی ہی مثلاً
قوت غاذیہ، قوت ہاضمہ، قوت دافعہ، رحم، ولادت، حمل، کے مسائل کو طب سے تعلق ہی، اُور
مین اسپر کافی بحث بھی موجود ہی، لیکن فلسفہ قدیمہ نے طبعیات مین بھی اسکا تذکرہ کیا ہی، فلسفہ قدیمہ میں
اور بھی اس قسم کے بہت سے خلط مباحث ہین،

(۳) علوم جدیدہ کو ایک اور فوقیت طرز بیان کی حیثیت سے ہی، مشکل سے مشکل مسئلہ علوم جدیدہ
کا نہایت آسان اور شیرین عبارت مین ہوتا ہی اور علوم قدیمہ کا آسان سے آسان مسئلہ مشکل اور بھدی
عبارت مین ہوتا ہی جسکی وجہ سے طالب علم اچھی طرح مسئلہ کو ذہن نشین نہین کرسکتا ہم تفصیل کیلیے
ایک مسئلہ کے متعلق دونون کی عبارتین پڑھ دیتے ہین، فلسفہ قدیمہ کی عبارت ہدیۂ سعیدیہ کی ہی جو طبعیات
کی تمام کتابون سے زیادہ سہل ہی اور فلسفہ جدیدہ کی عبارت الکائنات سے لی گئی ہی جو ایک جدید عربی
مصری تصنیف ہی، دونون مین برہان تطبیق کا بیان ہی جو غیر متناہی کے ابطال کی دلیل ہی،

ھدیہ سعیدیہ	الکائنات
تقریرہ انہ لو امکن وجود بعد غیر متناہ امکن ان	تقریر برھان التطبیق ان یفرض خط من نقطة
یفرز منہ قدر متناہ وامکن ان یطبق بین ما ھو	الی غیر النھایة واخر من فوقھا بمقدار متناہ الی
قبل الافراز وبین ما بقی بعدہ تطبیقا اجمالیا بتطبیق	غیر النھایة ویطبق الواحد علی الاخر فان تساویا کان
المبدء علی المبدء فیکون ھناک جملتان متطابقتان	الناقص کالزائد وھو محال لان الخط الثانی قد فرض
من جانب المبدء احدھما کل والاخری جزء فاما ان لا	من نقطة فوق النقطة التی کانت مبدء الخط
یتناھیا ولا ینقطعا اصلا فیلزم تساوی الکل	الاول بمقدار معین ھو مئة متر مثلا فمن لوازمہ
والجزء وھو ضروری الاستحالة او ینقطع الجملة	ان الاول علی ھذا لفرض اطول من الثانی بمئة
التی ھی جزء فتتناھی لا محالة والجملة التی ھی	متر وتساویھما امر لا یعقل یا ان لم یتساویا بل زاد
کل لا تزید علی تلک الجملة الا بقدر متناہ	الاول علی الثانی مئة متر کان الثانی متناھیا

والزائد على المتناهي بقدر متناه متناه فيكون الجملة الغير المتناهية متناهية هف۔	والا لم يزد الاول عليه ولما كان الاول زيد منه مقدارا متناهيا فهو ايضا متناه لوضوح تناهي خط طوله مئة متر،

اسکے علاوہ فلسفۂ حال کا طرزبیان، شگفتہ اور دلکش ہوتا ہی، اور فلسفۂ قدیمہ کا طرزبیان، خشک اور روکھا پھیکا ہوتا ہی مثلاً یہ مسئلہ پیش ہی، بحث یہ ہی کہ ظرف مکان کوئی واقعی چیز ہی یا وہمی، دونون فلسفے کہتے ہین کہ وہمی نہین واقعی چیز ہی، دلیل یہ ہی کہ "ایک مکان دوسرے ظرف کے مکان سے بڑا ہوتا ہی اور چھوٹا ہوتا ہی اور جو چیز بڑی چھوٹی ہو سکے وہ واقعی ہوگی" اسی کو دونون بیان کرتے ہین،

فلسفۂ قدیمہ "ہدیہ سعیدیہ"	ترجمہ
اعلم ان المكان عبارة عما يشغله الجسم ويكون فيه وينتقل منه واليه ولا شبهة فى ان ما يشغله الجسم ويكون فيه ويقبل الاشارة الحسية حيث يقال ان الجسم ههنا وهناك ويتقدر ويتجزى ويتفاوت زيادة ونقصانا ويتصف بالصغر والكبر وينتقل الجسم منه واليه امر واقعى ليس اختراعيا محضا ولا شيئا بحتا والا لم يتصف بهذه الاوصاف الواقعية	جاننا چاہیے کہ **مکان** عبارت ہی اُس چیز سے جسمین کوئی جسم سما جائے، اور جہان کوئی جسم جائے اور جہان سے آئے اور اسمین کوئی شبہ نہین کہ جسم جسمین سمائے گا اور جسمین جو ہوگا اور جسکی طرف اشارہ کیا جانا ممکن ہوگا مثلاً کہا جاتا ہی کہ جسم یہان ہی اور وہان ہی، اور جسکا اندازہ کیا جائے اور تقسیم کیجائے اور جو زیادہ کم ہو سکے، اور جسکو چھوٹا بڑا کہ سکین اور جس سے کوئی جسم ہٹ جائے، اور جہان آجائے، وہ یقینی امر واقعی ہوگا، وہمی اور محض اختراعی اور خیالی نہوگا، ورنہ وہ کبھی ان اوصاف سے متصف نہوتا،
فلسفۂ حال "الكائنات"	ترجمہ
ايها البعد المجرد والفضاء الممتد والسماء التى ليس لها نهاية ولا حد لها طالما تفكر فيك الحكماء فلم يقر فكرهم على شئ بل تاهوا فى بيداء انك الغير المتناهية	اے بُعد مجرد! اور اے فضائے وسیع! اور اے غیر محدود وسعت! حکمانے اکثر تیری نسبت غور کیا مگر انکی رائے کسی چیز پر نہ ٹھہری، بلکہ تیرے غیر محدود میدان مین وہ سرگردان رہ گئے

وظلوا في ظلمات مجهول حقيقتك
فانت حيرة العقلاء،
لاشك في وجودك لانك ثابت
وحقيقي يمتاز بعضك عن بعض فيما
يسع منك فلا ما اقل ممّا يسع
ذراعًا وما يسع ذراعًا اقل مما يسع
الف ذراع وما يسع مائة الف ذراع
اكثر ممّا يسع الف ذراع وهل
المسافة بين الارض والشمس
تساوي المسافة بين الارض
وشعرى اليمانية

اور تیری حقیقت کی ظلمت جہل مین گمراہ ہو گئے، پس تو بے شبہ عقلا کے لیے باعث حیرت ہی،
اسمین کوئی شک نہین کہ تو موجود ہی اسلیے کہ تو ثابت ہی اور واقعی ہی تیرا ایک حصہ تیرے دوسرے حصہ سے ممتاز ہی تیرے جس حصہ مین ایک فٹ کی وسعت ہو وہ تیرے اُس حصہ سے کم ہی جسمین ایک ہاتھ کی وسعت ہوگی، اور تیرے جس حصہ مین ایک ہاتھ کی وسعت ہو وہ اُس حصہ سے کم ہی جسمین ایک ہزار ہاتھ کی وسعت ہو اور تیرے جس حصہ مین ایک لاکھ ہاتھ کی وسعت ہو وہ تیرے اُس حصہ سے بڑا ہی جسمین صرف ایک ہزار ہاتھ کی گنجایش ہو کیا جو مسافت آفتاب اور زمین کے درمیان ہی اُس مسافت کے برابر ہی جو شعری (ایک ستارہ) اور زمین کے درمیان ہی؟

(۳) اے حضرات! آپ اس سے واقف ہین کہ دلیل دو قسم کی ہوتی ہی اِنّی، لِمّی،

اِنّی، وہ دلیل ہی جسمین معلول سے علت دریافت کی جائے، مثلاً اسوقت دن ہی اور جب دن ہوگا، آفتاب طلوع ہوگا، اسلیے اسوقت آفتاب طلوع ہی، دن کا وجود معلول ہی اور طلوع آفتاب علت ہی اور اسمین دن کے وجود سے آفتاب کا طلوع، ہونا ثابت کیا گیا ہی، یعنے معلول سے علت دریافت کی گئی ہی، اسلیے یہ دلیل، دلیل اِنّی ہی،

لِمّی، وہ دلیل ہی جسمین علت سے معلول پر روشنی ڈالی جائے، مثلاً اسوقت آفتاب روشن ہی اور جب آفتاب روشن ہوگا دن موجود ہوگا، اسلیے اسوقت دن موجود ہی، آفتاب کا روشن ہونا علت ہی اور دن کا موجود ہونا معلول ہی یعنے اس مقدمہ مین علت سے معلول، معلوم کیا گیا ہی اسلیے یہ دلیل،

دلیل لمی ہی،

ایک دوسرا مقدمہ اسکے ساتھ اور ملائیے، علت (کاز) ہمیشہ معلول سے خفی اور غیر ظاہر ہوگی، معلول عموماً ظاہر اور کھلا ہوا ہوگا، اسوقت ہمارے سامنے ہزارون معلولات ہین، جنکو ہم دیکھ رہے ہین سن رہے ہین چھو رہے ہین مگر انکی علت سے بالکل واقفیت نہین ہی یہ میز کرسی گلدستہ در و دیوار سب موجود ہین اور آپ سب لوگ انسے واقف ہین مگر کتنے لوگ ہین؟ جو انکی علت حیات، علت ابصار، علت وجود وغیرہ جانتے ہین، اسلیے علت انی زیادہ روشن ہوتی اور علت لمی پوشیدہ ہوتی ہی فلسفۂ حال مین اکثر علت انی سے کام لیا جاتا ہی، اور فلسفۂ قدیمہ کا تمام دارمدار علت لمی پر ہی اسی لیے فلسفۂ حال کے دلائل زیادہ واضح قابل اطمینان صحیح ہوتے ہین، اور فلسفۂ قدیمہ کے دلائل خفی اور ظاہر فریب ہوتے ہین،

(۴) فلسفۂ حال کے دلائل مشاہدات سے ماخوذ ہوتے ہین، فلسفۂ قدیمہ مین دعوے سے زیادہ خود دلیل، دوسری دلیل کی محتاج ہوتی ہی، اسلیے فلسفۂ قدیمہ کے دلائل سے فلسفۂ حال کے دلائل زیادہ صحیح ہوتے ہین، فلسفۂ حال ایک مسئلہ بیان کرتا ہی اور آلات سے اُسکی تصویر دکھاتا ہی اور دل کو اطمینان اور یقین ہو جاتا ہی وہ مسائل جنکو دیکھکر آپ کہ اُٹھینگے کہ مشاہدہ کبھی اسکے لیے کوئی دلیل نہین قائم کرسکتا مگر برابر فلسفۂ حال اسکے لیے مشاہدات کی مدد سے دلیل قائم کرتا ہی،

قدم مادہ کی بحث ایک قدیم بحث ہی، دونون فلسفی مادہ کی قدامت کے معتقد ہین، مگر فلسفۂ قدیمہ اسکو یون ثابت کرتا ہی، مادہ ممکن ہی اور امکان شی سے پہلے ہوتا ہی اور نیز ممکن ایک صفت ہی اور مادہ موصوف اور ہر صفت کے لیے موصوف پہلے ہونا چاہیے اسلیے مادہ کو پہلے ہونا چاہیے، یا دوسری دلیل اسطرح پیش کرتے ہین کہ عالم مؤثر کا محتاج نہین ہی، اور جو کسی مؤثر کا محتاج نہو وہ قدیم ہی اسلیے عالم قدیم ہی،

فلسفۂ حال مشاہدہ سے ثابت کرنا چاہتا ہی وہ کہتا ہی مادہ فنا نہین ہوتا بلکہ وہ ایک صورت چھوڑکر دوسری صورت اختیار کرلیتا ہی، مثلاً اگر ہم ایک درخت کو کاٹین پھر چیر کر اُسکے تختے بنائین، اور تختون سے چھت بنائین اور چھت جلکر خاک ہوجائے، لکڑی فنا ہوگئی؟ نہین اب تک موجود ہی ہان یہ البتہ ہی کہ وہ اپنی پہلی صورت پر نہین ہی بلکہ خاک کی شکل مین ہی، اور کچھ دھوان، کی شکل مین ہی، پروفیسر لاوزی نے لکڑی جلائی اور اُسکا تمام دھوان، بخارات، خاک کو ملاکر تولا تو ایک رتی بھی لکڑی کا وزن کم نہ تھا اس سے ثابت ہوا کہ مادہ ناقابل فنا شی ہی اور قدیم ہی،

فلسفۂ قدیمہ کے نتائج ذہنی ہی عالم تک محدود ہین فلسفۂ حال ہمکو دکھا دیتا ہے خلا کو فلسفۂ قدیمہ محال بتاتا ہی دلیل اسپر یہ قائم ہی کہ خلا کا ہم اندازہ کرتے ہین کہ یہ ایک گز کا ہی اور دو گز ہی، ایک گز ہونا اور دو گز ہونا صفت ہی اور ہر صفت موصوف کے ساتھ قائم ہوتی ہی اور خلا کے معنی عدمی ہین اسلیے ایک گز ہونا دو گز ہونا جو یقیناً وجودی اوصاف ہین کبھی خلا کے نہین ہوسکتے اسلیے خلا باطل ہی اور تمام عالم ملا ہی جسکی یہ ایک گز یا دو گز ہونا صفت ہی،

فلسفۂ حال کہتا ہی کہ خلا ممکن ہی اور موجود ہی، کرہ ہوا (اٹمسفیر) صرف چند میل تک ہی پھر کچھ نہین خلا ہی، دلیل آلۂ مفرغۃ الہوا (ایر پمپ) ہی یہ ایک قسم کا شیشہ کا آلہ ہی جسکے ذریعہ سے کسی برتن کی ہوا نکال سکتے ہین، بائین طرف شیشہ کا ایک فانوس ہوتا ہی اور اُسمین ہوا بھری ہوئی ہی اور یہ فانوس ایک دھات پر رکھا ہوا ہی، اور خوب فانوس سے جما ہوا ہی تاکہ ہوا نہ جاسکے اُسمین ایک نلی لگی ہوئی ہی اس نلی کو اوپر نیچے کھینچنے سے فانوس کے اندر کی ہوا نکل آتی ہی مگر جا نہین سکتی ہی اس فانوس کے اندر ایک گھنٹی لگی ہی جب سب ہوا نکل جاتی ہی تو اس گھنٹی کو ایک کل سے بجاتے ہین مگر اُس سے نہ کچھ آواز نکلتی ہی، اور نہ کچھ سنائی دیتی ہی کیونکہ آواز نکلنا اور سننا تو ہوا ہی

موقوف ہی' اور جب کوئی آواز سنائی نہین دیتی اور نہ کوئی جانور (اگر اسمین ڈال دیا جاے) زندہ رہتا ہے تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ اندر ہوا نہین ہی اب فانوس مین بالکل خلا ہی'

(۵) ای حضرات پانچوین فضیلت علوم جدیدہ کو یہ حاصل ہی' کہ ہر روز اُسکے مسائل اور اُسکے معلومات مین نئی نئی ترقی ہوتی جاتی ہی اور جدید اضافہ ہوتا جاتا ہی' جا بجا انجمنین واہل علم کی اکاڈمی ہی جنکا کام اکتشافات ہی زمانہ کی ترقی کا ہر ہاتھ کائنات کے چہرہ سے پردہ اُٹھاتا جاتا ہی' فلسفۂ قدیمہ کی ترقی دست شل ہی جسمین کسی قسم کی حرکت نہین ہوسکتی' جتنے مسائل فلسفۂ قدیمہ کے خزانہ مین ایک ہزار برس پہلے تھے بعینہ وہی حرف بحرف بلا زیادتی آج بھی موجود ہین' ایک مسئلہ کی بھی تو ترقی نہین ہوتی حالانکہ زمانہ کی اُنگلی ہمیشہ معلومات کی پرکار کو وسیع کر رہی ہی' تو کیا ای محترم علماء وہ فلسفہ جسمین روز بروز زیادتی ہوتی جاتی ہی اُس فلسفہ سے بہتر نہین ہی جسمین زیادتی ہی نہین ہوسکتی ہو'

(۶) ہر دلیل اور ہر علم کی اصل درصل استقرا و تتبع ہی' آج ہمنے جو قواعد کلیہ تیار کیے ہین اُن سب کا دارمدار استقرا پر ہی' ہمکو یقین ہی کہ آگ چیزون کو جلا دیتی ہی' ہمین کیونکر اسکا یقین ہوا استقرا سے' فلسفۂ قدیمہ کے دلائل استقرا سے ماخوذ نہین ہوتے اسلیے زیادہ غلط ہوتے ہین اور فلسفۂ حال کی بنیاد استقرا کی سطح پر رکھی گئی ہی اسلیے وہ زیادہ یقینی اور قابل اطمینان ہی'

(۷) فلسفۂ حال مین ایک اور قسم کی دلیل ہوتی ہی جو قلب کو نہایت اطمینان اور تسکین بخشتی ہی فلسفۂ قدیمہ مین اس قسم کی دلیل نہین ہوتی ہی یہ دلیل **تطابق عقلی** ہی تطابق عقلی کے یہ معنی ہین کہ گو ایک مسئلہ کسی دلیل سے مبرہن نہو لیکن اگر اُس سے کچھ نتائج اُس مسئلہ کو صحیح مانکر نکالے جائین تو وہ بالکل صحیح ہون' اسلیے ان فروع کی صحت خود اس اصل کو ثابت کر دیتی ہے

(۸) ایک سب سے بڑی وجہ فلسفۂ حال کو فلسفۂ قدیمہ پر فوقیت کی یہ حاصل ہی کہ وہ فلسفۂ قدیمہ

کی طرح بیکار لفظی جھگڑون مین نہین پڑتا اور نہ اُسکے مسائل کے اقسام فلسفۂ قدیمہ کی طرح مختصر اور بیکار ہوتے ہین' اسلیے فلسفۂ الٰہیہ سے فلاسفۂ حال زیادہ اعتنا نہین کرتے کیونکہ وہ ایک خیالی چیز ہی' اختصار کا یہ حال ہی کہ حاسۂ سمع کے بیان مین فلسفۂ قدیمہ صرف یہ بتاتا ہی کہ ہم کیون سنتے ہین فلسفۂ حال اسکو اتنا بڑھاتا ہی' ہم کیون سنتے ہین' آواز کیا چیز ہی' آواز کیونکر منتقل ہوتی ہی' خلا مین آواز کیون نہین ہوتی' سائلات اور جوامد مین بھی آواز منتقل ہوتی ہی' مطلق سرعت آواز' ہوا مین سرعت آواز' سائلات اور جوامد مین سرعت آواز' آواز کی رفتار' کان کی تشریح' ہر چیز کی آواز کی برابر رفتار ہی' آواز کی رفتار سے بُعد معلوم کرنا' شدت آواز' آواز کی شدت مربع بعد کے تناسب سے کم ہوتی جائیگی' ٹیلیفون' صدا پر بحث' انعکاس آواز' انعکاس آواز کا ضعف' گنگناہٹ' آواز موسیقی' آواز موسیقی کے تموجات' آلات موسیقی وغیرہ بیکار بحثون کی مثال دیکھیے' حرکت کی بحث دونون فلسفون مین ہی' مگر غور فرمائیے کہ فلسفۂ قدیمہ نے اسکی کسطرح تقسیمین کین ہین اور بحثین کی ہین اور فلسفۂ حال نے کیونکر؟ حرکت کے متعلق فلسفۂ قدیمہ مین یہ مباحث ہین' حرکت کی تعریف کہ حرکت نام ہی کسی شی کا تدریجاً قوت سے فعل کی طرف آنیکا مگر یہ معرّف ایسا ہی کہ معرَّف سے زیادہ خفی ہی' حرکت **قطعیہ** اور **توسطیہ** کی بحث' یہ بحث یہ ہی کہ حرکت کی دو طرح تعریف کی گئی ہی' ان دونون مین تطبیق' حرکت کے لیے چھ چیزون کا ہونا ضرور ہی' حرکت کس کس چیز مین ہوتی ہی' حرکت کی دو قسمین ہین ایک ذاتی اور عرضی یہ بحثین بھی کسقدر معمولی اور سطحی ہین'

طبعیات جدیدہ مین حرکت کے متعلق یہ مباحث ہین' حرکت کی تعریف' کہ حرکت نام ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا' حرکت کے اقسام' کائنات مین کوئی چیز ساکن مطلق نہین ہی ہان ساکن اضافی ہی' حرکت کے عوائق کیا کیا ہین؟ کل دقائق جسم مین حرکت دفعۃً نہین ہوتی

بلکہ تدریجا ہوتی ہی، حرکت کے متعلق تین قانون: اگر کوئی جسم متحرک کردیا جائے اور کوئی عائق نہو تو ہمیشہ وہ جسم متحرک رہیگا، متحرک اور ساکن دونون جسمون کے ساتھ قوت کا عمل برابر رہیگا، فعل اور انفعال (ایکشن، ری ایکشن) کا اثر برابر ہوگا، تیرنا، اوڑنا اسی قسم کا اثر ہی حرکت منعکسہ، حرکت منحنیہ کا بیان، انسان کوئی حرکت دائمہ نہین پیدا کرسکتا، حرکت متساویہ، گھڑی کا بیان اسی مین آتا ہی، حرکت منقطعہ، حرکت دائریہ، زمین کی حرکت کا بیان اسی مین آتا ہی، حرکت مرکّبہ یعنی وہ حرکت جو چند متخالف قوتون سے ملکر پیدا ہوگی وہ کیونکر ہوگی،

یہ تو موٹے موٹے بیان ہین اسی کے ضمن مین حرکت کے متعلق بیسیون فطرتی قوانین کا بیان ہی قوت کی تشریح ہی، قوت بسیط اور مرکب کی بحث ہی، آلات کی مثالین ہین،

(۹) حاضرین! کیا اب بھی آپ فلسفۂ قدیمہ پر **علوم جدیدہ** کو ترجیح ندینگے، جب آپ مذکورۂ بالا وجوہ ترجیح کے علاوہ، اسکے مفید نتائج، اور ایجادات وانکشافات سے مستفید ہوتے رہتے ہین اگر آج اسٹیم کی قوت معلوم نہین ہوتی تو انجن موجود نہوتا، برقی رو اور مقناطیس کے تناسب کا اگر حال معلوم نہوتا تو ٹیلیگراف نہوتا، اسی طرح اگر علوم جدیدہ کے انکشاف نہوتے تو ہم جس چیز کو آج کل منٹ مین کرلیتے ہین، وہ گھنٹون مین پہلے نہ ہوتی، فوٹوگراف، ٹیلیگراف، گراموفون، فونوگراف، ٹیلسکوپ، میکرسکوپ، واٹر پائپ، ایر پمپ، تھرمامیٹر، ٹیلیفون، بارومیٹر، بیلون، بولرسکوپ، آلات موسیقی، پریس، اسٹیم پریس، قطب نما، طرح طرح کی کلین، گاڑیان، چیزین علوم جدیدہ کی یہ وہ کرامات ہین کہ اگر انکو تقدس اور ترک دنیا کے پردے مین ظاہر کیا جاتا تو دنیا اُنکو اعجاز اور خوارق عادت سے سمجھتی،

بعض مسائل ایسے ہین جواب بھی معلوم ہین اور پہلے بھی معلوم تھے مگر **فلسفۂ قدیمہ** نے اُنکو صرف خیالی دنیا مین محدود رکھا مگر **علوم جدیدہ** نے اُنکے زور پر بڑے بڑے کرامات دکھائے،

یہ پہلے بھی معلوم تھا کہ ہوا پانی کے نیچے کبھی نہین رہسکتی، اور اب بھی معلوم ہی مگر فلسفۂ قدیمہ نے اس سے کوئی کام نہین لیا، علوم جدیدہ نے اس کی بنیاد پر ایک ربڑ کا جوتا بنایا جسمین ہوا ایک کافی مقدار بھری جاتی ہی اور ہوا کے زور پر آدمی بے تکلف سطح آب کی سیر کرتا ہی، یہ پہلے بھی معلوم تھا کہ بارش بخارات سے بنتی ہی، مگر علوم جدیدہ ایک کل کے ذریعہ سے بخارات کو پانی بنا کر کچھ دیر کے لیے برسا دیتے ہین یہ پہلے بھی معلوم تھا کہ شدت سردی سے پانی منجمد ہو کر برف ہو جاتا ہی، مگر آج اس قاعدہ پر جا بجا آئس ملین تیار ہین، یہ پہلے بھی معلوم تھا کہ ہوا، دھوان، بخارات اوپر چڑھتے ہین مگر فلسفۂ حال نے آج اسی قاعدہ کے رو سے بیلون بنا لیا، اور بہت سے ایسے مسائل کی مثالین مل سکتی ہین،

پس ای محترم علما! آپکو اب اسکے تسلیم کرنے مین کچھ عذر نہ کرنا چاہیے کہ علوم جدیدہ کو علوم قدیمہ پر مزیت حاصل ہی، اور نہ بدیہیات اور مشاہدات کے انکار کی ہمت کرنا چاہیے، اب ہم اپنی تقریر کے تیسرے ٹکڑے پر کچھ کہنے کی اجازت چاہتے ہین،

علوم جدیدہ نے کتنے جدید علوم اور مسائل کا اضافہ کیا

علوم جدیدہ کی عام فہرست کے تحت مین دو قسم کے علوم ہین، ایک وہ جو پہلے بھی موجود تھے، دوسرے وہ جو پہلے موجود نہ تھے جدید تحقیقات نے اُنکی بنیاد ڈالی ہی، پہلی قسم کے علوم مین **یورپ** نے یہ کیا کہ اُنمین جو غلط مسائل تھے اُنکی تصحیح کی جو ناقص تھے اُنکی تکمیل کی، جو موجود نہ تھے انکا اضافہ کیا، دوسری قسم کے علوم کے متعلق اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا ہی کہ یورپ اُنکا موجد ہی، ہم تفصیلوار بعض علوم کا نام لیکر اُنکے متعلق کچھ کہینگے،

منطق، (لاجک) اس علم کا مدوّن **ارسطو** ہی مسلمانون نے اس علم مین جتنی دقت نظری اور نکتہ آفرینی سے کام لیا کسی علم مین نہین لیا مسلمانون مین سے بھی خصوصًا مسلمانان ہندوستان نے

ہندوستان مین سے بھی خاصکر اس لکھنؤ نے، مگر یہ تمام دقت آفرینیان نفس منطق مین کم ہوئین اور اگر کہین ہوئین بھی تو صرف منطق کے ایک جزء مین یعنی تصورات مین حالانکہ اصل چیز تصدیقات تھی، اور اگر تصدیقات مین کسی نے ہاتھ بھی لگایا تو زیادہ زور برہانیات پر رہا حالانکہ اصل چیز "استقراء تھی" اور اسی سے کم بحث کی گئی، گو اصول فقہ نے استقراء پر بحث کرکے اس اعتراض کا وزن کچھ کم کردیا ہے، مگر پھر بھی وہ ایک دو صفحہ کی بحث ناکافی ہے، ہماری منطق کا زیادہ ممتاز حصہ یہ ہے، ماتن و شراح پر اعتراض و جواب، علم کی بحث، جعل بسیط جعل مرکب، دلالت الفاظ، کلی طبعی کا وجود خارجی، موجبہ کیلیے وجود موضوع، شرطیہ مین حکم، وغیرہ مگر آپ خود غور فرمائیے کہ اصل منطق سے ان مسائل کو کیا تعلق؟

جدید منطق کی بنیاد لارڈ بیکن نے ڈالی جس نے استقراء کو تمام معلومات کی اصل قرار دی، اور استقراء کے احکام اور قواعد پر کافی بحث کی، شہادت کی بحث کا اضافہ کیا گیا جو منجملہ دلائل کے ایک دلیل ہے، مغالطات پر تفصیل سے بحث کی گئی جنکا شفا کے سوا اکثر کتابون مین تو بیان نہین اور اگر کہین ہے بھی تو بہت مختصر، فضول بحثین جو فن سے بے تعلق تھین بلکل علحدہ کردی گئین، طرز گفتگو کسی قدر ترتیب کے تغیر کے ساتھ آسان کردی گئی، قیاس مرکب اور قیاس غیر کامل کا اضافہ کیا گیا، منطق کا ایک جزء طرز استدلال ہے اور استدلال کے لیے حق کی جستجو ضروری ہے اسلیے حق کی ماہیت، طلب حق، اور اسکے احکام بڑھائے گئے، تعریف مین، جب حد کی شناخت محال تھی اسلیے رسم کے متعلق زیادہ تفصیل کی گئی، حس باطن، عقل، حواس ظاہرہ جو مستنبط دلائل ہین انکے احکام بڑھائے گئے، مواد قیاس جو منطق کے اصلی جزء ہین ہمارے ہان اُنسے بہت کم بحث ہے،

طبعیات (فیزکس) طبعیات کے متعلق علوم جدیدہ نے جو قیمتی تحقیقاتین کی ہین وہ بالکل حیرت انگیز ہین، جدید طبعیات کی ترجیح کے لیے ہم صرف یہ مناسب سمجھتے ہین کہ دونون طبعیات کے اصلی اور حقیقی مسائل کی فہرست ہم آپکے سامنے پیش کردین،

قدیم طبیعیات	جدید طبیعیات
ہیولی، حیز، مکان، ابطال خلا، ہیئات وشکل بسائط عنصریہ، سکون ارض، بحث حرکت، حرکت، متعلقات، حرکت کس کس چیز مین ہوتی ہی، کائنات فضائیہ (بارش ابروغیرہ) حواس، وجہ سماع، وجہ بصارت، لمس، ذوق، انسان، حیوان، نبات معدنیات، فلک الافلاک،	خواص مادہ، قوت جذب ودفع، مادہ کے اقسام، جاذبیت عامہ، جاذبیت ثقل، اوپر سے نیچے حرکت کرنے والے اجسام کے متعلق قواعد، مرکز ثقل، جسم رقاص، سکون وحرکت، قوت، موانع حرکت، قواعد متعلق حرکت، تحلیل قوت مرکبہ، کرویت ارض، میکنیکس مخل ر اور اسکے متعلقات (جرثقیل) ضغط سائلات کے قوانین (ہائیڈرا سٹیٹکس) آب روان کے متعلق قواعد (ہیڈرولیک) غازات اور مفرغۃ الہوا (ایرپمپ) ہوا کے خواص، بارومیٹر، آلات ہوائیہ، سمعیات، آواز کی ماہیت اور اسکی رفتار کے قواعد، انعکاس آواز، آواز موسیقی، تار کی آواز، پھونکنے کی آواز، آلات موسیقی، آواز پیدا کرنے کے جسمانی آلات اور ساخت، کان کی تشریح، فونوگراف، بصریات، نور کی ماہیت اور اسکے متعلق قوانین، انعکاس نور، انکسار نور، تحلیل انوار مرکبہ، قوس وقزح، عینک، رنگ، آلات بصریہ، دوربین، خردبین وغیرہ، آنکھ، حرارت کی حقیقت، حرارت اور نور کا تعلق، حرارت کے افعال، تھرمامیٹر، نقل حرارت، آلات بخاریہ، بخارات کے افعال اور قوت کائنات فضائیہ (میٹرولوجیا) بارش کے منافع، کہربائیت، مقناطیس، قطب نما، ٹیلیگراف، تصادم سے کہربائیت پیدا ہونا، کہربائیت کے قوانین، آلات کہربائیہ، تحلیل کہربائیت مرکبہ، اجتماع کہربائیت، کہربائیت کانون، (کانون اٹلی کا رہنے والا ایک حکیم تھا چونکہ اُسنے اس کہربائیت کا انکشاف کیا اسلیے اُسکی طرف اُسکا انتساب کیا گیا) تاثیر کہربائیت، ٹیلیفون، حیوانی کہربائیت،

ای حاضرین جلسہ! کیا آپنے خیال فرمایا کہ طبعیات قدیمہ کو طبعیات جدیدہ سے کیا مناسبت ہی؟ اور باقی علوم کو ملاحظہ فرمائیے،

علم الکیمیا، (کیمسٹری) کیمیا وہ فن ہی جسمین چیزون کی تحلیل و ترکیب اور اُنکے خواص سے بحث کیجائے، کیمیا خاص مسلمانون کا فن ہی اور وہی اُسکے موجد ہین، علوم عقلیہ مین سے سب سے پہلے مسلمانون نے اسی کی طرف توجہ کی، کیمیا مین بہت سی دھاتین اور ترکیبین، ایجاد کین، کیمیاوی دواسازی کی ایجاد سے طب کو بڑا فائدہ پونہچایا حکیم بنی مروان خالد، امام جعفر صادق، جابر ابن حیان المتوفی ۱۶۱ھ امام ابوبکر ابن زکریا رازی المتوفی ۳۲۰ھ وغیرہم کیمیا کے مشہور علما ہین جنکی تحقیقات پر جدید ہیأۃ کی بنیاد قائم ہی، محترم علما! کسقدر افسوس کے قابل یہ امر ہی کہ خاص وہ فن جو ہماری ایجاد ہی ہم اُس سے بے خبر ہین اور ہمارے درس نصاب مین اسکا ایک حرف بھی داخل نہین، گو یہ فن قدیم ہی مگر کوئی خاص کتاب عربی مین اس فن پر موجود نہین ہی ممکن ہی کہ کسی گمنام کتب خانہ کے گوشہ مین پڑی ہوئی ہماری غفلت پر اظہار حسرت کر رہی ہو،

آج علوم جدیدہ کے تحت مین سب سے جلی نام کیمسٹری کا ہی، جس نے یورپ کی آغوش مین حیرت انگیز ترقی کی ہی، بیسیون کتابین ہر سال اس فن پر نکلتی ہین، ہمیشہ ایک جدید عنصر کے وجود کا پتہ لگاتی ہی، ریڈیم کے انکشاف نے علمی دنیا مین ایک نئی کایا پلٹ کردی سیکڑون قسم کی نئی دھاتین دریافت کین، جن سے مختلف قسم کی چیزین تیار ہوتی ہین انجن دریافت کرکے، علم المناظر کے اصول مین ایک ہلچل ڈالدی، علم الطب کے لیے ایک بہت بڑا مددگار پیدا کردیا کیمسٹری کے سالانہ انکشافات کے اظہار کے لیے ہر سال جلسے ہوتے ہین، مادہ کے صفات خاصہ اسی کیمسٹری کی مدد سے بدلتے ہین، جدید کیمسٹری نے زراعت کو بھی بہت فائدہ پونہچایا،

علم طبقات الارض (جیالوجی) اس علم مین زمین کی حقیقت، ترکیب، اجزای ترکیبی

پیدایش، سے بحث ہوتی ہی، علم معدنیات بھی اسی مین شامل ہی اس سے یہ دریافت کیا جاتا ہی کہ زمین کے ہر طبقہ کے کیا خواص ہین، ؟ کولہ کہان پیدا ہوگا؟ پتھر سے بلور کہان بن جائیگا، زمین کے کس حصہ مین کیا چیز پیدا ہوگی؟ اسی قسم کے اسمین مباحث ہوتے ہین' جہان تک ہمارے دائرۂ نظر کو وسعت ہی، یہ معلوم ہی کہ عربی مین کبھی یہ فن موجود نہ تھا' جستہ جستہ فقرے اسکے متعلق شاید مل جائین، کیا علمای سلف کی طرح ہمارا یہ فرض نہین ہی کہ جو علم ہمارے سینہ مین نہو اُسکو دوسرون سے حاصل کرین،

علم النباتات (بوٹنی) اس علم مین نباتات اور جڑی بوٹیون سے بحث کیجاتی ہی، انکے خواص دریافت کیے جاتے ہین، اُنکی پتی پتی کی تشریح کی جاتی ہی' ادنے نبات کو اعلےٰ درجہ تک پونہچانے تک کی ترکیبین معلوم کیجاتی ہین روی زمین کے ہر قسم کے نباتات کے حالات معلوم کیے جاتے ہین' یہ علم ایک قدیم علم ہی مسلمانون مین ابن البیطار اندلسی المتوفی ۶۴۶ھ اس فن مین ایک خاص دستگاہ رکھتا تھا' نباتات کی تلاش مین اندلس سے ساحل نیل تک چلا آیا' اُسی دھن مین جریک اور بلاد روم کی خاک چھانی' کتاب ادویۃ المفردہ نباتات مین اسکی ایک خاص کتاب ہی جو ۱۲۹۱ھ مین دو جلدون مین مطبع بولاق مصر سے چھپکر شائع ہو چکی ہی'

آج یورپ نے اس فن کو کہان سے کہان پونہچا دیا' علمای نباتات نے مستحکم دلیلون سے یہ ثابت کر دیا ہی کہ انسان وحیوان کی طرح یہ بھی زندگی رکھتے ہین' زہر سے مر جاتے ہین، مرد وعورت سے ازدواج حاصل کرتے ہین، ہوا مین سانس لیتے ہین، زمین سے خوراک حاصل کرتے ہین، ہر درخت کے خواص دریافت کرتے ہین، اُسکے اعضا کی تشریح کرتے ہین اُسکی تصویر اُتارتے ہین، ہر درخت کے ایک خاص اسلوب کے ہونے کے فوائد بیان کرتے ہین اُنکے حالات موسمی دریافت کرتے ہین دنیا کے عجیب وغریب درختون کا پتہ لگا چکے ہین مشہور مقامات مین ان عجیب وحیرت انگیز نباتات سے میلون کا باغ سجتے ہین' علم طب کو

کو ہمیشہ نیا نیا فائدہ پونہچاتے ہین ‘

علم الحیوان (ژوالوجی) اس فن مین حیوانات کے خواص ‘ تشریح حالات ‘ اُنکے بود و باش کے مقامات ‘ وغیرہ سے بحث ہوتی ہی ‘ یہ فن یونانیون مین بھی موجود تھا حکیم دیمقراطیس اس فن کا اول مدون تھا ‘ مسلمانون نے اس علم کے کسی کتاب کا ترجمہ نہین کیا ‘ ہان خود تحقیق کی سب سے پہلے مسلمانون مین جاحظ المتوفی ۲۵۵ھ نے اس فن مین کتاب لکھی لوگون نے اُسکی بڑی قدر کی عوام نے ہاتھون ہاتھ لیا مگر چونکہ جاحظ میدان فصاحت و بلاغت کا شہسوار تھا اس میدان کا مرد نہ تھا اسلیے کھلم کھلا علما نے اس کتاب کو جاحظ کی جہالت کا مجموعہ سمجھا ‘ حاجی خلیفہ چلپی نے بھی لکھا ہی کہ یہ کتاب محض بیہودہ اور غلط ہی ‘ دوسری کتاب عجائب المخلوقات ہی جو قزوینی المتوفی ۶۸۲ھ کی تصنیف ہی یہ کتاب ۱۳۱۵ھ مین قاہرہ مین اور نیز یورپ مین چھپ چکی ہی اس کتاب مین صرف مزخرفات اور غیر فطرتی حکایات ہین ‘ تیسری کتاب دمیری المتوفی ۸۰۸ھ کی حیوۃ الحیوان ہی یہ کتاب آسانی سے ہر جگہ مل سکتی ہی ‘ دمیری محدث و فقیہ تھا ‘ علوم عقلیہ سے اُسکو تعلق نہ تھا جیسا کہ خود دمیری نے کتاب کے خطبہ مین ذکر کیا ہی ‘ اسلیے کتاب خلفا کی تاریخ ‘ ادب کے نوادر فقہ و حدیث کے مسائل سے مملو ہی ‘ اصل مبحث کے متعلق صرف اتنا کیا ہی ‘ ہر جانور کے نام کی لغوی تحقیق اور حکما کا اسکے متعلق خیال ذکر کیا ہی اور وہ بھی مجمل ‘ آخری دور مین حافظ سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ نے علم الحیوان کے متعلق ایک کتاب لکھی مگر اُنکے مذاق سے ظاہر ہی کہ وہ کتاب کیسی ہوگی

یورپ نے اس علم کو اتنا بڑھایا اور اتنی ترقی دی کہ تمام علوم سے زیادہ اس فن کی کتابین ضخیم ہوگئین ‘ ہر قسم کے حیوانات کے حالات ‘ تصویرین ‘ تشریح اعضاء ‘ خواص ‘ اُنکی تاریخ ‘ اُنکے منافع و مضار ‘ اُنکے مساکن ‘ اُنکے خاص خاص اعضا کے فوائد اُنکے عادات سے بحث کی ‘ ہمیشہ اُسکے متعلق تحقیق کا سلسلہ جاری ہی ہر سال ایک ایک جلد (فونا) اس فن کے متعلق ایک علمی مجلس کے

زیر نگرانی شائع ہوتی ہی، صرف ایک ایک حیوان کے حال مین ایک ایک ضخیم کتاب ہی اسوقت تک سیکڑون جلدین شائع ہوچکی ہین، اور ہورہی ہین، جا بجا حیوانات کی ایک بستی آباد کی گئی ہی،

علم الانسان (انتراپولوجی) یہ فن انسان کی پیدایش، اُسکی ابتدائی حالت کی تاریخ، اور اُسوقت کے حالات وغیرہ سے بحث کرتا ہی علوم قدیمہ مین یہ فن مطلق نہین علوم جدیدہ کی فہرست مین یہ ایک بہت ممتاز فن ہی اور یہ فن ممتاز نہو تو اور کون فن ممتاز ہو جسکا انسان خود موضوع ہو اور افسوس ہی کہ انسان اُس فن سے ناواقف ہو جسکا آپ وہ موضوع ہو،

علم الجمال (ایسٹِکس) اس علم مین حسن کی ماہیت، اور اُسکی تعریف، اور ہر چیز کی مختلف خوبصورتیون کا بیان ہوتا ہی، ہمکو جہان تک معلوم ہی عربی مین اس فن پر کوئی کتاب نہین لکھی گئی بجز اسکے کہ **اصول فقہ** اور **علم کلام** مین، حسن و قبح اشیا کی معمولی بحث ہوتی ہی، علوم جدیدہ مین یہ ایک کامل فن ہی جسپر کتابین تصنیف ہوگئی ہین اور قابل تحصیل فن ہی،

علم المذاہب (ریلیجن) اس علم مین مذاہب عالم کی تاریخ اور اُنکے اصول کلیہ پر بحث ہوتی ہی عربی مین اگر اس فن کا وجود کہا جا سکتا ہی تو علامہ عبدالکریم **شہرستانی** المتوفی سنہ اور علامہ **ابن حزم** المتوفی سنہ ۴۵۶ھ کی کتاب الملل والنحل سے لیکن ان دونون کتابون مین ایک مخصوص بحث ہی، آزادی سے ہر مذہب کی تاریخ اور اُنکے کلی اصول پر بحث نہین ہی،

علم الاقتصاد (پولیٹکل اکانومی) اس فن کا موضوع ویلتہ یعنی دولت ہی، دولت کے محاصل اور مخارج سے بحث ہوتی ہی، حسن انتظام اور میانہ روی کے قواعد بتائے جاتے ہین، اس علم کی چار بڑی تقسیمین ہین، پیداوار (پروڈکشن) تقسیم (ڈسٹریبیوشن) مصارف (کنزمشن) مبادلہ (ایکس چینج) انھین چارون پر مفصل بحث ہوتی ہی، علوم قدیمہ مین اس علم پر کوئی کتاب نہین ہی ممکن ہی کہ امام **ابو یوسف** کی کتاب الخراج اس علم کی کتاب ہوسکے مگر اُسمین وہ مفصل بحثین کہان؟ جو اس علم کی ضخیم کتابون مین

موجود ہین ۔ اور جو آجکل کے کورس کے جز اعظم ہین جن سے ناواقف رہکر کوئی کسی سلطنت کے مالی انتظام پر گفتگو کرنے کی جرأت نہین کرسکتا ،

فلسفۃ اللغۃ (فیلالوجی) یہ ایک بالکل جدید فن ہی جس مین دنیا کی زبانون کے باہمی تعلق اور تعلقات پر بحث کی جاتی ہی زبان کے تعلقات سے اقوام کے تعلقات پر روشنی ڈالی جاتی ہی، زبان کی پیدائش اور اُسکی درجہ بدرجہ ترقیون کا ذکر ہوتا ہی، اس سوال کا جواب دیا جاتا ہی کہ زبان کیونکر پیدا ہوتی ہی اور کیونکر مدوّن ہوتی ہی، علوم جدیدہ مین یہ ایک لذیذ فن ہی، یونانیون نے اسکے دونون مسئلون پر بحث کی تھی، عربی مین اسکے متعلق کوئی تصنیف نہین ہی جستہ جستہ ایک دو فقرے کتابون مین اسکے متعلق مل جاتے ہین شاہ **ولی اللہ** صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین بھی صرف ایک فقرہ مین اسکی طرف اشارہ کیا ہی، آج فلسفۃ اللغۃ ایک قابل تحصیل فن بنگیا ہی، ہر زبان کی فیلالوجی علٰحدہ علٰحدہ مدوّن ہو رہی ہی، اگر نہین ہی تو ایک مسلمانون کی زبان کی، جرجی زیدان اڈیٹر الہلال نے ایک چھوٹا سا رسالہ عربی زبان کے فلسفہ پر لکھا ہی مگر ناکافی، ہندوستان مین بھی ایک شخص نے عربی زبان کی فیلالوجی پر بحث کی ہی مگر اصل مقصود کو چھوڑکر خدا جانے کہان کہان کے مسائل چھیڑ دیے ہین ،

جغرافیہ (جیوگرفی) جغرافیہ وہ علم ہی جسمین زمین کے طبعی اور فطرتی حالات اقالیم کا بیان انکی طرز سلطنت پیداوار وہان کے پہاڑ دریا وغیرہ بیان کیے جاتے ہین اس علم کے دنیا مین ماہر اہل فنیقیہ تھے، مسلمانون نے اس علم مین حیرت انگیز ترقی کی تھی، ابن فیروزبہ ابو اسحاق اصطخری، مقدسی بیرونی زمخشری، ادریسی، قزوینی، زین الدین مسعودی، یاقوت حموی، مسلمانون مین ممتاز جغرافیہ دان تھے جنکی جغرافی تالیفات اب تک معتبر ہین، مگر یہ سب تالیفات مصائب سفر کی شدت کی وجہ سے صرف اُنھین ملکون کے حالات اور راستون کے بیان تک محدود تھین جو مسلمانون کے قبضے مین تھے اور جہان سے

گذرے تھے، آجکل جغرافیہ ایک بہت بڑا فن ہی، ملک ملک اور شہر شہر کے حالات طبعی، پہاڑ، دریا، نہر، وہان کی مشہور عمارات، پیداوار، اقوام، آب وہوا پر کافی بحث ہوتی ہی، ہر ملک کا مکمل نقشہ تیار ہی جنکے ملاحظہ کے بعد آدمی صرف اپنے کتب خانہ مین بیٹھکر دنیا کی ایسی سیر کرسکتا ہی جیسی آنکھون دیکھی، دنیا کے چپہ چپہ پہاڑ دریا ہر جگہ کی سیر کی اور اُنکے حالات اور نقشے بنائے عالم کے فطرتی اصول کی بنا پر چند تقسیمین کین،

علم الهیأة (اسٹرانومی) علم الهیأة وہ علم ہی جسمین اجرام سماوی کے متعلق بحث کیجائے، علم ہیأة کا گہوارۂ طفولیت ایشیا کے میدان ہین، ہندوستان، مصر مین ان علوم نے ترقی کی، یونان، ختا، اور بابل مین اور زیادہ ترقی حاصل کی مسلمانون نے ہیأة کا زیادہ حصہ اور علون کی طرح یونانیون سے لیا، اسلیے مسلمانون مین بطلیموسی ہیأت کا رواج ہوا، ہیأت مین مسلمانون نے ترقیان کین مگر اُنکی ترقی آلات رصدیہ، رصدگاہین، تالیف تک محدود رہین، مسائل پر تنقید کی مگر کم، جدید ہیأة کی بنیاد کوپرنیک نے ڈالی اور آفتاب کو کائنات کا مرکز مانا، گلیلو نے دوربین ایجاد کرکے اس فن کو آسمانِ ترقی پر پونہچا دیا، آج جدید وقدیم ہیأة مین آسمان وزمین کا فرق ہی، دونون قدیم ہیأتون کے آلاتِ رصد ملاحظہ کیجیے اور خود فرمائیے کہ کون ہیأة صحیح ہوگی، وہ ستارے جنکو آپ ابتک ثوابت سمجھتے تھے اُن مین سے اکثر آفتاب ہین جن کے اردگرد خود بیسیون چاند طواف کرتے ہین زمین کے سکون کا آپ کو یقین تھا اب اسکی حرکت رأی العین ہوگئی، چاند آپ صرف ایک سمجھتے تھے جدید ہیأة نے ثابت کردیا کہ ہر سیارہ کے لیے چاند ہین آپ کی زمین کے لیے تو صرف ایک ہی چاند ہی عطارد اور زہرہ کے چارون طرف تو پانچ پانچ چاند چکر لگاتے ہین، آپکے نزدیک سیارات صرف سات تھے جنمین چاند اور آفتاب بھی داخل تھا اب آفتاب اور چاند کو سیارات سے نکالدینے کے بعد آٹھ سیارات ہین،

اذناب، مجرّہ آپکے ہان، کرۂ نار مین پیدا ہوتے تھے اور اب یہ ستارے ہین جنکی حرکت کے قواعد تک متعین ہین، قدیم ہیأۃ کو اسی مین پس و پیش تھا کہ آفتاب اوپر ہی یا زہرہ اور عطارد اوپر ہی یا آفتاب ان دونون کے بیچ مین ہی یا نیچے ہی جدیدہ ہیأۃ نے تمام خطرات مٹا کر ثابت کر دیا کہ آفتاب اوپر ہی، آپ کائنات کا مرکز زمین کو مانتے تھے اور آج محقق ہی کہ کائنات کا مرکز آفتاب ہی، آپ کو آفتاب پر داغ لگانا ناگوار خاطر تھا مگر جدید ہیأۃ نے ثابت کر دیا کہ آفتاب کے چہرہ پر کثرت سے داغ ہین اُن داغون کی تصویر بھی کھینچی گئی، ماہتاب کے کرہ کا تو اتنا حال معلوم ہی جتنا آپکو اپنی زمین کا، چاند مین پہاڑ، دریا، غار ہین اور سب کی تصویرین موجود ہین، ہر ستارہ کے سال اور مہینے اور حرکات کی تفصیل کی، اُنکے اجزای ترکیبی کا حتی الامکان پتہ لگایا، وغیرہ وغیرہ

علم النفس (سیکولوجیا) علم النفس کا نشان قدیم الایام سے ملتا ہی، فلسفۂ الٰہیہ مین اس سے زیادہ بحثین ہین، کی ایک خاص کتاب عربی مین موجود ہی اور یورپ مین چھپ گئی ہی مگر اسمین زیادہ تر وہمیات اور دور از کار باتین ہین، مسلمانون نے بھی اسپر مستقل کتابین لکھی ہین علامۂ عبد الہادی ابیاری کی کتاب الفتوح فی احوال الروح اور حافظ ابن القیم المتوفی ۷۵۱ھ کی کتاب الروح اس باب مین ممتاز تالیفین ہین اور مصر مین چھپ گئی ہین مگر ان کتابون کے زیادہ اوراق مین نفس پر مذہبی حیثیت سے بحث کی گئی ہی، فلسفۂ حال نے اسپر فلسفی نظر سے نگاہ کی، نفس کی قوتون پر بحث کی، اخلاق سے انکا تعلق بتایا،

ان علوم کے علاوہ سب سے بڑا فن میکنیکس کا ہی جسکا مٹا مٹا نشان گو مسلمانون مین پایا جاتا ہی۔ مگر جب اُنکو ترقی نہین دی گئی اُن سے کام نہین لیا گیا تو اس علم سے کیا فائدہ؟

اور چند علوم پر بحث کرنا باقی رہگیا ہی مگر قلت وقت اُنکی تفصیل کی اجازت نہین دیتی،

ہم اخیر مین پھر اپنے محترم علما کی طرف خطاب کرتے ہین کہ ای محترم علما! کیا اب بھی آپ کو علوم جدیدہ کی فضیلت اور اُنکے قابل تحصیل ہونے مین کچھ شک ہی اور اگر یہ خیال ہی کہ وہ ہمارے علم نہین تو خود یونانی علوم وفنون بھی تو ہمارے نہ تھے مگر آپ نے اُنھین چند ذرون کو اُٹھا کر آفتاب بنا دیا، ہر خرمن سے آپنے خوشہ چینی کی اب کیون آپ علوم جدیدہ کے اس بڑے خرمن کی طرف التفات نہین کرتے - حالانکہ

ہیچگہ ذوق طلب از جستجو بازم نداشت دانہ می چیدم من آن روزے کہ خرمن داشتم

اس لکچر کے ضمن مین، ایک عجیب وغریب واقعہ جس نے 'ندوہ کی اصلی خصوصیت کو بالکل آئینہ کر دیا، اُنکا عربی لکچر تھا، یہ واقعہ بالکل اتفاقی طور پر پیش آیا، وہ اُردو مین لکچر دے رہے تھے، اور بعض مسائل کا باہم موازنہ کر رہے تھے کہ بعض لوگون نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ عربی زبان مین کچھ بیان کرین، چنانچہ اُنھون نے تھوڑی دیر تک عربی زبان مین بھی نہایت برجستگی کے ساتھ تقریر کی، ابھی وہ اپنی عربی تقریر ختم بھی نہ کر چکے تھے کہ شمس العلما مولانا محمد شبلی نعمانی نے فرمایا کہ اس تقریر مین یہ احتمال ہو سکتا ہی کہ وہ موضوع بحث پر پہلے سے تیار ہو نگے، اسلیے حاضرین جلسہ مین سے کوئی صاحب ایک خاص عنوان متعین کرین، جسپر وہ طبع آزمائی کر سکین، چنانچہ جناب خواجہ غلام الثقلین صاحب نے اشاعت اسلام کے متعلق تقریر کرنے کی فرمایش کی، اُنھون نے اُسی برجستگی اور روانی کے ساتھ تقریر شروع کی، اسپر تمام حاضرین، اور عموماً انگریزی خوان اصحاب نے تحسین کی صدائین بلند کین، چنانچہ اس تقریر کا خلاصہ یہ ہی،

الخطبة التي القاها السيد سليمان الندوي متعلمي دار العلوم ندوة العلماء في حفلتها السنوية الكائنة سنة ١٣٢٥ه

كيف ينتشر الدين الاسلامي بالهند

قبل ان ناخذ باطراف الخطبة نرى ان نقدم ساداتنا الكرام! اليكم من صميم افئدتنا

هدية الشكر على جزيل احسانكم الينا ان شرفتمونا بالسؤال عن شئ لسنا بعتيدين الآن للاجابة لكن ابتغاء لمرضاتكم وامتثالا لامركم نروم ان نتفوه بكلمات تشرح عما يتجول في خواطرنا في شان هذا الموضوع الجليل،

سألتمونا عن المناهج التي اذا سلكها الاسلام نور شمس ربوع الهند قاطبة فنقول يجمل بنا ان نرى متى تحل بنا ملمة هل الم بنا مثلها قبل؟ فان الم فعلينا ان نتفكر في الادوات التي كشفناها بها او نستعلم السبل التي متى سلكناها فزنا بما توخينا، فلما تفكرنا في افصاح هذا اللغز الذي عرضتموه علينا، وجدنا ان قد اتى علينا حين من الدهر كنا فيه في احد وفيا ياشبه جزيرة العرب خاملين جاهلين عما يجب علينا متفننين في اساليب الاذى لبعضنا البعض غير عالمين بقدر حياتنا، نابذين سعادتنا وراء ظهورنا، متغشين بدياجير الجهل والبغي والطغيان، ظلمات بعضها فوق بعض، اذا قد بزغت علينا شمس الهداية التي اشرقت الارض بنورها وتفجرت عين السعادة من جبل بطحاء فاخضلت بها مزارع الافئدة واخذت زخرفها، الا وهي الاسلام، الذي جاء به النبي الامي ص

لما بلغ هذا النبي ص اشده واستطاع ان يقوم باعباء الوحي وتقويض اركان الكفر وقيادة الامة تشرف بالرسالة وخص بالنبوة من بين الناس، ونودي من السماء يا ايها المدثر، قم فانذر، وربك فكبر، وثيابك فطهر، والرجز فاهجر، ولا تمنن تستكثر، ولربك فاصبر، متى سمع النبي ص هذا الصوت العذب الذي ما خرج قط من فم كاذب اثيم، قام من بساطه الخشن والناس نيام على فرشهم الوثيرة، وناداهم باعلى صوته يا قوم اجيبوا داعي الله وذروا ما تعبدون من غير الله واستقيموا في مشيكم ولا تدعوا مع الله الها آخر، وخذوا الاسلام لكم منهاجا، والقرآن سراجا، فلم يلبثوا حتى سبوا عرض النبي المطهر

من كل شئ، وطفقوا يرمونه بالسنتهم وحجارتهم وضاقت الارض عليه بما رحبت ولولا ان يتلقوه باسيافهم الصوارم، ولكنّ الله وقاه شر ذلك ليتم حجته البالغة ويعلى كلمة التوحيد ويشرق الدنيا بنوره الغير المشوب بالانطفاء

كلما كان النبيّ م يعظ الناس اخذوه سخريًّا واعرضوا عنه واسكتوه بجاهلهم، يرميه الولدان بالحجارة حتى كانت قدمى قدماه اللتان ما خلقتا الا نكلا، فيا شهداء جمعيتنا ! الفتوا انظاركم الى صفحات التاريخ اهل العرب كلهم كفار متهيأون للقتال قلوبهم مفعمة من عقارب الشحناء والاضغان، منكرون بآيات الله جامدون على وجدوا عليه آباءهم، مقتفون بآثارهم المضلة مقتدون على سيرهم الى احضته مصرّون على خلالهم البشيعة وسجاياهم الشنيعة، معرضون عن سبيل الاسلام،

فنسألكم لما كانت الحال هذه كيف نشر النبى الاسلام فى العرب ؟ على رغم انوف الكفر فما كان جوابكم نخبره اليكم، نشر النبى الاسلام متمثلا بما جاء به من الحكمة الباهرة الكافلة لاحياء الامة الميتة وانهاضهم الى سلم الارتقاء وتزكية انفسهم الا وهى القرآن الكريم، فما انتشر الاسلام الا بسجاياه الفاضلة وغرائزه القويمة وخلائقه المستعذبة ومقالاته الصادقة الآخذة بمجامع القلوب بصدقها فلما بصر به الناس وهو على ما وصفتُ اقبلوا على آثاره واجابوا ما دعاهم اليه وسجدوا لما سجد ودخلوا فيما دخل وخرجوا مما خرج فاصبحت العرب مرتدية بشيم الاسلام داعية الله وحده متخلقة باخلاق القرآن، فما مضت عليه بضعة السنين حتى اصبح الاسلام دينا للعرب والعجم، واورقت شجرة سعيه فاثمرت ثم اينعت ولما تلونا عليكم شواهد تاريخية غير متلفقة، تحفظها بطون الكتب،

قالت فئة من متعصبى الناس ان الاسلام انتشر فى اصقاع الارض تحت اظلال السيوف

ووالله ما هذه الاكامة اختلقتها السنتهم واقلامهم لا يجدون لها عروة تاريخية وكيف تامرهم احلامهم بان يعيبوا بهذا ديننا نادى فى ريعان شبابه باعلى صوته لا اكراه فى الدين" انما احل الاسلام من اهراق الدماء فى صباه فانما هو بعد ان صالت العرب عليه بخيله ورجله وازمع الكفار ان يستاصلوا دين المسلمين ويغادروه هم صرعى لا يذروا انفسا مسلمة تذكر الله فاحل الله للمسلمين دماءهم حتى يتوبوا وتضع الحرب اوزارها الذين سوّدوا سائس الكفر عن حوزة الاسلام"

هذا ؛ فلما صنع الاسلام هكذا فى بدءه الانتشاره فما حرى بنا متى عزمنا ان تنشر الاسلام بالهند ان ناخذ بما بدأنا به فنمثل باخلاق القرآن ونتحلى بالفضائل ونتخلى عن الرذائل، ونترك كل مناد داعى التشتت والشنآن وننبذ الكسل جانبا ونطرح عوامل تشق عصا الوفاق ونوقف تيار البدعات المريع ونفل شباة الفعل الشنيع، ونتلبّى بما امر الكتاب الكريم ونحفد الى ما هدت اليه السنة السنية الصحيحة السليمة وننأى بعوارضنا عن الخلال الفاسدة السقيمة"

فاذا امر رجل مسلم متخلق باخلاق القرآن بقرية عامرة ورأه اهلها اقتدوا على آثاره واخذوه اماما لهم ونار الاعلام واصبحوا مسلمين، فلا ينقضى بعد هذا علينا اعوام قلائل الاكان الاسلام فى اقطار الهند قاطبة لا فى اقطار الهند فقط بل فى مشارق الارض ومغاربها، ويكبر صيته ويمتد سطوته ويستولى على العالم سلطانه ويصبح قطبا لرحى الدنيا قرآنه والاسلام كما انتم تعلمون ما نشر فى الهند بقواضب الملوك القواضى ولكن بسعى الشيوخ الكرام المتصوفين، جعل الله سعيهم مشكورا، ورزقنا اتباعهم فى نشر الاسلام،

لن یخضر دین احیتہ صوارم الجبابرۃ الذ مرۃ لکل صالحین الاعمال و المردیۃ لکل قوۃ الامۃ نعم تخضع لها رقاب الناس و تعنو لها وجوهم ولکن لن ترکع لها قلوب لیس علیہ قاض غیر الصدق، والحق وکیف وانما الدین عبارۃ عن شئ فی القلب وهو التوحید کما قال النبی ص من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ وقال مرۃ اخری ما سبقکم ابوبکر بکثرۃ الصلوۃ والصوم ولکن بشئ فی قلبہ وهو الیقین وکیف تقدر السیف الضاربۃ رقاب الناس واللہ وابل السمر الصادعۃ جوانحهم وضلوعهم ان تضع الیقین بقلوب الناس وهم کارهون قال اللہ تعالیٰ "افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین"

فالان الطریقۃ الوحیدۃ المجدیۃ نفعا عزیزا الامریلا علیہ ان یجعل ناشر الدین نفسہ انموذجا لدینہ وتمثالا لما یعمہ اذاعتہ فعلیکم ایها الناس اذا ......

جب یہ ضروری کارروائیاں ختم ہوچکیں اور طلبای دار العلوم نے اپنے آپ کو سند کا حقیقی مستحق ثابت کردیا، تو جناب صدر انجمن صاحب نے لڑکوں کو سند عطا فرمائی، جنکے نام یہ ہیں،

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
	مولوی محمد سلیمان صاحب بہاری		مولوی خضر محمد صاحب لکھنوی
	مولوی محمد ضیاء الحسن صاحب علوی کاکوروی		مولوی محمود علی صاحب لکھنوی
	مولوی محمد یوسف صاحب اعظم گڑھی		مولوی محمد رکن الدین صاحب سہسرامی[۱]
	مولوی محمد نجم الهدی صاحب بہاری		مولوی محمد عبد الباری صاحب بہاری
	مولوی محمد خلیل صاحب اعظم گڑھی		

اور سند دیتے وقت طلباء کو فرداً فرداً خودداری، عزت علم اور قوم کی محبت قائم رکھنے کی نصیحت کی۔

سند کی عبارت طرز جدید کے موافق نہایت صاف، سادہ، مختصر تھی آخر میں ناظم دار العلوم کے دستخط تھے اور ہر طالب العلم کے نام کے ساتھ، کامیابی امتحان کے درجہ کی تفصیل تھی، چنانچہ اسکی بعینہ نقل یہ ہی

[۱] یہ دونوں طالب العلم جلسہ میں موجود نہ تھے ۱۲

مسلّم سند دار العلوم

شهادة العالمية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
على رسوله محمد واله واصحابه اجمعين
يشهد ان   فاز رتبة
"العالمية" فى امتحان دار العلوم لندوة العلماء
الكائن سنة ۱۳۰۰ء فى الدرجة

الامضاء
ناظر المدرسة

سندون کے تقسیم ہونیکے بعد جناب شمس العلما مولانا محمد شبلی نعمانی نے اُن رقمون کی تفصیل بیان فرمائی، جو رؤسای شہر نے خاص انعام طلبا کے لیے مرحمت فرمائی تھین، اور یہ فرمایا کہ اس رقم سے طلبا کو بجاے دوسری چیزون کے، کتابین خرید کردیجائینگی، جسپر انکی آیندہ ترقیون کا دارمدار ہی، خاص ندوۃ العلما کی طرف سے استنبولی خوشخط اور مذہب قرآن مجید پیش کیے گئے تھے جنکے متعلق مولانا نے فرمایا، کہ چونکہ یہ ہمارا دین وایمان ہی اسلیے ہم طلبا کو اخیر مین اسی کا دینا مناسب خیال کرتے ہین، چنانچہ طلبا پر اسکا ایک خاص اثر ہوا

مولوی سید سلیمان نے چونکہ اپنی لیاقت کا نہایت عمدہ ثبوت پیش کیا تھا، اسلیے اسکے صلے مین مولانا نے اپنا خاص عمامہ عنایت فرمایا جو ہمیشہ اُنکو قوم مین سربلند رکھے گا' ان کارروائیون کے بعد یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا'

اشتہار مین دو بجے کے بعد پھر جلسہ کا اعلان تھا، لیکن دقت یہ تھی کہ عدالت فوجداری مین اس روز ہولی کی تعطیل نہ تھی، اسلیے شمس العلما مولانا محمد شبلی نعمانی نے فرمایا کہ بجای دو بجے کے بعد مغرب اجلاس ثانی ہوگا' اور مین اسلام کی بے تعصبی کے متعلق ایک مفصل تقریر کرونگا'

یہ لکچر چونکہ اسلام کی تاریخ اور مسلمانون کی عام تمدنی حالت سے تعلق رکھتا تھا' اسلیے شام کو مولانا کی تاریخی شہرت کی بنا پر بہت بڑا مجمع ہوا، عام لوگون کے علاوہ رؤسا' وکلا' بیرسٹر وغیرہ کی جماعت کا بہت بڑا حصہ موجود تھا، سب سے پہلے مولانا ابوالکلام آزاد دہلوی نے دعوۃ الی القرآن پر ایک مفصل تقریر کی اور واقعات کی بنا پر ثابت کیا کہ مسلمانون کی تمام گذشتہ ترقیون کا سنگ بنیاد' قرآن مجید کی صحیح تعلیم تھی اس لیے اس زمانہ مین جبکہ مسلمان، علوم مین، فنون مین، تہذیب مین، تمدن مین، تنزل کے

تحت الثرٰی تک پہونچ گئے ہین، قوم مین ایک ایسی جماعت موجود ہونی چاہیے، جو دنیا کی اسلام ہین قرآن مجید کی صحیح تعلیم کی اشاعت کرسکے، تاکہ غیر قومون کے سامنے اسلام کی گذشتہ ترقیون کا راز آئینہ ہوجائے ندوۃ العلما کا مطمح نظر یہی مقصد ہی، اسلیے مسلمانون پر اُسکی اعانت، اور ترقی ایک لازمی چیز ہی، اس لکچر کے متعلق مسٹر وہاج الدین بیرسٹر ایٹ لا نے بطور شبہہ کے ایک مختصر تقریر کی جسکا خلاصہ یہ تھا "کہ علما اس زمانے مین جس طرز پر قرآن مجید کی تعلیم دیتے ہین، وہ مسلمانون کو دنیوی ترقی سے روکتی ہی" یہ شبہہ عربی تعلیم کی عام حالت کے لحاظ سے، کسیقدر صحیح بھی تھا، لیکن حکیم عبدالولی صاحب نے اُنکا تسکین بخش جواب دیدیا، اور مولانا آزاد کی تقریر کی اصلی تشریح کردی، بہرحال اُنکا لکچر نہایت مفید معلومات پر مشتمل تھا، لیکن افسوس کہ اُسکی نقل نہ ہاتھ آسکی، اسلیے ہم اس موقع پر درج نہین کرسکتے،

اُنکی تقریر کے بعد جناب شمس العلما مولانا محمد شبلی نعمانی منصہ (اسٹیج) پر تشریف لائے، اور اپنے لکچر سے پہلے، ندوۃ العلما کی ترقی اور استحکام کے متعلق ایک رزولیوشن پیش کرتے ہوے، بیان فرمایا، کہ، ندوۃ العلما ایک مذہبی، اور قومی مرکز ہی، اسلیے ہماری رای ہی کہ ایک عام کمیٹی قائم کیجائے جس مین علما، کے ساتھ جدید تعلیم یافتہ، حضرات، اور عام مسلمان ملکر غور کرین، کہ ندوہ قوم کے لیے کوئی مفید چیز ہی، یا نہین ؟ اگر مفید ہی، تو اُنکو ہر کام مین ہماری مدد کرنا چاہیے، ورنہ ہمکو صاف جواب دیدینا چاہیے، تاکہ ہم کسی دوسرے مفید کام مین اپنا عزیز وقت صرف کرین، کیونکہ غیر مفید مشغلون مین وقت ضائع کرنا طریقہ دانشمندی کے بالکل خلاف ہی، اسکے بعد، مولانای موصوف نے اپنی تقریر شروع کی، یہ تقریر اگرچہ اسقدر دلچسپ اور مؤثر تھی، کہ در و دیوار تک محو حیرت تھے، اور عام طور پر لوگون کی آنکھون سے آنسو جاری تھے، تاہم جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہین، مولانا کا ارادہ آج ندوۃ العلما کی ضرورت پر تقریر کرنے کا تھا، اسلیے ہم اس کو چھوڑ کر اس موقع پر پہلے دن کی تقریر درج کرتے ہین چنانچہ وہ حسب ذیل ہی،

تقریر جناب شمس العلما مولانا محمد شبلی نعمانی معتمد دار العلوم

تقریر

چو شمع در گداز و روی مجلس با من ست امشب — بخواہم سوختن تا در استخوانم روغن ست امشب

حضرات ، ہندوستان مین جو لٹریچر زمانہ حال نے پیدا کر دیا ہی اُسکا سب سے پامال اور سب سے زیادہ متداول لفظ ' قومی ترقی ہی' تقریر' تحریر' اسپیچ' لکچر' وعظ' پند' مکالمہ' مخاطبہ' مضامین' اخبارات' تصانیف' غرض کوئی چیز اس سے خالی نہین ہو سکتی ' لیکن یہ نہایت عجیب بات ہی کہ اسقدر بحث کے بعد بھی یہ لفظ ابھی تک ایک معمّا ہی جو حل نہین ہوا ' کم از کم تیس برس سے قومی ترقی کی کوششین جاری ہین ' اور ہندوستان کے ہر گوشہ مین ' ہر قسم کی مختلف تدبیرین عمل مین آرہی ہین ' ہر جگہ انجمنین اور سوسائٹیان قائم ہو رہی ہین ' یتیم خانون کی بنیاد پڑ رہی ہی - اسلامی اسکول اور کالج کھل رہے ہین ' تعلیمی کانفرنس کے جلسے ہوتے رہتے ہین ' یہ سب ہوا لیکن اس سے زیادہ نہ ہو سکا کہ نوکری پیشہ گروہ کے دائرہ مین کسی قدر تعلیم پھیل گئی ' اور چند لوگ معزز عہدون پر ممتاز ہو گئے یہ امر مسلم ہی اور اب کسی کو اس سے انکار نہین ہو سکتا کہ انگریزی تعلیم کے بغیر ہماری ترقی نہین ہو سکتی ' لیکن سوال یہ ہی کہ باوجود اس ہای پکار' شور وغل ' اور جوش وخروش کے ' ملک مین انگریزی تعلیم نے کسقدر ترقی کی ' رؤسار ملک مین کسنے تعلیم پائی بڑے بڑے تعلقہ دارون اور زمیندارون مین سے کتنے تعلیم یافتہ ہین ' بمبی اور رنگون کے مسلمان تاجر جو لاکھون بلکہ کرورون کے مالک ہین ' ان مین سے کتنون نے کوئی امتحان پاس کیا ' عام دوکاندار اور اہل حرفہ نے کس حد تک تعلیم پائی سب سے بڑی وجہ اس عقدہ کے حل نہ ہونے کی یہ ہی کہ قومی ترقی کے مسئلہ پر آج تک صرف یکطرفہ بحث ہوئی ہی ' ملک مین دو قسم کے تعلیم یافتہ ہین '

تعلیم قدیم، تعلیم جدید، لیکن آج تک کسی صحبت، کسی مجلس کسی کمیٹی مین ان دونون گروہ نے مل کر اس مسئلہ پر بحث نہین کی۔ جسکا یہ نتیجہ ہو کہ دونون گروہ کی کوششین مختلف الجہۃ ہین، اور اس وجہ سے قومی گاڑی کے دو پہیے، دو مختلف سمتون مین چل رہے ہین، جسکی وجہ سے، منزل مقصود تک پہونچنا، ناممکن سا ہو گیا ہو۔

یہ امر بدیہی ہو کہ یہ دونون گروہ، ایک دوسرے سے بالکل الگ ہو، ان مین کسی قسم کا رابطہ اور اشتراک نہین، ایک دوسرے سے اجنبی، بیگانہ اور ناآشنا ی محض ہو،

تعلیم یافتہ گروہ، مولویون کو ٹکڑگدے ملّانے، قل اعوذیے، کے لقب سے یاد کرتا ہو اور سمجھتا ہو کہ وہ قوم کے غیر ضروری، بلکہ مضر اجزا ہین، لیکن اُنکو تسلی ہو، کہ یہ مضر حصہ روز بروز فنا ہوتا جاتا ہو، اور وہ مبارک زمانہ جلد آنے والا ہو جب قوم کا دامن اس داغ سے بالکل پاک ہو جائیگا مولوی اور پُرانے تعلیم یافتہ نئے گروہ کو ابن الوقت، سگِ دنیا اور دین بہ دنیا فروش، سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ قومیت، اور مذہب چھوڑ کر، اگر دنیا اور وہ بھی صرف چند نوکریان ہاتھ آگئین تو یہ کون سی بڑی کامیابی ہو،

ہم ابھی دونون کے خیالات پر کوی رای نہین دیتے، بلکہ صرف اسپر نظر ڈالتے ہین کہ قومی ترکیب کے لحاظ سے دونون گروہ کو کیا حیثیت حاصل ہو، انگریزی خوان جو کچھ چاہین سمجھین، لیکن واقعہ یہ ہو کہ ملک مین عربی مدارس کثرت سے قائم ہوتے جاتے ہین، اور عربی خوانون کی تعداد مین کوئی کمی محسوس نہین ہوتی، دیوبند، سہارن پور، دہلی، کان پور، لکھنو، کے عربی مدرسون کی رپورٹ اٹھا کر دیکھو طلبہ کی جو تعداد، آج سے تیس برس پہلے تھی آج بھی اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ ہو۔ آج سے تیس چالیس برس پہلے تمام ہندوستان مین، علما کی تعداد، سو تک بھی نہین پہونچ سکتی تھی، لیکن آج صرف ایک دیوبند کے مدرسہ کو ۸ سو شخصون کے

سر پر دستار فضیلت بندھوانے کا دعوی ہی، انگریزی خوان گروہ، ان لوگون کو بے اثر سمجھتا ہی، لیکن - یہی حقیر گروہ ہی جسنے مسلمانون مین انگریزی تعلیم کے پھیلنے کو اسطرح روک رکھا ہی کہ انگریزی حکومت، ضروریات زمانہ، رفارمران قوم، سب ملکر زور لگا رہے ہین، تاہم محدود دائرہ کے سوا، انگریزی تعلیم کا ایک قدم آگے نہین بڑھ سکتا کیا کوئی شخص بتا سکتا ہی کہ رفارمرون کی پرزور تقریرون، اور کانفرنس کے پرجوش جلسون نے، ایک رئیس، ایک تاجر، ایک تعلقہ دار، ایک دکاندار کو بھی انگریزی پڑھنے پر آمادہ کیا ہی، لیکن وہی مولوی جنکو ٹکڑ گدائی کا لقب حاصل ہی آج اگر چاہین تو تمام ملک مین، اس سرے سے اُس سرے تک انگریزی تعلیم پھیل جائے - انھی مولویون کی وعظ و تلقین کا اثر ہی کہ بلحاظ اغلب، عام مسلمانون کا خیال ہی کہ انگریزی تعلیم صرف، ملازمت اور نوکری کے لیے ضروری ہی، اور اسلیے جو گروہ ملازمت کے بغیر بھی بسر کرسکتا ہی، وہ انگریزی تعلیم کی طرف متوجہ نہین ہوتا،

خوب یاد رکھنا چاہیے، انگریزی تعلیم، اسوقت تک، ہرگز، مسلمانون مین عام نہین ہوسکتی، جب تک پُرانے مولوی اُسکو تعلیم کا ضروری جزنہ تسلیم کرلین، یہ کوئی قیاسی اور خیالی بات نہین ہی بلکہ تاریخ اور تجربہ اسکی شہادت دے رہا ہی، خلفای عباسیہ نے اپنے زمانہ مین فلسفۂ یونان کا ترجمہ کرایا اور ہزارون لاکھون روپے اُسکی ترویج و اشاعت مین صرف کیے - لیکن چونکہ مذہبی گروہ فلسفہ کا مخالف تھا اُسیلیے **ہارون** اور **مامون** کا شاہانہ اقتدار بھی کچھ کام نہ آسکا اور فلسفہ کی تعلیم، دربار کے دائرہ مین محدود ہوکر رہگئی، دو سو برس تک یہی حال رہا یہان تک کہ جب امام غزالی نے فلسفہ کے جواز کی سند دی تو دفعۃً دنیاے اسلام مین اس سرے سے اُس سرے تک ہر طرف فلسفہ ہی فلسفہ تھا، اسی کا اثر ہی کہ آج عربی تعلیم مین تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، کی جسقدر کتابین درس مین داخل ہین، سب کی مجموعی تعداد بھی، منطق و فلسفہ کی کتابون کی

تعداد کے برابر نہین پہونچتی، اگر درس مین سے تفسیر یا حدیث کی ایک آدھ کتاب خارج کردیجائے تو کسی کو چندان خیال نہوگا، لیکن اگر منطق و فلسفہ کی ایک کتاب بھی کم کردیجائے، تو تمام علما لڑنے پر آمادہ ہوجائینگے،

اسی طرح انگریزی تعلیم کا رواج عام بھی اسوقت ہوسکیگا جب علما کا گروہ اسکی ضرورت کو تسلیم کرلے۔

جس طرح جدید تعلیم کی رواج اور توسیع مین، علما کی منظوری اور شرکت کی ضرورت ہی، اسی طرح، قدیم تعلیم بلکہ تمام مذہبی تحریکین، جدید تعلیم یافتہ لوگون کی شرکت کے بغیر فروغ نہین پاسکتین، ہندوستان مین آج سیکڑون ہزارون عربی مدرسے ہین، لیکن ایک بھی ایسا نہین جو سرمایۂ آمدنی، تعمیر، ظاہری شان و شوکت کے لحاظ سے، ایک معمولی کالج کی بھی ہمسری کرسکے، بہت سے ایسے مذہبی مسائل ہین جنکی تعبیر، سرکاری عدالتون مین ناواقفیت کی وجہ سے غلط کی گئی اور وہ غلطی اسوجہ سے قائم رہتی ہی کہ علما کو اُنکی خبر تک نہین ہوتی، اور ہوتی ہی تو اُنکی آواز گورنمنٹ کے کانون تک پہونچ نہین سکتی، بمبئی کا قرنطینہ، سب سے زیادہ علما اور مذہبی گروہ کو ناگوار تھا، لیکن اُس وقت تک وہ موقوف نہ ہوسکا جب تک انگریزی خوان جماعت کی طرف سے اسکی موقوفی کی صدا بلند نہین ہوئی، وقف اولاد فقہ کا ایک قطعی اور مسلمہ مسئلہ ہی لیکن پروی کونسل نے اسکو (غلط فہمی کی بنا پر) باطل کردیا، اور اُسکے موافق، یہان کی عدالتون نے سیکڑون شرعی اوقاف مٹا دیے، لیکن علما، ابتک بے خبر ہین، اور خبر بھی ہون توکیا کرسکتے ہین، غرض ایک بدیہی بات ہی کہ دونون گروہون مین سے ہر ایک خود اپنے کام مین بھی دوسرے گروہ کا محتاج ہی اور جب یہ مسلم ہی تو **قومی ترقی** کا عقدہ اُسوقت تک، کیونکر حل ہوسکتا ہی جب تک، یہ دونون گروہ باہم ملکر اسکے متعلق غور اور مشورہ نہ کرین،

آج کا دن وہ مبارک دن ہی جس نے دونون گروہ کو یکجا جمع کر دیا ہی آج کے جلسہ مین علما بھی ہین صوفی بھی ہین، گریجوٹ بھی ہین بیرسٹر بھی ہین، قانون دان بھی ہین غرض، قومی مجموعہ کے تمام اجزا موجود ہین، اسلیے اب موقع ہی کہ وہ عقدہ سربستہ جواب تک حل نہین ہوا تھا حل کیا جائے موقع ہی کہ دونون گروہ اپنے اپنے خیالات ظاہر کرین، اور دونون کی رایون کے کسر و انکسار سے ایک متفق علیہ شاہراہ قرار پا جائے، سب سے پہلے ہم کو ایک مفصل نقشہ تیار کرنا چاہیے جس سے ظاہر ہو کہ ہماری تمام قومی ضروریات کیا ہین، اور ان مین سے کون کون سے کام کس کس طریقہ سے انجام پا رہے ہین،

سب سے پہلے ہمکو یہ غور کرنا چاہیے کہ ہماری قومیت کیا ہی، دنیا کی اکثر قومون کی قومیت خاندان نسل، یا ملک کے اعتبار سے ہوتی ہی، مثلاً یورپین قومون کی قومیت، ملک اور سرزمین کے لحاظ سے ہی ایشیا اور افریقہ کا کوئی آدمی، اگر عیسائی مذہب قبول کرلے تو باوجود اتحاد مذہب، یورپین قوم کے حقوق نہین حاصل کر سکتا، یہان تک کہ مذہبی حقوق مین بھی وہ یورپ کا ہمسر نہین ہو سکتا، برخلاف اسکے مسلمانون کی قومیت مین، نہ ملک کو دخل ہی نہ نسل کو، نہ خاندان کو، نہ کسی اور چیز کو، انکی قومیت صرف مذہب ہی۔ عجمی، ہندی، ترک، یورپین، ایشیائی، افریقی، کوئی ہو صرف اسلام قبول کرنے سے مسلمانون کی قوم مین داخل ہو کر دفعۃً تمام حقوق مین برابر ہو جاتا ہی ایک چمار **کلمۂ توحید** پڑھکر دفعۃً مسجد کی صف اول مین جاکر سلطان عبدالحمید خان کے برابر کھڑا ہو سکتا ہی، اور سلطان اسوقت اُسکو اپنی جگہ سے ہٹانے کی جرأت نہین کر سکتے

قومی ترقی، ایک جملہ ہی جسکے دو جز ہین **قوم**، اور **ترقی** اور چونکہ مسلمانون کی قومیت، صرف مذہب ہی اسلیے درحقیقت قوم کے بجاے مذہب کا لفظ استعمال کرنا صحیح ہی، اس بنا پر قومی ترقی اس وقت ہو سکتی ہی جب ترقی کے ساتھ مذہب بھی قائم رہے، ورنہ اگر مذہبی حالت درست نہ رہی تو یہ ترقی کسی اور قوم کی ترقی ہوگی، مسلمانون کی نہ ہوگی،

اس امر سے کسی کو انکار نہین ہو سکتا کہ ترقی کی اصلی بنیاد **تعلیم** ہی، لیکن مشکل یہ ہی کہ جدید
تعلیم، مذہب سے خالی ہی اور قدیم تعلیم دنیاوی ترقی کے لیے کارآمد نہین، جدید تعلیم مین مذہبی اثر
نہ ہونے کا یہ نتیجہ ہی کہ سیکڑون تعلیم یافتہ، مذہبی مسائل کو تقویم پارینہ سمجھتے ہین، اخبارون مین آجکل
نکلتے ہین کہ اسلام کا قانونِ وراثت، خاندانون کو تباہ کر دینے والا ہی، اسلیے اسمین ترمیم ہونی چاہیے
ایک صاحب نے مضمون لکھا کہ رسول اللہ صلعم جب تک مکہ مین تھے پیغمبر تھے، مدینہ جاکر بادشاہ
ہو گئے، اور اسلیے قرآن مجید مین جو مدنی سورتین ہین، وہ خدائی احکام نہین، بلکہ شاہانہ قوانین
ہین، ایک موقع پر مجھ سے لوگون نے لکچر دینے کی درخواست کی۔ مین نے پوچھا کہ کس مضمون پر
لکچر دون، ایک گریجوٹ مسلمان نے فرمایا کہ اور جاہے جس مضمون پر تقریر کیجیے، لیکن مذہب پر نہ کہیے
ہملوگون کو مذہب کے نام سے گھن آتی ہی (نقل کفر کفر نباشد) یہ صرف دو چار شخص کے خیالات نہین،
مذہبی بے پروائی کی عام ہوا چل رہی ہی، فرق یہ ہی کہ اکثر لوگ دل کے خیالات دل ہی مین رکھتے ہین
اور بعض دلیر طبع لوگ اُنکو ظاہر بھی کر دیتے ہین، قرآن مجید کا مطلب اور رسول اللہ صلعم کے حالات
جارج سیل اور سرولیم میور سے اخذ کیے جاتے ہین، اور مجبوراً یا عمداً اُنپر اعتبار کیا جاتا ہی، یہی
مشکل ہی جسکا حل کرنا، قومی ترقی کے مسئلہ کا حل کرنا ہی اور اسی مسئلہ کے طے نہ ہونے کا نتیجہ ہی
کہ مذہبی اور دنیوی دونون طرح کی تعلیم تمام ہندوستان مین پھیل رہی ہی، لیکن نتیجہ خاطر خواہ نہین،
اس مسئلہ کے طے کرنے کے لیے، ہمکو پچھلے تجربہ سے کام لینا چاہیے، آج سے ۴۰-۵۰ برس پہلے
ملک مین دو قسم کی تعلیم جاری تھی، دنیوی اور دینی۔ دنیوی تعلیم مین فارسی کی کتابین، اور فارسی
کی انشا پردازی سکھائی جاتی تھی، اس طریقہ کے تعلیم یافتہ ہر قسم کے دنیاوی کاروبار اور سرکاری ملازمتون
کے انجام دینے کے قابل ہوتے تھے، اس نصاب مین کوئی مذہبی کتاب داخل نہ تھی، قرآن مجید البتہ تھا
لیکن وہ صرف روانی پڑھایا جاتا تھا، معنی نہین بتائے جاتے تھے، تاہم اس طریقہ کے تعلیم یافتہ،

مذہبی خیالات اور معتقدات مین نہایت پختہ اور پر جوش ہوتے تھے' اور ان کی نسبت مذہبی کمزوری کا وہم تک بھی نہین پیدا ہو سکتا تھا'

اسکی وجہ صرف یہ تھی کہ انکی تربیت' مذہبی طریقہ سے ہوتی تھی' جو میانجی یا ملاان کو تعلیم دیتا تھا' وہ خود مذہب کا نہایت پابند ہوتا تھا' اور لڑکون کو بات بات پر حرام و حلال کے حوالہ سے ٹوکتا رہتا تھا' انگریزی خوان فرقہ' اُسی فارسی خوان گروہ کا قائم مقام ہی' ان کی تعلیم کا مقصد' دنیاوی ترقی تک محدود ہی' ان کے نصاب تعلیم اور اوقات تعلیم مین اسکی گنجایش نہین نکل سکتی کہ انکو مذہبی علوم مین' مہارت پیدا کرائی جائے اسلیے' اُن کی مذہبی حالت کی استحکام کا صرف یہ طریقہ ہی کہ انکی تربیت مذہبی طریقہ سے کی جاوے' وہ ایسے بورڈنگ مین رکھے جائین جہان کے منتظم' اور افسر مذہبی رنگ رکھتے ہون ہر قسم کے شعائر اسلامی کی اُن سے پابندی کرائی جائے' اسلام کے محاسن اور فضائل پر انکو لکچر اور وعظ سنوائے جائین' اسی کے ساتھ چھوٹے چھوٹے مذہبی رسالے انکو فرصت کے اوقات مین پڑھا دیے جائین جن سے معمولی فرائض اور احکام سے واقفیت حاصل ہو جائے۔

جن لوگون کی یہ رای ہی کہ پہلے مذہبی علوم پڑھا کر تب انگریزی شروع کرائی جائے' یا انگریزی اور مذہبی علوم' ساتھ ساتھ پڑھائے جائین' یہ وہ لوگ ہین' جو کبھی مسجد کے گوشہ سے نہین نکلے ہین' اور جنکو انگریزی تعلیم کی دقتون کا مطلق تجربہ نہین ہی'

دوسری قسم کی تعلیم دینی تعلیم تھی' یہی تعلیم تھی جو مذہبی حالت کے محافظ تھی' اسی تعلیم سے وہ علما و فضلا پیدا ہوتے تھے جنکی بدولت' تمام ملک پر مذہبی اثر قائم رہتا تھا' جمعہ و جماعت کی امامت' مساجد کا انتظام مسائل شرعیہ کا اِفتا' حرام و حلال کا نفاذ' اسی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اُسکا وجود اسقدر ضروری ہی کہ اگر خدانخواستہ' یہ فرقہ معدوم ہو جائے تو اسلام کے آثار دفعۃً مٹ جائین اور ہزار دن لاکھون اسکول اور کالج سے اُن کی تلافی نہ ہو سکے' لیکن جس طرح' ابتدای اسلام سے

لیکن آج تک، ہر زمانہ مین ضرورت کے موافق، مذہبی تعلیم کا نصاب بدلتا آیا ہی آج بھی ضرورت ہی کہ نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم، موجودہ زمانہ کی ضرورتون کے موافق بدلا جائے، اور یہی چیز ہی جسکے نہ ہونے کا یہ نتیجہ ہی کہ آج ہندوستان مین سیکڑون ہزارون عربی مدرسے موجود ہین، لیکن ان سے قوم کی مذہبی ضرورتین بالکل رفع نہین ہوتین،

قوم کو آج کیا کیا مذہبی ضرورتین ہین، انکی تفصیل اجمالا یہ ہی،

(۱) موجودہ فلسفہ سے مذہب اسلام پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہین اُنکا جواب دینا۔

(۲) مخالفین، اسلام پر جو اعتراضات کرتے ہین اُن سے واقف ہونا۔

(۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور عام اسلام کی صحیح اور مفصل تاریخ جاننا۔

(۴) اسلامی علوم و فنون یعنی تفسیر، حدیث، اصول فقہ، ادب، سے ماہر ہونا۔

(۵) نئے مذاق کے موافق، واعظین اور مقررین کا موجود ہونا۔

اب سوال یہ ہی کہ کیا موجودہ عربی مدارس سے یہ ضرورتین رفع ہو سکتی ہین، ہم خدانخواستہ یہ نہین کہتے کہ موجودہ مدارس بے فائدہ ہین، آج ملک مین نماز روزہ کا جو کچھ چرچا ہی اُنھی کی بدولت ہی، لیکن گفتگو یہ ہی کہ کیا یہ مدارس، جدید ضرورتون کے لیے بھی کافی ہین، ان مدارس مین اب تک وہی قدیم نصاب ہی جو سو برس پہلے تیار ہوا تھا اور اسپر ایک حرف کا بھی اضافہ نہین ہوا ہی، تاریخ اسلام کی ایک کتاب بھی درس مین داخل نہین، تمام ہندوستان مین ایک شخص نہین جو کسی خاص علم یا فن مین کمال کا درجہ رکھتا ہو، سیکڑون ہزارون علما مین سے دو چار شخص بھی مشکل سے مل سکتے ہین، جو موجودہ انداز پر تحریر یا تقریر کر سکتے ہون

علما اور پُرانے تعلیم یافتہ لوگون کو شکایت ہی کہ انگریزی خوان گروہ، اُنسے بیگانگی رکھتا ہی، اور اُن کی عزت نہین کرتا، بے شبہہ یہ ایک بدیہی واقعہ ہی لیکن غور طلب امر یہ ہی کہ یہ کسکا قصور ہی،

دو گروہون مین اُسی وقت اتحاد اور ارتباط پیدا ہو سکتا ہی، جب ان مین کوئی قدر مشترک ہو، ان مین سے ایک کی حاجتین دوسرے سے وابستہ ہون، ایک دوسرے کے کام آسکتا ہو، یہ ظاہر ہی کہ انگریزی خوان گروہ کو مذہبی مہمات کے انجام دینے کی فرصت نہین مل سکتی، اس لیے تقسیم عمل کی روسے یہ خدمت، علما کے ذمہ ہی، لیکن علما، موجودہ زمانہ کے کون سے مذہبی مہمات، انجام دے سکتے ہین، کیا وہ فلسفۂ حال کے اعتراضات سے جو اسلام پر وارد ہوتے ہین، واقف ہین، کیا اُنھون نے مخالفین اسلام کی خیالات سے واقف ہونے کے لیے کسی غیر زبان کی تعلیم حاصل کی ہو ؟ کیا وہ اسلامی تاریخ کے ماہر ہین، کیا اُنھون نے تبلیغ اسلام کے لیے کبھی گھر سے قدم نکالنا گوارا کیا ہی، کیا سرکاری عدالتون مین فقہ کے جو مسائل غلط تعبیر کر دیے گئے انکے متعلق، اُنھون نے کوئی محققانہ فتوی یا مضمون لکھا ہی اگر ان مین سے ایک بات بھی نہین، توکس بنا پر ہم انگریزی خوان گروہ کو علما کی توقیر اور محبت پر مجبور کر سکتے ہین،

اس بنا پر مذہب کی سب سے مقدم اور ضروری خدمت یہ ہی کہ علما کا ایسا گروہ تیار کیا جائے جو ضروریات مذکورۂ بالا کے انجام دینے کے قابل ہو، اور یہی کام ہی جو ندوۃ العلماء کا اصلی مطمح نظر ہی ندوہ نے ابتدا ہی سے ان ضرورتون کو پیش نظر رکھا، اور اس بنا پر، ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی جس مین اغراض مذکورۂ بالا کے لحاظ سے طریقۂ تعلیم اور نصاب تعلیم مین اصلاح کی جائے

یہ عام اعتراض ہی کہ ندوہ کے مجوزہ مدرسہ نے اسوقت تک کوئی جدید علمی کارروائی نہین دکھائی، لیکن یہ اعتراض نہایت بیرحمی پر مبنی ہی۔ انصاف کرو، سرسید نے مسلمانون کو، انگریزی تعلیم کی ہدایت کی، انگریزی تعلیم کی ضرورت کی صدا در و دیوار دے رہے تھے، تمام سرکاری ملازمتین اسپر موقوف تھین، حکام کا تقرب اور رسائی بغیر اسکے ممکن نہ تھی، سرکار کی طرف سے ہر قسم کی ترغیبات دی جا رہی تھین، ان حالات کے ساتھ مسلمانون نے تیس برس کے بعد انگریزی تعلیم کیطرف توجہ کی،

اور سچ پوچھیے تو آج بھی قوم کا بڑا حصہ اسکی طرف سے بے پرواہی' برخلاف اسکے ندوہ نے جس کام کو اُٹھایا ہی' گورنمنٹ سے اسکی طرف کسی قسم کی ترغیب نہین' سرکاری نوکریون کے لیے وہ بالکل مفید نہین' قوم کا معزز اور ممتاز گروہ یعنی انگریزی تعلیم یافتہ' اسکو بیکار چیز سمجھتا ہی' صرف علما اور قدیم تعلیم یافتہ لوگون سے ہمدردی کی امید ہوسکتی تھی' لیکن چونکہ اسنے نصاب تعلیم کی اصلاح کا دعوے کیا' اسلیے تقلید پسند جماعت بالکل الگ ہوگئی یہانتک کہ جب ندوہ مین انگریزی زبان کی تعلیم کا بھی ایک گھنٹہ رکھا گیا تو ایک صاحب نے جو ۵۰ ماہوار کی جائداد ندوہ پر باضابطہ وقف کرچکے تھے فوراً اطلاع دی کہ وہ وقف کو واپس لیتے ہین' اُنکے ساتھ ایک اور صاحب نے بھی جو وقف مذکور مین برابر کے شریک تھے' اپنی جائداد' واپس لے لی' اسطرح ندوہ کو ۱۰۰ ماہوار کی آمدنی کا نقصان اُٹھانا پڑا -

ان اسباب کی وجہ سے مالی حالت کو ترقی نہوسکی' اور طریقہ جدیدہ کے لیے جو سامان درکار تھے' ابھی تک مہیا نہو سکے بااینہمہ' ندوہ نے قدیم نصاب مین اصلاح کی' فلسفہ و منطق کی کتابون کی تعداد گھٹا کر بجای اسکے تفسیر اور ادب مین اضافہ کیا' علوم جدیدہ کی بعض کتابین درس مین داخل کین' حساب و جغرافیہ کے ساتھ انگریزی زبان لازمی قرار دی' تقریر و تحریر کی مشق کے طریقے جاری کیے' چنانچہ اس سال جن طلبا نے فراغ تحصیل کی سند حاصل کی' وہ اس بات کے عملی ثبوت ہین کہ ندوہ کی تعلیم مین کیا خصوصیات ہین' انگریزی زبان' اس مقدار تک درس مین داخل کی گئی ہی کہ اگر ابتدا سے آٹھ برس تک کوئی طالب العلم تعلیم پائے تو علوم عربی سے فارغ ہونے کے ساتھ' انگریزی مین معمولی طور پر لکھنے پڑھنے کے قابل ہو جائیگا- اسکے بعد دو برس کا زمانہ جو الگ الگ فنون کی تکمیل کے لیے مقرر کیا گیا ہی اسمین اختیار دیا گیا ہی کہ جو طالب العلم چاہے صرف انگریزی کی تحصیل کرے'-

ندوہ مین عربی تعلیم جس انداز سے ہوتی ہی اُسکا یہ نتیجہ ہی کہ طلبا' استفتاؤن کے جواب لکھتے ہین'

سه دوسرے دن کی کارروائی مین سید سلیمان کی تقریر ملاحظہ کرنی چاہیے

اور اُسکے لیے خاص وقت مقرر ہی' علمی مسائل پر مضامین لکھتے ہین جو الندوہ مین شائع ہوتے رہتے ہین' ندوہ کے مدرسہ کی عمر کل آٹھ نو برس ہی' لیکن انصاف سے بتانا چاہیے کہ آج تک کس مدرسہ نے ایسے طلبا پیدا کیے جو عربی زبان مین برجستہ تقریر کر سکتے ہون اور اس قسم کے علمی مضامین لکھ سکتے ہون جیسے کہ مختلف وقتون مین شائع ہو چکے ہین'

باایمنہمہ جو کچھ ہوا ہی کچھ بھی نہین ابھی درجۂ تکمیل کے لیے سامان درکار ہی' زیادہ قابل مدرسین کے بہم پونہچانے کی ضرورت ہی' مدرسین کی تعداد مین اضافہ کرنا ضرور ہی' علوم جدیدہ کی تعلیم کے لیے آلات کے خریدنے کی ضرورت ہی اور ان سب سے مقدم مدرسہ کی عمارت کی ضرورت ہی'

مدرسہ اب تک جس مکان مین ہی' وہ بالکل ناکافی ہی' کئی کئی مدرس' ایک ہی کمرہ مین درس دیتے ہین' طلبا کے رہنے کے کمرے نہایت ناکافی اور بدحیثیت ہین'

حضرات ! اس سے زیادہ کیا افسوسناک اور حیرت انگیز بات ہوگی کہ آج ہندوستان مین اسکولون اور کالجون کی سیکڑون بڑی بڑی شاندار اور پرعظمت عمارتین موجود ہین' لیکن بنگال سے لیکر پشاور تک' نیپال کی سرحد سے لیکر دکن تک ایک مذہبی مدرسہ بھی ایسا نہین جسکی عمارت ایک معمولی سی معمولی کالج کے بھی برابر ہو' کیا اس سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ قوم کا مذہبی احساس بالکل فنا ہو گیا ہی' اور اُنکو اسپر کچھ شرم نہین آتی کہ انکا دین (ظاہری حالت کے لحاظ سے) دوسرون کی دنیا کے بھی ہمسر نہین'

جب مولانای موصوف اپنی تقریر کو ختم کر چکے' تو جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا کھڑے ہوے' اور مولانای موصوف نے اپنی تقریر کے پہلے' ندوۃ العلما کے استحکام اور ترقی کے متعلق جو عام تحریک کی تھی' اسکی تائید نہایت پرزور الفاظ مین کی' اور تمام لوگون کو اس مفید انجمن کی شرکت کے لیے آمادہ کیا' تمام لوگون نے متفق اللفظ ہو کر' شرکت کا وعدہ فرمایا' اس بنا پر اُسکے انعقاد کے لیے' ایک عام اشتہار شائع کیا گیا' اور ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء روز یکشنبہ کو بوقت دو بجے دن'

رفاہ عام کلب مین اسکا جلسہ منعقد ہوا؛

حسن اتفاق سے اُسی دن جناب خواجہ عبدالصمد صاحب ککرو رئیس بارہ مولا کشمیر جو خاص ندوہ کی شرکت کی غرض سے کشمیر سے چلے تھے' اور امیر کابل صاحب کی تقریب اسلامیہ کالج لاہور کی شرکت کی وجہ سے وقت پر نہ پہونچ سکے تھے' لکھنؤ مین آئے' اور اس جلسہ مین شریک ہوے' اور ایک تحریری لکچر پڑھا جو بعض اخبارات مین چھپ گیا ہے' چونکہ اس کارروائی کی وجہ سے دیر ہوگئی' اسوجہ سے جلسہ مین صرف ہمدردان دارالعلوم کی فہرست مرتب کی گئی' اور یہ قرار پایا' کہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء کو ایک ابتدائی مجلس قواعد اور دستور العمل کی تیاری کے لیے' مقرر کیجائے' چنانچہ تاریخ معینہ کو جلسہ ہوا' اور حسب ذیل تجاویز منظور ہوئین'

(۱) ایک اپیل طیار کیا جائے' جو چھپوا کر تمام لکھنؤ اور تمام اضلاع' و قصبات اودھ مین شائع کیا جائے' اور اُسمین تمام قوم سے دارالعلوم کی اعانت کی درخواست کیجائے' اپیل کا مسودہ لکھنا مسٹر ممتاز حسین بیرسٹرایٹ لا کے ذمہ کیا گیا'

(۲) اپیل کے شائع ہونیکے بعد چند معزز حضرات' اور علما' اضلاع اور قصبات اودھ کا دورہ کرین'

(۳) ایک مجلس بنام مجلس تائید مقاصد دارالعلوم قائم کیجائے' اور اُسکے قواعد اور دستور العمل مرتب کیے جائین' دستور العمل کا مسودہ تیار کرنا سکرٹیری دارالعلوم کے ذمہ کیا گیا'

(۴) دستور العمل چھاپ کر شائع کیا جائے' اور عام لوگون سے مجلس کے ممبری کی درخواست کیجائے'

(۵) دارالعلوم مین انگریزی تعلیم کا جو صیغہ ہے' اُسکی نگرانی مین مسٹر ممتاز حسین بیرسٹرایٹ لا شریک کیے جائین'

جلسۂ دستاربندی کی یہ آخری کارروائی تھی' جسکے ساتھ اسکا افسانہ ختم ہوگیا' اسلیے اب دیکھنا چاہیے کہ ملک و قوم پران تمام کارروائیون کا کیا اثر ہوا' اور ندوۃ العلما کے متعلق آیندہ کے لیے کیا کیا امیدین پیدا ہوئین؟

حقیقت یہ ہے کہ ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض اسقدر وسیع' اور مفید ہین کہ اُنسے کوئی شخص خلاف نہین کرسکتا'

اسی بنا پر ندوہ کے ابتدائی زمانہ مین تمام ملک نے اُسکے خیر مقدم کی صدائین بلند کی تھین، لیکن اسکے ساتھ وہ بہت ضروری تھے کہ ندوہ کی علمی کارروائیون کی معمولی تاخیر نے عام لوگون کو بیچین کر دیا جسکا یہ اثر ہوا کہ عام طور پر لوگون نے یہ رای قائم کرلی کہ ندوۃ العلما کے تمام مقاصد و اغراض محض خیالی افسانے ہین، جنکا کوئی علمی ثبوت نہین پیش کیا جا سکتا، یہ خیال جس شدت کے ساتھ پھیلتا جاتا تھا اسیقدر ندوہ کی طرف سے لوگون کو افسردگی پیدا ہوتی جاتی تھی لیکن اس جلسہ نے دفعۃً ان تمام خیالات کو حرف باطل کی طرح مٹا دیا اور اہل ملک کو صاف نظر آگیا کہ باوجود اس کم مایگی کے ندوۃ العلما مین جان پائی جاتی ہی جس سے آیندہ کے لیے امید افزا خیالات پیدا ہوتے ہین، چنانچہ بعض اخبارون نے نہایت پر زور الفاظ مین اس خیال کو ظاہر کیا ہی، اور اسی کے ساتھ ملک کو ندوہ کے طرز تعلیم کا بھی اندازہ ہوگیا۔

سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ اہل اودھ کو جنکی ذات سے ندوہ کو بہت کچھ امیدین ہین، اُسکی طرف خاص توجہ پیدا ہوگئی کیونکہ جلسہ کی علمی کارروائیون کے دیکھنے کا زیادہ تر موقع انھین حضرات کو ملا، اسلیے نسبۃً یہی لوگ زیادہ متاثر ہوئے اور اس لحاظ سے اگر مجلس تائید مقاصد ندوۃ العلماء نے اپنے فرائض ادا کرنے مین پوری کوشش کی تو اودھ کا اکثر حصہ ندوہ کا ہوا خواہ ہو جائیگا،

اس جلسہ کے غیر متوقع اثر و ن نے صرف قوم و ملک کے خیالات ہی مین انقلاب نہین پیدا کیا، بلکہ بہت سے بزرگون کو اسکا علمی ثبوت دینے پر بھی آمادہ کیا، چنانچہ جناب نواب احمد رضا خان صاحب سابق جج ہائیکورٹ نے اپنا بیش بہا کتب خانہ جو ندوہ کے لیے وقف کیا ہی، وہ اس جلسہ کی کامیابیون کا علمی ثبوت ہی، نواب صاحب موصوف کو ندوہ کے ساتھ جو دلچسپی پیدا ہوگئی ہی اسکے لحاظ سے کتب خانہ کے علاوہ ہمکو بہت کچھ امیدین ہین جنکا ظہور انشاء اللہ وقتاً فوقتاً ہوتا رہیگا،

بہرحال ندوۃ العلما نے اپنی تعلیم کے ابتدائی نمونے قوم کے سامنے پیش کر دیے، قوم نے اُنکی تقریر و تحریر کے جوہر دیکھ لیے، اور زمانہ کو صاف نظر آگیا کہ ندوہ کے طلبا کو دوسرے مدارس کے طلبا پر کیا فوقیت ہی، اور اُسکی تعلیم ضروریات زمانہ کے کسقدر ہمدوش ہی، اب قوم کا فرض ہی کہ وہ اپنی فیاضی سے کام لے اور اپنی بلند حوصلگی کے جوہر دکھائے، تاکہ آیندہ کامیابیون کا راستہ صاف ہو، السعی منی والاتمام من اللہ۔

فہرست ارکانِ انتظامیہ ندوۃ العلما

نمبر شمار	اسماء	نمبر شمار	اسماء
۱	جناب مولانا سید محمد علی صاحب سابق ناظم ندوۃ العلما	۱۹	جناب خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ فیض آباد
۲	جناب مولانا عبد الحق صاحب دہلوی	۲۰	جناب مولوی سید عبد الحی صاحب معتمد دفتر ندوۃ العلما
۳	جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی	۲۱	جناب آنریبل مولوی سید شرف الدین صاحب جج ہائیکورٹ کلکتہ
۴	جناب شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی	۲۲	جناب مولوی محب اللہ صاحب مترجم جوڈیشل لکھنؤ
۵	جناب مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس بھیکن پور	۲۳	جناب مولوی سید ظہور احمد صاحب وکیل ہائی کورٹ لکھنؤ
۶	جناب مولانا ابو الخیر صاحب فصیحی غازیپوری	۲۴	جناب مولوی محمد نسیم صاحب وکیل ہائی کورٹ لکھنؤ
۷	جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری	۲۵	جناب نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب بہادر امروہہ
۸	جناب منشی احتشام علی صاحب کاکوروی	۲۶	جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خاں صاحب بھوپال
۹	جناب مولوی اعجاز علی صاحب کاکوروی	۲۷	جناب مولوی محمد عمر صاحب وکیل بنارس
۱۰	جناب مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری	۲۸	جناب حکیم حافظ عبد الولی صاحب لکھنؤ
۱۱	جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل بہادر گنج شاہجہانپور	۲۹	جناب بابو نظام الدین صاحب سوداگر چرم امرتسر
۱۲	جناب مولوی مسیح الزماں خاں صاحب استاد حضور نظام شاہجہانپور	۳۰	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر عربی مدرسۃ العلوم علیگڈھ
۱۳	جناب مولوی عبد الواحد خاں صاحب رئیس بہادر گنج شاہجہانپور	۳۱	جناب شیخ عبد القادر صاحب بی۔اے بیرسٹر ایٹ لا لاہور
۱۴	جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب سب جج جالندھر	۳۲	جناب شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر
۱۵	جناب مولوی حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی پشاور	۳۳	جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و سوداگر چرم کانپور
۱۶	جناب مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی	۳۴	جناب سید محمود عالم صاحب رئیس مغلپورہ فیض آباد
۱۷	جناب مولوی عبد الحی صاحب وکیل چندوسی	۳۵	جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لا و تعلقہ دار گدیہ
۱۸	جناب مولوی حکیم عبد العزیز صاحب لکھنوی	؎	ان ارکان کا انتخاب حال میں جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۱۴ شعبان ۲۵ھ میں ہوا ہے

فہرست ارکان مجلس دار العلوم

نمبر شمار	اسماء	نمبر شمار	اسماء
۱	جناب مولوی مسیح الزمان خان صاحب اوستاد حضور نظام دکن	۴	جناب مولوی محمد امیر علی صاحب لکھنؤ
۲	جناب شمس العلما مولانا محمد شبلی نعمانی معتمد دار العلوم	۵	جناب مولوی عبد الحی صاحب معتمد دفتر ندوۃ العلما
۳	جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری قائم مقام ناظم ندوۃ العلما	۶	جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب علی حسن خان صاحب رئیس بھوپال
		۷	جناب منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری
		۸	جناب مہتمم صاحب دار العلوم بحیثیت عہدہ

فہرست ملازمین کتب خانہ

منشی عارف الزمان صاحب ناظر کتب خانہ	عبد الرزاق صاحب دفتری کتب خانہ

فہرست ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلما

نمبر شمار	اسمار	نمبر شمار	اسمار
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلےٰ دارالعلوم	۶	جناب حاجی عبدالرحیم صاحب ماسٹر انگریزی
۲	جناب مولوی محمد شبلی صاحب مدرس ثانی	۷	جناب ماسٹر عبدالجلیل صاحب ٹیچر انگریزی
۳	جناب مولوی سید علی زینبی صاحب مدرس ادب	۸	جناب ماسٹر فدا حسین صاحب مدرس حساب وجغرافیہ
۴	جناب مولوی محمد یوسف صاحب مدرس درجۂ ابتدائی	۹	جناب قاری حسن آفندی مدرس قرات و تجوید
۵	جناب حافظ فضل الرحمن صاحب مدرس درجۂ ابتدائی		

نقشہ نتیجہ امتحان سالانہ دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ ۱۳۲۴ ہجری

نقشہ امتحان درجۂ فضیلت

نمبر جاری	نمبر امتحان	نام طالب علم مع وطن	نام کتاب: ترمذی	بخاری	مسلم	[illegible]	ادب	[illegible]	[illegible]	نمبر مضمون	نمبر حاصل	نام انعام	درجہ کامیابی
۱	۱	سید سلیمان بہاری	۷۰	۹۰	۹	۸۰	۳۳	۸۰	۶۸	۶۹۰	۵۱۱	سند درجۂ فضیلت	اول
۲	۲	نجم الہدی بہاری	۴۵	۵۵	۷۵	۷۸	۳۳	۴۰	۵۴	//	۳۸۰		دوم

نقشہ امتحانات عام

نمبر جاری	نمبر امتحان	نام طالب علم مع وطن / امتحان عام	[illegible]	ہدایہ اخیرین	[illegible]	مسلم العلوم	[illegible]	انگریزی	نمبر مضمون	نمبر حاصل	نام انعام	درجہ کامیابی
۴	۱	محمد شبلی اعظم گڈھی	۳۲	۴۰	۲۰	۵۵	۵۲	۲۱½	۴۵۰	۲۲۰½	انعام	سوم
۵	۲	فاروق احمد بریلوی	۳۱	۵۶	۸	۳۶	۳۶	۲۳	//	۱۹۰		سوم
۶	۳	محمد یعسوب بہاری	۳۴	۳۹	۱۰	۴۷	۴۰	۰	//	۱۷۰		سوم
۷	۴	عبد الغفور بہاری	۲	۶۱	۵	۶۹	۰	۳۱	//	۱۶۸		سوم

نمبر جاری	نمبر امتحان	نام طالب علم مع وطن	[illegible]	توضیح	معانی القرآن	[illegible]	[illegible]	انگریزی	نمبر مضمون	نمبر حاصل	نام انعام	درجہ کامیابی
۸												
۹		عبد السلام اعظم گڈھی	۵۰	۷۸		۲۶	۵۳	۲۶½	۴۵۰	۲۳۳½	[illegible]	اول

۸	۲	عبدالصمد اعظم گڈھی	۵۰	۶۲	۲۱	۳۴	۲۷	//	۱۹۴	[illegible]	دوم
۹	۳	تمیز الدین الہ آبادی	۴۵	۳۹	۲۵	۳۴	۲۵	//	۱۶۸		سوم
۱۰	۴	عبدالمتین بہاری	۳۵	۴۰	۱۳	۵۳	۲۱½	//	۱۶۲½		سوم
۱۱	۵	قمر الدین اعظم گڈھی	۳۰	۱۵	۱۶	۳۵	۰	//	۹۶		فیل
۱۲	۶	فضل الباری بہاری	۷	۶	۳	۳۳	۳۰½	//	۷۹½		فیل

[illegible]	[illegible]	نام طالب العلم مع وطن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نمبر مفروضہ	نمبر مجموعی	[illegible]	[illegible]
۱۳	۱	محمد سعید بہاری	۵۰	۳۵	۵۰	۴۳	۶۱	۹۵	۲۸	۶۵۰	۳۵۲	متوسط دوم	دوم
۱۴	۲	محمد یوسف	۷۵	۷۸	۷۵	۱۴	۴۰	۳۵	۳۴	//	۳۵۱	//	دوم
۱۵	۳	محمد عمر الہ آبادی	۶۰	۴۴	۳۳	۳۴	۳۵	۹۵	۲۵½	//	۳۲۶½	//	دوم
۱۶	۴	عبدالباری	۳۴	۲۴	۴۷	۴۷	۳۹	۸۰	۰	//	۲۷۱	//	دوم
۱۷	۵	عبدالحفیظ بہاری	۴۰	۳۳	۳۵	۳۶	۳۴	۵۰	۲۳½	//	۲۵۱	//	سوم
۱۸	۶	ابوظفر بہاری	۳۵	۲۵	۳۷	۴۳	۳۶	۳۳	۲۱	//	۲۳۰	//	سوم
۱۹	۷	لطف الرحمٰن	۱۹	۶	۱۱	۲۵	۴۶	۰	۲۲	//	۱۴۹	//	فیل

[illegible]	[illegible]	نام طالب العلم مع وطن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نمبر مفروضہ	نمبر مجموعی	[illegible]	[illegible]
۲۰	۱	سید محمد	۹۰	۷۵	۵۳	۸۵	۹۰	۳۲½	۵۵۰	۴۲۵½	متوسط اول	اول
۲۱	۲	معین الدین	۶۱	۷۳	۵۶	۵۵	۵۵	۲۹½	//	۳۲۹½	//	دوم
۲۲	۳	محمد ایوب	۹۰	۶۲	۴۲	۳۰	۵۰	۳۵½	//	۳۰۹½	//	دوم
۲۳	۴	عبدالسلام ثانی	۶۵	۲۹	۵۴	۸۵	۴۳	۳۱	//	۳۰۷	//	دوم

۲۴	۵	عبد العزیز بیگ	۵۲	۴۹	۴۷	۲۵	۳۰	۳۱¾	″	۲۳۴¾	″	سوم
۲۵	۶	معز حسین	۴۹	۳۵	۳۳	۳۳	۳۰	۴۰	″	۲۲۰	″	سوم
۲۶	۷	محمد فاروق	۵۵	۳۴	۳۴	۳۰	۴۵	۲۱	″	۲۱۹	″	سوم
۲۷	۸	ابو الخیر	۴۵	۳۶	۳۵	۳۳	۳۳	۲۱	″	۲۰۳	″	سوم
۲۸	۹	نظیر حسن	۳۴	۲۵	۳۴	۳۵	۴۰	۳۴½	″	۲۰۲½	″	سوم
۲۹	۱۰	عبد الخالق	۲۶	۱۵	۳۳	۳۳	۳۰	۲۶	″	۱۶۳	″	فیل
۳۰	۱۱	مسعود علی	۳۵	۲۱	۴۳	۲۵	۰	۳۳	″	۱۵۷	″	فیل
۳۱	۱۲	عبد المجید	۳۳	۳۳	۰	۲۵	۲۰	۲۶	″	۱۳۷	″	فیل

[illegible]	نمبر جماعت	نام طالب العلم مع وطن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حساب	انگریزی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۲	۱	غلام محمد	۸۹	۳۸	۳۳½	۴۰	۲۰	۳۱½	۱۷	۵۵۰	۲۶۸½	سال سوم	سوم
۳۳	۲	نور الحسن	۶۴	۵۱	۴۵	۳۰	۱۷	۰	۲۰	۵۰۰	۲۲۷	″	سوم
۳۴	۳	ضیاء اللہ	۷۰	۳۹	۳۵	۳۳	۲۲	۲۰	۲۴	۵۵۰	۲۴۳	″	سوم
۳۵	۴	محمد حسن	۸۲	۶۰	۳۶	۲۰	۰	۰	۱۰½	۵۰۰	۲۰۸½	″	سوم
۳۶	۵	طاہر علی	۷۰	۳۷	۳۶	۲۵	۵	۳۳	۱۷	۵۵۰	۲۲۳	″	سوم
۳۷	۶	محمد ظہیر	۷۸	۲۷	۱۶	۳۰	۱۳	۲۶	۲۴	″	۲۱۴	″	سوم
۳۸	۷	عزیز احمد	۷۰	۳۸	۳۵	۳۳	۸	۰	۴	۵۰۰	۱۷۸	″	سوم
۳۹	۸	رونق علی	۴۴	۲۷	۳۳	۳۵	۶	۳۰	۲۲	۵۵۰	۱۹۷	″	سوم
۴۰	۹	علی حمّاد	۸۹	۳۴	۱۵	۲۰	۰	۰	۱۷	۵۰۰	۱۷۵	″	سوم
۴۱	۱۰	عبد المجید ثانی	۵۸	۲۱	۲۰	۳۰	۱۷	۲۶	۱۴	۵۵۰	۱۸۶	″	سوم
۴۲	۱۱	مظاہر الحسن	۲۶	۲	۰	۱۰	۰	۰	۰	″	۴۸	″	فیل

نمبر حاضری	نمبر رجسٹر	نام طالب العلم مع وطن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	منتخبات [illegible]	حساب	انگریزی	جغرافیہ	[illegible]	نمبر مجموعی	[illegible]	درجہ کامیابی
۴۳	۱	عبدالحی اعظم گڈھی	۷۳	۶۶	۸۷	۷۱	۳۱	۰	۴۳	۵۵۰	۳۷۱	سال دوم	اول
۴۴	۲	شرف الدین بہاری	۴۷	۴۵	۶۹	۵۹	۴	۱۷	۳۱	۵۵۰	۲۸۲		دوم
۴۵	۳	حکیم الدین بارہ بنکی	۲۷	۳۳	۳۳	۴۹	۱۸	۰	۰	۵۵۰	۱۶۰		فیل
۴۶	۴	معین الدین ثانی //	۳۳	۱۶	۲۱	۳۵	۲۲	۱۷	۱۰	//	۱۵۴		فیل
۴۷	۵	محمد سعید ثانی لکھنوی	۲۰	۰	۸	۳۳	۲۶	۲۱	۲۵	//	۱۳۳		فیل

نمبر حاضری	نمبر رجسٹر	نام طالب العلم مع وطن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	منتخبات [illegible]	حساب	انگریزی	[illegible]	نمبر مجموعی	درجہ	درجہ کامیابی
۴۸	۱	ظہیر اللہ بہاری	۵۹	۵۴	۷۰	۵۰	۲۶	۲۷	۵۰۰	۲۸۶	سال اول	دوم
۴۹	۲	مظفر الدین بہاری	۷۳	۴۷	۶۰	۴۰	۳۷	۲۳½	//	۲۸۰		دوم
۵۰	۳	عبدالحلیم بہاری	۴۸	۶۰	۵۰	۲۵	۳۹	۱۴½	//	۲۳۶½		سوم
۵۱	۴	فہیم الدین لکھنوی	۲۶	۲۲	۰	۳۵	۱۱	۵	//	۹۹		فیل
۵۲	۵	محمد عمر ثانی لکھنوی	۲۱	۰	۰	۰	۰	۰	//	۲۱		فیل
۵۳	۶	محمد ابراہیم جونپوری	۵	۰	۰	۰	۰	۰	//	۵		فیل

نقشہ نصاب دار العلوم

سال اول

نمبر	اسباق: اول	اسباق: دوم	اسباق: سوم	ریاضی	انگریزی	کیفیت
۱	میزان و منشعب	.	.	حساب سادہ ضرب تک	//	
۲	//	.	.	مع عبارتی سوالات	//	
۳	//	.	.	جغرافیہ	//	
۴	صرف میر	نحو میر مع مائۃ عامل	.	//	//	
۵	//	خلاصہ	.	//	//	
۶	//	//	.	//	//	
۷	//	خاصیات ابواب و فائدہ نسبت پنج گنج	.	//	//	
۸	منتخبات عربیہ باب اول	//	.	//	//	
۹	//	//	.	//	//	

سال دوم

نمبر	اسباق: اول	اسباق: دوم	اسباق: سوم	ریاضی	انگریزی	کیفیت
۱	منتخبات عربیہ باب دوم	پارہ عم مع الترجمہ والترکیب	.	حساب	انگریزی	
۲	//	//	.	جمع و تفریق و ضرب و تقسیم	//	
۳	//	//	.	مرکب کے قواعد کی مشق	//	
۴	ہدایۃ النحو	کبریٰ میزان منطق	.	مع عبارتی سوالات	//	
۵	//	//	.	جغرافیہ حصہ اول نصف	//	
۶	//	//	.	ہل صاحب	//	
۷	//	//	.	//	//	
۸	//	//	.	//	//	
۹	//	//	.	//	//	

ے پنجاب کے
رشتہ تعلیم نے
س کتاب کی تالیف
رائی ہے اسمین
پہلے باب مین
یلے ہین جو پر مغز
ر نصیحت آمیز
نے کے علاوہ
ر حکما اور عقلا
ے مقولے ہین
سرے باب
ہ مثال بصورت
یث ادیبانہ
نہ سے بیان
گئے ہین۔
ب ابتدائی
ت کے
نہایت
ہے۔

سال سوم

نمبر	اسباق: اول	اسباق: دوم	اسباق: سوم	ریاضی	تحریر	انگریزی	کیفیت
۱	قدوری	اخوان الصفا	.	حساب	املا نویسی	″	
۲	″	″	.	اربعہ متناسبہ کسور عام	″	″	
۳	″	″	.	کسور اعشاریہ کسور متوالی	″	″	
۴	″	″	.	جغرافیہ	″	″	
۵	″	″	.	بل صاحب نصف آخر	″	″	
۶	″	″	.	″	″	″	
۷	″	″	.	″	″	″	
۸	سراجی	شرح تہذیب	.	″	″	″	
۹	″	″	.	″	″	″	

سال چہارم

نمبر	اسباق: اول	اسباق: دوم	اسباق: سوم	ریاضی	تحریر	انگریزی	کیفیت
۱	اوضح المسالک عہ	شرح وقایہ ربع اول	مقامات حریری انتخاب مقامے	حساب	ترجمہ	میکملین یا	
۲	″	″	″	سنہ کسور اعشاریہ سود در سود	عربی سے اردو میں	لاہور فرسٹ ریڈر	
۳	″	″	″	ستی کا تا جذر	اردو سے عربی میں	″	
۴	″	سبعہ معلقہ	″	باقی حساب حصہ سوم	″	″	
۵	″	″	″	اقلیدس مقالہ	″	″	
۶	″	″	″	اول تا شکل ۲۶	″	″	
۷	صراط المستقیم عہ	قطبی	مجموعۃ الادب سہ	″	″	″	
۸	″	″	″	″	″	″	
۹	″	″	″	″	″	″	

عہ اوضح المسالک
الی الفیہ ابن مالک
گو بظاہر معلوم ہوتا
ہے کہ الفیہ کی شرح
ہے لیکن ایسا نہیں
ہے علم نحو کے نادر
مسائل اسمیں محققانہ
طور پر درج کیے گئے
ہیں جاہلیت کے اشعار
سے اکثر مقام میں
استدلال کیا گیا ہے
کتب متداولہ میں
اس قدر نادر مسائل
دوسری کتاب میں
نہیں ہیں نہایت عبارت
لطیف اور مدعا
خوش آیند ہے علامہ
جمال الدین ابن یوسف
کی تصنیف ہے
سہ علامہ فاضل شیخ
احمد زمانی مصری
اس کتاب کے مصنف ہیں
اسمیں مسائل کلامی
اور اصول تفسیر کے
بہت سے مسائل ہیں
ابتدائی تعلیم میں یہ جامع
کتاب ادیبانہ طرز
کی نہایت مفید ہے

سال پنجم

ماہ تعلیم	اسباق: اول	اسباق: دوم	اسباق: سوم	ریاضی	تحریر	زبان ثانی	کیفیت
۱	ہدیہ سعیدیہ کامل	مختصر معانی فن معانی	نورالانوار	حساب ختم	عربی مین	سیکلین سکنڈ ریڈر	
۲	〃	وبیان	〃	〃	مضمون لکھنا	گرائیکل پیپر	
۳	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۴	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۵	〃	متنبی نصف	〃	〃	〃	〃	
۶	شرح وقایہ ربع ثانی	〃	〃	〃	〃	〃	
۷	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۹	〃	فوز الکبیر	〃	〃	〃	〃	

سال ششم

ماہ تعلیم	اسباق: اول	اسباق: دوم	اسباق: سوم	ریاضی	تحریر	زبان ثانی	کیفیت
۱	اعجاز القرآن[عسه] تا وجوہ اعجاز	توضیح	کلام اللہ نصف اول	.	فتوی نویسی	تھرڈ ریڈر	
۲	〃	〃	〃	.	〃	مینوئیل گرامر	
۳	〃	دول العرب[عسه] ثلث اول	〃	.	〃	〃	
۴	〃	〃	〃	.	〃	〃	
۵	تصریح	حماسہ	〃	.	〃	〃	
۶	〃	〃	الہیات شرح حکمۃ العین	.	〃	〃	
۷	〃	〃	〃	.	〃	〃	
۸	〃	〃	〃	.	〃	〃	
۹	〃	〃	〃	.	〃	〃	

عسه قاضی امام ابوبکر
قلانی کی تصنیف ہے
مین وجوہ اعجاز قرآنیہ
پہ بحث کی ہے
ب العرب کے بلیغ
م اپنے مواقع مین
ن کرکے دکھایا ہے
من ادا بلاغت
ہ کے مقابل مین
ن یہ حقیقت ہے
جوہ اعجاز کے ثابت
مائل کو جدا جدا عنوان
م کرکے دکھایا ہے
یی خاص عنوان مین
ن مجید کو ادا ے
الب اسلوب بیان
دا مین یہ تفوق ہے
عسه اس کتاب مین
ب رسالت پناہ
حالات کو نہایت
میل کے ساتھ لکھا
ہے عبارت نہایت
ف رواں اور
بیان ہے -

سال ہفتم

نمبر	اسباق: اول	دوم	سوم	(چہارم)	تحریر	زبان ثانی	کیفیت
۱	سلم العلوم	دلائل الاعجاز	ہدایہ ربع رابع	.	فتویٰ نویسی	نسفیلڈ گرامر	
۲	〃	〃	〃	.	〃		
۳	〃	〃	〃	.	〃	نسفیلڈ ریڈر	
۴	کلام اللہ نصف آخر	دول العرب ثلث ثانی	دروس الاولیہ فی علوم الطبعیہ	.	〃	〃	
۵		〃	〃	.	〃	〃	
۶	〃	حجۃ اللہ البالغہ نصف اول	〃	.	〃	〃	
۷	〃	〃	〃	.	〃	〃	
۸	〃	〃	〃	.	〃	〃	
۹	کشف الادلہ	〃	〃	.	〃	〃	

سال ہشتم

نمبر	اول	دوم	سوم	چہارم	تحریر	زبان ثانی	کیفیت
۱	ہدایہ ربع ثالث	تفسیر بیضاوی نصف اول	بخاری شریف	ہیأت جدیدہ	فتویٰ نویسی	نسفیلڈ ٹرل ریڈر	
۲	〃	〃	〃	〃	〃	نسفیلڈ گرامر	
۳	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۴	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۵	شرح حکمۃ الاشراق	〃	〃	نقد الشعر	〃	〃	
۶	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۷	〃	ترمذی نصف اول	〃	〃	〃	〃	
۸	〃	〃	〃	دول العرب ثلث آخر	〃	〃	
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃	

اس کتاب کے مصنف امام الفن امام عبد القاہر جرجانی ہیں مجتہدانہ طریقہ سے معانی و بیان کے مسائل لکھے ہیں یہی کتاب اس فن کی تصنیف اور تالیف کی ماخذ ہے اور مابعد کی تصانیف کی ہادی ہے۔

دروس الاولیہ فی علوم الطبعیہ کی مصنفہ مسٹر الن جکسن ہیں جسکو معلم السعد الشرودی نے مکمل کیا ہی حال کی جدید طبعیات اور سائنس کو عربی زبان میں لکھا ہے اور آلات کی اپنے اپنے مقام میں تصویر دی ہے آجکل اسکی سخت ضرورت ہے۔ اسکے پڑھنے سے علوم جدید میں بہت کچھ مہارت ہو سکتی ہے۔

حکیم احمد ابن رشد اندلسی کی علم کلام میں نادر تصنیف ہے حکیمانہ طرز کا استدلال ہی گو مختصر ہے لیکن اپنے باب میں اعلیٰ تصنیف ہے۔

علامہ قدامہ بن جعفر کی علم ادب میں

حکمۃ الاشراقیہ کے شیخ اور امام شیخ مقتول سہروردی کی کتاب حکمۃ الاشراق کی نادر شرح ہے اسکے شارح علامہ قطب الدین شیرازی ہیں گویہ کتاب ایسکو نادر الوجود تصنیف کے مقابل میں ہے لیکن اس وقت بھی اسکی شہرت اور مقبولیت تھی جب ارسطو کا فلسفہ عام مقبولیت کی حالت میں تھا۔ اور اُسی کا ہر مقام میں چرچا تھا۔

البیان

ایک علمی تاریخی ماہوار رسالہ

جو

عربی زبان مین معہ ترجمہ اُردو بامحاورہ شایع ہوتاہی

قیمت سالانہ تین روپیہ

پتہ

دفتر البیان لکھنؤ

آمدنی چندہ ندوۃ العلما من ابتدائے شوال سنہ ۲۳ھ لغایت رمضان سنہ ۲۴

عطیات ماہوار سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ — الصعــہ

عطیات ندوۃ العلما

نمبر	اسما	رقم	نمبر	اسما	رقم
۱	مولوی فدا حسین صاحب رئیس موضع تنی	۵ع	۱۰	ایک بزرگ مارہرہ	عہ
	برائے تعمیر کتبخانہ		۱۱	جناب چودھری محمد امین خانصاحب مارہرہ	عہ
۲	جناب رشید احمد صاحب رائے بریلی	عہ	۱۲	جناب شیخ خواجہ حسن صاحب مارہرہ	عہ
۳	جناب زبیر احمد صاحب ہنسوہ	عہ	۱۳	جناب غلام امین صاحب مارہرہ	عہ
۴	جناب غلام محی الدین صاحب پیش امام		۱۴	جناب محمد اسمٰعیل صاحب مارہرہ	عہ
	مسجد بھاؤنگر	عہ	۱۵	جناب عاشق علی صاحب مارہرہ	عہ
۵	جناب منیر خانصاحب درویش بھاؤنگر	عہ	۱۶	جناب منشی احسان علی صاحب مارہرہ	عہ
۶	جناب مولوی عبد الکریم صاحب واصل		۱۷	جناب عبد النعیم صاحب مارہرہ	عہ
	باقی نویس گورداسپور	عہ	۱۸	جناب مسٹر عبد الوہاب صاحب زبیری مارہرہ	عہ
۷	عطیہ امیر الامرا ناصر الاسلام شیخ بہاؤ الدین		۱۹	جناب نعمت آلہی صاحب مارہرہ	عہ
	صاحب سی۔آئی۔ای۔ برائے تعمیر کتبخانہ	۱۱	۲۰	ہمشیرہ نعمت آلہی صاحب مارہرہ	عہ
۸	جناب چودھری محمد داؤد صاحب مارہرہ	عہ	۲۱	جناب ڈاکٹر حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکما	
۹	جناب چودھری محمد خلیل صاحب مارہرہ	عہ		لاہور بتقریب شادی پسر خود	۵ع
					۵۴

چندہ رکنیت

نمبر	نام	چندہ
۱	جناب منشی محمد اسحٰق صاحب گرداور تحصیل چکیا	عا/
۲	جناب عبدالغنی و عبدالقادر صاحبان تاجران لاسہ ملک تبت	عہ۵
۳	جناب محمد اصغر علی صاحب رئیس گوپامئو	للعہ ۱۵/
۴	جناب منشی رضی الدین صاحب مختار بنارس	عا/
۵	جناب منشی محمد حسین صاحب مختار ”	عا/
۶	جناب شیخ انیس الحق صاحب رئیس ڈیانوان	صہ/
۷	جناب مولوی حکیم حافظ عبدالولی صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ	عا/
۸	جناب قاضی محمد اسمعیل صاحب بجنور	عا/
۹	جناب حاجی ساقی داد خانصاحب قائم گنج	عا/
۱۰	جناب حکیم محمد سلیمان صاحب ریاست لور	عا/
۱۱	جناب مولوی فدا حسین صاحب موضع رتنی	للعہ
۱۲	جناب منشی عبدالعزیز صاحب ہاری سو ضلع سلطانپور	عا/
۱۳	خان بہادر جناب شیخ خدابخش صاحب دسٹرکٹ جج امرتسر	عا/
۱۴	جناب حاجی قاضی محمد اسمعیل صاحب رئیس سنبھل	عا/
۱۵	جناب مولوی سید علی اکرم صاحب دریاآبادی مقیم پٹنہ	عا/
۱۶	جناب منشی میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	عا/
۱۷	جناب منشی محمد حسن خانصاحب اسسٹنٹ ڈیپارٹمنٹ شملہ	عا/
۱۸	جناب مولوی مرغوب الحق صاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عا/
۱۹	جناب مولوی عبداللہ صاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عا/
۲۰	جناب مولوی فخرالدین حسن خانصاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عا/
۲۱	جناب مولوی عبدالعزیز خانصاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عا/
۲۲	جناب مولوی محمد علی صاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عا/
۲۳	جناب شیخ رسول بخش صاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عا/
۲۴	جناب مولوی عبدالاکبر خانصاحب صدر مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عا/
۲۵	جناب آغا سید محمد محسن صاحب شیرازی مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عا/
۲۶	جناب مولوی سید خلیل الرحمن صاحب اگزامینر	

نمبر	نام	رقم
	ہائیکورٹ کلکتہ	عہ/
۲۷	جناب حافظ محمد عبدالحلیم صاحب سوداگر چرم کانپور	عہ/
۲۸	جناب منشی سید نثار علی صاحب سوداگر چرم کانپور	عہ/
۲۹	جناب منشی امین حسن صاحب سوداگر چرم محلہ پیچ باغ کانپور	عہ/
۳۰	جناب شیخ محمد سمعیل صاحب سوداگر چرم کانپور	عہ/
۳۱	جناب منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد	عہ/
۳۲	جناب مولوی سید ابوظفر صاحب دہلوی مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عہ/
۳۳	جناب مولوی سید خلیل الدین احمد صاحب رئیس رائے بریلی	عہ/
۳۴	جناب مولوی سخاوت علی صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس مراد آباد	عہ/
۳۵	جناب قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بریلی	عہ/
۳۶	جناب منشی عنایت اللہ خان صاحب رئیس بریلی	عہ/
۳۷	جناب حاجی کلب حسین صاحب کتب خانہ بریلی	عہ/
۳۸	جناب حافظ عفورالدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر بریلی	عہ/
۳۹	جناب مولانا عبدالرحمن صاحب بن جعفر مولاخیلا	

نمبر	نام	رقم
	علوی حضرمی بھاؤنگر	للعہ
۴۰	جناب میمن حاجی عبدالشکور صاحب طاہر صانع النبات بھاؤنگر	صہ
۴۱	جناب میمن ولی محمد سلیمان صاحب تاجر خشب بھاؤنگر	للعہ
۴۲	جناب میمن عثمان علی صاحب میوہ فروش جتپل جنگشن کاٹھیاوار بھاؤنگر	للعہ
۴۳	جناب میمن محمد گیگا پٹیل بھاؤنگر	عہ/
۴۴	جناب میمن عبداللہ عیسیٰ یوسف صاحب تاجر الطعام بھاؤنگر	عہ/
۴۵	جناب حافظ عبدالرحیم مدرس گھنٹور	عہ/
۴۶	جناب شیخ حسن ولد شیخ چاند مدرس بھڑوچ	عہ/
۴۷	جناب جان محمد صاحب جمعدار بھاؤنگر	عہ/
۴۸	جناب جمال الدین خان صاحب نیجبر	عہ/
۴۹	جناب میمن قاسم ولد ہاشم صاحب بھاؤنگر	عہ/
۵۰	جناب عبدالوہاب صاحب بربرہ معرفت ڈپٹی پوسٹماسٹر	عہ/
۵۱	جناب شیخ رجب علی صاحب کورٹ انسپکٹر پنشنر	عہ/
۵۲	جناب شیخ حسان الحق صاحب	عہ/
۵۳	جناب منشی فقیر محمد صاحب ہیڈ کلرک پوسٹل پرنٹین علیگڈھ	عہ/

نمبر	نام	رقم
۵۴	جناب منشی رضی الدین خانصاحب تحصیلدار پیلی بھیت	عہ/
۵۵	جناب منشی صدر الدین خانصاحب تحصیلدار پنشنر پیلی بھیت	عہ/
۵۶	جناب بابو علی احمد خانصاحب ہیڈ کلرک ریلوے انجینئرنگ آفس بریلی	عہ/
۵۷	جناب بابو مقبول الرحمن خانصاحب کلرک ریلوے آفس بریلی	عہ/
۵۸	جناب منشی سلیم اللہ خانصاحب سب اورسیر بریلی	عہ/
۵۹	جناب مولوی مرزا ظفر اللہ خانصاحب گورداسپور	عہ/
۶۰	جناب سردار غلام حیدر خانصاحب بہادر گورداسپور	سے/
۶۱	جناب بابو یعقوب علی خانصاحب وکیل گورداسپور	عہ/
۶۲	جناب مسٹر محمد عظیم صاحب بیرسٹرایٹ لا گورداسپور	عہ/
۶۳	جناب حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	عہ/
۶۴	جناب حافظ عبد الرحیم خانصاحب رئیس فرخ آباد	عہ/
۶۵	جناب چودھری محمد یعقوب خانصاحب مارہرہ	معہ
۶۶	جناب چودھری محمد سلیمان خانصاحب مارہرہ	عہ/
۶۷	جناب چودھری محمد صالح صاحب مارہرہ	عہ/
۶۸	جناب ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب میڈیکل افسر نابھہ	للعہ
۶۹	جناب مولوی حکیم علی محمد خانصاحب نقل نویس خانپور ضلع ہشیارپور	عہ/

نمبر	نام	رقم
۷۰	جناب شیخ غلام محی الدین صاحب سوداگر لنگی خانپور ضلع ہشیارپور	عہ/
۷۱	جناب خان حسین محمد خانصاحب سوداگر لنگی خانپور ضلع ہشیارپور	عہ/
۷۲	جناب خان عبد اللہ خانصاحب سوداگر لنگی خانپور ضلع ہشیارپور	عہ/
۷۳	جناب خان محمد امام الدین خانصاحب سوداگر لنگی خانپور ضلع ہشیارپور	عہ/
۷۴	جناب منشی عبد الحفیظ صاحب سب اورسیر بارہ بنکی	عہ/
۷۵	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم ہشیارپور	صہ/
۷۶	جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہشیارپور	صہ/
۷۷	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر جگت	عہ/
۷۸	جناب حافظ سید سردار حسین صاحب رائے بریلی	عہ/
۷۹	جناب محمد یعقوب صاحب سب پاسٹر رائے بریلی	عہ/
۸۰	جناب میر محمد حسین صاحب ساکن سلون اہلمد رائے بریلی	عہ/
۸۱	جناب احمد علی خانصاحب چتوہ	عہ/
۸۲	جناب محمد علی صاحب ساکن سلون رائے بریلی	عہ/
۸۳	جناب منشی امام الہدیٰ صاحب رائے بریلی	عہ/

٨٤	جناب منشی نظیر احمد صاحب سربراہ کار رائے بریلی	عہ/
٨٥	جناب ماسٹر رحیم بخش صاحب منصرم رائے بریلی	عہ/
٨٦	جناب منشی فدا علی خانصاحب رائے بریلی	عہ/
٨٧	جناب محمد حسن خانصاحب رائے بریلی	عہ/
٨٨	جناب میان چھیدی صاحب سوداگر رائے بریلی	عہ/
٨٩	جناب غلام مصطفےٰ صاحب دہلی دروازہ فیض آباد	عہ/
٩٠	جناب بابو و حافظ فیض محمد صاحبان فیض آباد	عہ/
٩١	جناب شیخ سعد اللہ صاحب کاغذفروش فیض آباد	عہ/
٩٢	جناب حافظ عبد الرحیم و عبد الرحمٰن صاحبان سوداگران فیض آباد	عہ/
٩٣	جناب منشی محمد حسین صاحب سررشتہ دار کلکٹری فیض آباد	عہ/
٩٤	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب بی۔اے۔ ال۔ال۔بی۔وکیل فیض آباد	عہ/
٩٥	جناب شیخ حاجی نبو صاحب سوداگر چرم فیض آباد	عہ/
٩٦	جناب حاجی عبد الغفار و حافظ انعام الٰہی صاحب سوداگران فیض آباد	عہ/
٩٧	جناب دین محمد صاحب مختار شہزادپور فیض آباد	عہ/
٩٨	جناب شاہ محمد شفیع صاحب فیض آباد	عہ/
٩٩	جناب منشی صابر علی صاحب ٹکسال فیض آباد	عہ/
١٠٠	جناب عظمت اللہ خانصاحب موضع سرسر فیض آباد	عہ/
١٠١	جناب علیجان خانصاحب رکابگنج فیض آباد	عہ/
١٠٢	جناب عباس علیخان صاحب موضع سرسر فیض آباد	عہ/
١٠٣	جناب خواجہ احمد میر صاحب احاطہ اٹل خاں فیض آباد	عہ/
١٠٤	جناب حسن میر خانصاحب رکابگنج فیض آباد	عہ/
١٠٥	جناب مولوی مصطفےٰ علی صاحب پالکی خانہ فیض آباد	عہ/
١٠٦	جناب شاہ حسین صاحب سب انسپکٹر پولیس فیض آباد	عہ/
١٠٧	جناب منشی امتیاز علی صاحب بی اے۔ال۔ال۔بی وکیل فیض آباد	عہ/
١٠٨	جناب خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد	عہ/
١٠٩	جناب شیخ محمد دوست صاحب داروغہ صفائی کیمپ فیض آباد	عہ/
١١٠	جناب شیخ قادر بخش صاحب کوتوال لال کرتی بازار فیض آباد	عہ/
١١١	جناب شیخ رحیم بخش صاحب ٹیلر ماسٹر فیض آباد	عہ/
١١٢	جناب شیخ بشارت صاحب گاڑی والا صدر بازار فیض آباد	عہ/

۱۱۳ جناب شیخ بہرائچی صاحب سبزی فروش مامی گنج فیض آباد عہ/

۱۱۴ جناب میر سخاوت علی صاحب ابو سرائے فیض آباد عہ/

۱۱۵ جناب منشی فیاض حسین صاحب رکابگنج فیض آباد عہ/

۱۱۶ جناب میر صادق علی صاحب ٹھیکہ دار سکوٹ فیض آباد عہ/

۱۱۷ جناب منشی محمد اسمعیل صاحب بی - اے - ال - ال - بی وکیل فیض آباد عہ/

۱۱۸ جناب منشی محمد فائق صاحب وکیل فیض آباد عہ/

۱۱۹ جناب سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ مقام چورو ریاست بیکانیر صہ/

۱۲۰ جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری تاجر لٹھہ پیلی بھیت سے/

میزان کل لعہ ۸/

چندہ مہمانی جلسہ بنارس

۱ جناب شاہزادہ مرزا اکبر بخت صاحب ا/

۲ جناب مولوی محمد فصیح صاحب وکیل ا/

۳ جناب مولوی محمد عمر صاحب وکیل لعہ

۴ جناب مولوی مقبول عالم صاحب وکیل لعہ

۵ جناب شیخ نور محمد صاحب سوداگر عسہ

۶ جناب شیخ محمد عمر صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ عسہ

۷ جناب حاجی قادر بخش صاحب بختی سہ

۸ جناب مولوی احمد اشرف خانصاحب پرانی عدالت سہ

۹ جناب محمد سعید صاحب پرانی عدالت سہ

۱۰ جناب مولوی عزت اللہ صاحب پرانی عدالت سہ

۱۱ جناب شاہزادہ مرزا احسن اختر صاحب محلہ شوالہ عسہ

۱۲ جناب شیخ حبیب احمد صاحب محلہ تلوجین سہ

۱۳ جناب حافظ عبد الرحیم صاحب مختار عدالت عہ

۱۴ جناب مرزا جمال الدین احمد خانصاحب عہ

۱۵ جناب مولوی عبد الواحد خانصاحب وکیل عہ

۱۶ جناب مبارک علی خانصاحب صوبہ دار میجر و ہزاری خانصاحب و ہشیار علی خانصاحب و مخدوم عالم خانصاحب صوبہ داران رجمنٹ نمبر ۱۸ عہ

۱۷ جناب مولوی رضی الدین صاحب کتوہ پورہ عہ

۱۸ جناب منشی فیاض الدین صاحب محلہ قطب شہید عسہ

۱۹ جناب شیخ محمد علی صاحب محلہ بشیشر گنج عسہ

۲۰ کابلی پٹھان وارد حال لعہ

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۲۱	جناب جمال الدین صاحب عطر فروش	عہ	۳۹	جناب منشی محمد رضا خان صاحب	صہ؍
۲۲	جناب حافظ خواجہ احمد صاحب محلہ بہلیا ٹولہ	۵ہ	۴۰	جناب مولوی محمد اشرف صاحب پرانی عدالت	صہ؍
۲۳	جناب مولوی محمد خلیل صاحب وکیل	۵ہ	۴۱	جناب مولوی سید اشرف صاحب پرانی عدالت	صہ؍
۲۴	جناب مولوی محمد وصی صاحب وکیل	۵ہ	۴۲	جناب رحمت اللہ صاحب محلہ بشیشر گنج	للعہ؍
۲۵	جناب مولوی رفیع الدین صاحب وکیل	عہ	۴۳	جناب ثابت علی و محمد شفیع صاحبان	للعہ؍
۲۶	جناب مولوی عبد القادر صاحب وکیل	عہ	۴۴	جناب عیدن صاحب	؎
۲۷	جناب شیخ وزیر علی بشیشر گنج	عہ	۴۵	جناب محمد علی ولد جمعیت علی صاحب	؎
۲۸	جناب ملک یعقوب علی صاحب کتوہ پورہ	عہ	۴۶	جناب شیخ اکبر صاحب	؎
۲۹	جناب محمد مجید شاہ و محمد یوسف صاحبان		۴۷	جناب شیخ محراب علی صاحب تھانہ چیت گنج	؎
	قیمت فروخت اشیاء معرفت مولوی مقبول عالم صاحب	۱۳؍ عہ	۴۸	جناب منشی عبد الجلیل صاحب تھانہ سکرور	؎
۳۰	جناب شیخ حسین علی صاحب عطر فروش	۵ہ	۴۹	جناب حکیم مہدی حسن صاحب	۶؍
۳۱	جناب حافظ محمد صاحب	۵ہ	۵۰	جناب شیخ کلوٹ صاحب	۶؍
۳۲	جناب خواجہ اسد شاہ صاحب مختار	؎	۵۱	جناب شیخ ننھے صاحب بھکاک ٹولہ	۶؍
۳۳	جناب مولوی یاد علی صاحب مختار	صہ؍	۵۲	جناب مولوی سعید الدین صاحب مختار	۶؍
۳۴	جناب گھورن خان صاحب	صہ؍	۵۳	جناب مولوی خلیل الدین صاحب مختار	۶؍
۳۵	جناب ڈاکٹر وزیر محمد صاحب پھاٹک شیخ سلیم صاحب	صہ؍	۵۴	جناب حاجی امیر صاحب سوداگر چوک جدید	۶؍
۳۶	جناب منشی ممتاز علی صاحب تھانہ چوک	صہ؍	۵۵	جناب حافظ چراغ علی صاحب دال منڈی	۶؍
۳۷	جناب حافظ رحمت اللہ صاحب محلہ سلیم پورہ	صہ؍	۵۶	جناب منشی تیغ علی صاحب مختار	۶؍
۳۸	جناب نور محمد صاحب محلہ حسن پورہ	صہ؍	۵۷	جناب حافظ محمد صاحب چوک کہنہ	۶؍

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۵۸	جناب منشی حبیب اللہ صاحب سب انسپکٹر آدم پور ۵	ع/	۷۶	جناب مولوی منظور مہدی صاحب مختار	ع/
۵۹	جناب سیف الحسن صاحب سب انسپکٹر چیت گنج	ع/	۷۷	جناب شاہ محمد بشیر صاحب	ع/
۶۰	جناب شیخ فتح محمد صاحب	ع/	۷۸	جناب جبار خانصاحب حکاک ٹولہ	عہ/
۶۱	جناب مفتی احمد رضا خانصاحب مرادآبادی	ع/	۷۹	جناب خیر الحسین صاحب	عہ/
۶۲	جناب محمد اسمعیل صاحب محلہ جلال پورہ	ع/	۸۰	جناب محمد اسمعیل خانصاحب	عہ/
۶۳	جناب سیٹھ اسمعیل صاحب ٹھٹھیری بازار	ع/	۸۱	جناب شیخ صدیق صاحب	عہ/
۶۴	جناب منشی عبد المجید صاحب انسپکٹر نمک	ع/	۸۲	جناب شیخ نبی بخش صاحب	عہ/
۶۵	جناب سید علی اختر صاحب خلف نبی اختر صاحب	ع/	۸۳	جناب شیخ رحیم صاحب	عہ/
۶۶	جناب حافظ احمد علی صاحب و عبد العزیز محرر جنگی	ع/	۸۴	جناب حکیم عبد اللہ صاحب مختار	عہ/
۶۷	جناب شیخ محمد علی صاحب سلیم پورہ	ع/	۸۵	جناب حافظ رحیم صاحب مختار	عہ/
۶۸	جناب منشی عبد الغفور صاحب محرر راجگھاٹ	ع/	۸۶	جناب محمد علی صاحب مختار	عہ/
۶۹	جناب شیخ حسین صاحب محلہ سلیم پورہ	ع/	۸۷	جناب شیخ ثناء اللہ صاحب محلہ بشیشر گنج	عہ/
۷۰	جناب سید محمد مرتضی صاحب	ع/	۸۸	جناب شیخ محمد فصیح صاحب چاہ مہمان	عہ/
۷۱	جناب عبد الکریم صاحب حکاک ٹولہ	ع/	۸۹	جناب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب راجگھاٹ	عہ/
۷۲	جناب شاہ جنود الحق صاحب	ع/	۹۰	جناب معشوق علی صاحب مختار عدالت	عہ/
۷۳	جناب منشی احمد علی صاحب	ع/	۹۱	جناب شیخ محمد حسین صاحب محلہ سلیم پورہ	عہ/
۷۴	جناب شیخ ضامن صاحب محلہ علوی پورہ	ع/	۹۲	جناب معز علی صاحب سب انسپکٹر پولیس لین	عہ/
۷۵/۱	جناب شیخ منصب علی صاحب مختار	ع/	۹۳	جناب مولوی محب علی صاحب محافظ خانہ فوجداری	عہ/
۷۵/۲	جناب شیخ لکھا صاحب اردلی بازار	عہ/	۹۴	جناب منشی الہی بخش صاحب محافظ خانہ کلکٹری	عہ/

۹۵	جناب منشی اسحاق صاحب اردلی بازار	عہ/	۱۱۴	جناب حافظ یعقوب شاہ صاحب عالم پورہ	عہ/
۹۶	جناب شیخ صلاح الدین صاحب	عہ/	۱۱۵	جناب سید عبدالعزیز صاحب حکاک ٹولہ	۸/
۹۷	جناب شیخ محمد جعفر صاحب دھیٹوہ محال	عہ/	۱۱۶	جناب امیر خانصاحب	۸/
۹۸	جناب محمد عبدالمجید صاحب ہوکل گنج	عہ/	۱۱۷	جناب محمد ابراہیم صاحب	۸/
۹۹	جناب ماسٹر غلام نبی صاحب لاہوری وارد حال	عہ/	۱۱۸	جناب عبدالرحیم صاحب	۸/
۱۰۰	جناب محمد علی صاحب لشتیشر گنج	عہ/	۱۱۹	جناب محمد اسمٰعیل صاحب طبق والا	۸/
۱۰۱	جناب حافظ مراد علی صاحب باڑہ مولوی جی	عہ/	۱۲۰	جناب شیخ سلامت صاحب حکاک ٹولہ	۸/
۱۰۲	جناب منشی شبراتی صاحب محرر چاہ پسنہریا	[illegible]	۱۲۱	جناب شیخ عبدالنعیم صاحب	۸/
۱۰۳	جناب منشی ولایت حسین صاحب محرر جنگی	[illegible]	۱۲۲	جناب محمد سید خانصاحب	۸/
۱۰۴	جناب منشی حبیب اللہ صاحب محرر جنگی لاٹ بھیرو	عہ/	۱۲۳	جناب محمد شفیع صاحب کشمیری	۸/
۱۰۵	جناب سید محمد حسین صاحب	عہ/	۱۲۴	جناب بسم اللہ خانصاحب اردلی بازار	۸/
۱۰۶	جناب شیخ محمد اصغر صاحب شاہ گنج ضلع جونپور	عہ/	۱۲۵	جناب شیخ کرم الٰہی صاحب	۸/
۱۰۷	جناب مولوی احمد حسین صاحب چھپرہ	عہ/	۱۲۶	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب ڈیوریہا محال	۸/
۱۰۸	جناب دین محمد صاحب بھدوی ضلع مرزاپور	عہ/	۱۲۷	جناب عبدالحکیم صاحب خلف مولوی عبد صاحب	۸/
۱۰۹	جناب مولوی محمد شفیع صاحب قطبن شہید	عہ/	۱۲۸	جناب منشی احمد الدین صاحب مرآدآبادی	
۱۱۰	جناب بدرالدین صاحب مفتیان ٹولہ	عہ/		وارد حال	۸/
۱۱۱	جناب شاہ عبداللطیف عرف منشی رضا صاحب	عہ/	۱۲۹	جناب مفستی عزیز احمد صاحب اردلی بازار	۸/
۱۱۲	جناب سید بندہ حسن صاحب موضع دیگھی	عہ/	۱۳۰	جناب شیخ سجاد تعلی صاحب محرر جنگی لاٹ بھیرو	۸/
۱۱۳	جناب سید اکبر علی صاحب موضع دیگھی	عہ/	۱۳۱	جناب منشی توکل حسن صاحب محرر انگلشیالیری	۸/

۱۳۲	جناب منشی اشرف صاحب چوکاگھاٹ	۸/
۱۳۳	جناب علی محسن صاحب محلہ ندیسر	۸/
۱۳۴	جناب مولوی پیر محمد صاحب	۸/
۱۳۵	جناب شیخ محمد صاحب کوئلہ فروش حکاک ٹولہ	۴/
۱۳۶	جناب شیخ نظام الدین صاحب	۴/
۱۳۷	جناب شیخ بشیرالدین صاحب	۴/
۱۳۸	جناب شیخ عزیز اللہ صاحب	۴/
۱۳۹	جناب شیخ عبدالغنی صاحب	۴/
۱۴۰	جناب شیخ جمال الدین صاحب	۴/
۱۴۱	جناب شیخ نصیرالدین صاحب حکاک ٹولہ	۴/
۱۴۲	جناب شیخ حیات محمد صاحب	۴/
۱۴۳	جناب حکیم فخرالدین صاحب	۴/
۱۴۴	جناب شیخ حسینی صاحب	۴/
۱۴۵	جناب محمد وصی صاحب ڈیوڑھیا محال	۴/
۱۴۶	جناب عبدالرحمٰن خاں صاحب اردلی بازار	۴/
۱۴۷	جناب منشی مقبول احمد صاحب مرادآبادی	۴/
۱۴۸	جناب منشی ابرار احمد صاحب اردلی بازار	۴/
۱۴۹	جناب منشی انوار احمد صاحب اردلی بازار	۴/
۱۵۰	جناب منشی محمد شفیع صاحب اردلی بازار	۴/

۱۵۱	جناب رحمت اللہ صاحب چپراسی	۴/
۱۵۲	جناب چکو صاحب سوداگر	۴/
۱۵۳	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب ندیسر	۴/
۱۵۴	جناب عبدالحکیم صاحب چپراسی جنگی	۱/
	میزان کل	[illegible] ۱۴

بذریعہ فروخت ٹکٹ ممبری و وزیٹری جلسہ بنارس

۱	جناب مولوی ریحان رضا خاں صاحب رئیس بدایون	۶/
۲	جناب مولوی اعجاز احمد صاحب بدایون	۶/
۳	جناب حافظ محمد عبداللہ کارخانہ برجی علیگڈھ	۶/
۴	جناب حافظ عبدالغفور صاحب علیگڈھ	۶/
۵	جناب حافظ محمد یحییٰ صاحب بالائے قلعہ علیگڈھ	۶/
۶	جناب حافظ محمد امین صاحب علیگڈھ	۶/
۷	جناب عبداللہ خاں صاحب علیگڈھ	۶/
۸	جناب مولوی محمد سعید صاحب مختار کمشنری بانکیپور	۶/
۹	جناب منشی محمد عبداللہ صاحب دریاپور بانکی پور	۶/
۱۰	جناب مولوی محمد معصوم علی صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ سبزی منڈی ملک برما	۶/
۱۱	جناب مولوی محمد عمر صاحب اعظمگڈھ	۶/
۱۲	جناب حافظ حسن علی صاحب وکیل اعظمگڈھ	۶/

۱۳	جناب مرزا محمد سلیم صاحب وکیل اعظم گڈھ	۶ر
۱۴	جناب مرزا محمد نعیم صاحب مختار اعظم گڈھ	۶ر
۱۵	معرفت جناب مولوی محمد عمر صاحب	۶ر
۱۶	جناب نواب سید مرتضی خان صاحب کانپور	۶ر
۱۷	جناب سید وکیل احمد صاحب سیدواڑہ لکھنؤ	۶ر
۱۸	جناب منشی نہال احمد صاحب کرہ ضلع آلہ آباد	۶ر
۱۹	جناب مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی ضلع مراد آباد	۶ر
۲۰	جناب حافظ فضل اکرم صاحب وکیل سہسوانی ضلع بدایون	۶ر
۲۱	جناب شاہ غلام مخدوم صاحب قادری بلاسپوری ریاست رامپور	۶ر
۲۲	جناب حافظ محمد تقی صاحب بیرون گنج ضلع علیگڈھ	۶ر
۲۳	جناب مولوی محب الحق صاحب افضل پور ہاکیپور	۶ر
۲۴	جناب ڈاکٹر محمد شریف صاحب ضلع پٹنہ	۶ر
۲۵	جناب مولوی صفیر الدین صاحب چوہٹہ بانکی پور	۶ر
۲۶	جناب حاجی قربان احمد صاحب بارہ بنکی	۶ر
۲۷	جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ضلع مرزاپور	۶ر

۲۸	جناب حکیم نظام الدین صاحب راولپنڈی	۶ر
۲۹	جناب مولوی محمد اسحاق صاحب وکیل ہائیکورٹ الہ آباد	۶ر
۳۰	جناب بابو عبدالحکیم صاحب بلاسپور ضلع سلطانپور	۶ر
۳۱	جناب حافظ محمد ناصر صاحب موضع سیتاپور	۶ر
۳۲	جناب منشی عبدالرزاق صاحب پیشکار میونسپل بورڈ کانپور	۶ر
۳۳	جناب حاجی محمد یعقوب خان صاحب سبز کوٹھی علیگڈھ	۶ر
۳۴	جناب منشی رحمت اللہ رعد نامی پریس کانپور	۶ر
۳۵	جناب مولوی عبدالمتین صاحب مہتمم مدرسہ قرآنیہ لاٹو لہ جونپور	۶ر
۳۶	جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب ناظم ندوۃ العلما	۶ر
۳۷	جناب شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی اعظم گڈھ	۶ر
۳۸	جناب مولوی عبدالغفار صاحب ضلع چھپرہ	۶ر
۳۹	جناب مرزا اسحاق بیگ صاحب دالمنڈی بنارس	۶ر
۴۰	جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب مدن پورہ بنارس	۶ر
۴۱	جناب حافظ محمد سلیمان صاحب جلالی پورہ	۶ر
۴۲	جناب حاجی محمد سلیمان صاحب اعظم گڈھ	۶ر

۴۳	جناب حاجی محمد سلیم صاحب اعظم گڈھ	عا/	۶۱	جناب عبدالستار صاحب ضلع اعظم گڈھ	عا/
۴۴	جناب شاہ جنید عالم صاحب غازیپور	عا/	۶۲	جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب موضع ریوان	
۴۵	جناب عبدالعزیز صاحب تلوچن بازار	عا/		ضلع بنارس	عا/
۴۶	جناب منشی عبدالغفار صاحب بارہ بنکی	عا/	۶۳	جناب غلام مولا صاحب [illegible] تھانہ دسالو	عا/
۴۷	جناب قاضی ظہور الحق صاحب سید پور ضلع غازیپور	عا/	۶۴	جناب مولوی عبدالحمید صاحب وکیل اعظمگڈھ	عا/
۴۸	جناب شاہ عبدالغنی صاحب وکیل سیدپور ״	عا/	۶۵	جناب وجیہ الدین صاحب ضلع جونپور	عا/
۴۹	جناب حکیم محمد حسین صاحب دالمنڈی	عا/	۶۶	جناب محمود صاحب	صہ/
۵۰	جناب منشی عبدالحکیم صاحب بھوپال	عا/	۶۷	جناب مولوی شفاعت حسین صاحب بدایون	عہ/
۵۱	جناب مولوی عبدالمجید صاحب	عا/	۶۸	جناب منشی محمد خلیل صاحب امین پوری	عہ/
۵۲	جناب محمد ابوالقاسم صاحب.	عا/	۶۹	جناب مولوی عبدالاحد صاحب ملاٹولہ جونپور	عہ/
۵۳	جناب شیخ کفایت اللہ صاحب پرتابگڈھ	عا/	۷۰	جناب امداد حسین صاحب ٹانڈا ضلع فیض آباد	عہ/
۵۴	جناب شیخ مجیب اللہ صاحب ״	عا/	۷۱	جناب حکیم خلیل الرحمن صاحب ٹانڈا ״	عہ/
۵۵	جناب مولوی عبدالخالق صاحب رائے بریلی	عا/	۷۲	جناب سید عبدالعلی صاحب ہنسوہ ضلع فتحپور	عہ/
۵۶	جناب سید ابوسعید صاحب رائے بریلی	عا/	۷۳	جناب مولوی محمد انصاری تحصیل دیوریا	
۵۷	جناب محمد خلیل الرحمن صاحب داناپوری	عا/		ضلع گورکھپور	عہ/
۵۸	جناب سید محمد حسن صاحب احاطہ بمبئی	عا/	۷۴	جناب مولوی عبدالکبیر صاحب ملاٹولہ جونپور	عہ/
۵۹	جناب محمد پیارے صاحب ضلع گیا	عا/	۷۵	جناب مولوی ابوالحسن صاحب ملاٹولہ جونپور	عہ/
۶۰	جناب خان بہادر سید جلال الدین صاحب.		۷۶	جناب مولوی محمد صاحب ملاٹولہ جونپور	عہ/
	سپرنٹنڈنٹ ریاست ٹونک	عا/	۷۷	جناب سید محمود خلف حافظ محب الحق صاحب	

نمبر	نام	رقم
	بانکی پور	عہ/
۷۸	جناب سید محمد صاحب خلف مولوی صفر الدین صاحب بانکی پور	عہ/
۷۹	جناب نواب حسین علی صاحب رئیس بنارس	عہ/
۸۰	جناب کاظم حسین صاحب رئیس بنارس	عہ/
۸۱	جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب نپورہ	عہ/
۸۲	جناب اسمٰعیل خانصاحب ٹیرکنڈہ	عہ/
۸۳	جناب اکرام الحق صاحب گوبند پورہ	عہ/
۸۴	جناب حافظ عبدالہادی صاحب بہار شریف	عہ/
۸۵	جناب حافظ سوپن صاحب محلہ سونار پورہ	عہ/
۸۶	جناب شیخ برکت اللہ صاحب ساکن قدنیپور ضلع غازی پور	عہ/
۸۷	جناب منشی اقبال احمد صاحب اعظم گڈھ	عہ/
۸۸	جناب شیخ عبدالوحید صاحب ساکن قدنیپور ضلع غازی پور	عہ/
۸۹	جناب شیخ محمد باقر صاحب دالمنڈی	عہ/
۹۰	جناب مولوی اقبال احمد صاحب دالمنڈی	عہ/
۹۱	جناب شیخ فصاحت حسین صاحب مئو بارہ ضلع غازیپور	

نمبر	نام	رقم
۹۲	جناب محمد ظہیر احمد صاحب گولا دینا ناتھ	عہ/
۹۳	جناب شیخ نبی بخش صاحب مختار غازیپور	عہ/
۹۴	جناب شیخ محمد فاروق صاحب بنارس	عہ/
۹۵	جناب سید بشیر احمد صاحب رائے بریلی	عہ/
۹۶	جناب شیخ شکر اللہ صاحب پرانا گڈھ	عہ/
۹۷	جناب منشی جواد علی صاحب پرانا گڈھ	عہ/
۹۸	جناب شیخ صفدر حسین صاحب محلہ کتوہ پورہ	عہ/
۹۹	جناب حبیب اللہ صاحب اعظم گڈھ	عہ/
۱۰۰	جناب محمد حبیب اللہ صاحب بنارس	عہ/
۱۰۱	جناب شیخ فرید احمد صاحب ضلع غازی پور	عہ/
۱۰۲	جناب مسٹر عبدالوحید صاحب	عہ/
۱۰۳	جناب منشی محمد خلیل صاحب مین پوری	عہ/
۱۰۴	جناب شاہ عبدالرحیم صاحب شاہ آباد	عہ
۱۰۵	جناب مولانا انوار احمد صاحب ہردوئی	سہ/
۱۰۶	جناب شیخ محمد عمر صاحب رئیس و تاجر شاہ گنج ضلع جونپور	۶/
۱۰۷	جناب شیخ سجاد علی صاحب رئیس و تاجر شاہ گنج ضلع جونپور	۶/
۱۰۸	جناب مولوی محمد عثمان صاحب وکیل جونپور	۶/

نمبر	نام	رقم
۱۰۹	جناب عبد اللہ خان صاحب کھیتا سرائے ضلع جونپور	ع/
۱۱۰	جناب شیخ محمد اصغر صاحب رئیس و تاجر شاہ گنج ضلع جونپور	ع/
۱۱۱	جناب قاضی فیض الحسن صاحب لکھا پور ضلع جونپور	ع/
۱۱۲	جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب تاجر شاہ گنج ضلع جونپور	ع/
۱۱۳	جناب حافظ شیخ محمد صاحب رئیس و تاجر شاہ گنج ضلع جونپور	ع/
۱۱۴	جناب مولوی عبد الستار صاحب وکیل جونپور	ع/
۱۱۵	جناب ملک محمد افضل حسین صاحب مختار ریاست دھوروا	ع/
۱۱۶	جناب مولوی حسین الدین صاحب جونپور	ع/
۱۱۷	جناب مولوی محمد سمیع صاحب محافظ دفتر جونپور	ع/
۱۱۸	جناب مولوی عظیم اللہ صاحب مرکی ضلع جونپور	ع/
۱۱۹	جناب مولوی عبد العزیز صاحب منصرم سب ججی جونپور	ع/
۱۲۰	جناب مولوی عنایت اللہ صاحب منصرم ججی جونپور	ع/
۱۲۱	جناب مولوی مرزا حیدر بیگ صاحب وکیل جونپور	ع/
۱۲۲	جناب شیخ حسب علی صاحب موضع اشرف پور او مسمٹھا ضلع جونپور	عہ/
۱۲۳	جناب محمد شبلی خان صاحب موضع بھروی ضلع جونپور	عہ/
۱۲۴	جناب شیخ محمد صاحب ولد حاجی پیرو مرحوم قصبہ شاہ گنج ضلع جونپور	عہ/
۱۲۵	جناب ملک محمد باقر صاحب محلہ میان پور ضلع جونپور	سہ/
۱۲۶	جناب منشی بڑے خان صاحب بلیا	ع/
۱۲۷	جناب مولوی ابو بکر صاحب بلیا	ع/
۱۲۸	جناب حافظ محمد صدیق صاحب کوتوال بلیا	ع/
۱۲۹	جناب منشی محمد آفاق صاحب سب انسپکٹر بلیا	ع/
۱۳۰	جناب منشی خلیل الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس بلیا	ع/
۱۳۱	جناب منشی عبد الشکور صاحب انسپکٹر آبکاری بلیا	ع/
۱۳۲	جناب منشی غلام رسول صاحب سب انسپکٹر بلیا	ع/

۱۳۳	جناب منشی لال محمد صاحب قرق امین بلیا	عہ/
۱۳۴	جناب شیخ معین الدین صاحب رئیس بلیا	عہ/
۱۳۵	جناب مولوی علی حسین صاحب نائب تحصیلدار بلیا	عہ/
۱۳۶	جناب مولوی محمد لطیف صاحب پیشکار بلیا	عہ/
۱۳۷	جناب مولوی سید احمد صاحب مختار بلیا	عہ/
۱۳۸	جناب مولوی عزیز اللہ صاحب امین دیوان بلیا	عہ/
۱۳۹	جناب شیخ واجد علی صاحب رئیس بلیا	عہ/
۱۴۰	جناب شیخ قربان صاحب بلیا	عہ/
۱۴۱	جناب شیخ کھدارو صاحب بلیا	عہ/
۱۴۲	جناب شیخ مسافر صاحب بلیا	عہ/
۱۴۳	جناب حاجی شیخ رحمن صاحب تاجر بلیا	عہ/
۱۴۴	جناب خواجہ رحمت اللہ صاحب نائب تحصیلدار بانس ڈیا ضلع بلیا	عہ/
۱۴۵	جناب شیخ عبد القادر صاحب ممبر میونسپل بورڈ بلیا	عہ/
۱۴۶	جناب ولایت حسین خانصاحب رئیس چھپرہ	عہ/
۱۴۷	جناب ناظر صاحب عطار بلیا	عہ/
۱۴۸	جناب منشی رفیع الدین صاحب واصل باقی نویس بلیا	عہ/
۱۴۹	جناب مولوی محمد اصغر صاحب پیشنر سب جج بلیا	عہ/
۱۵۰	جناب منشی عشرت حسین صاحب بی۔ اے۔ وکیل ہائیکورٹ بلیا	عہ/
۱۵۱	جناب شیخ امجد علی صاحب رئیس سٹر ضلع بلیا	عہ/
۱۵۲	جناب منشی عبد المجید خانصاحب واصل باقی نویس بلیا	عہ/
۱۵۳	جناب منشی منور علی صاحب محرر رجسٹری بانس ڈیا ضلع بلیا	عہ/
۱۵۴	جناب حکیم جواد حسین صاحب رئیس گورکھپور	عہ/
۱۵۵	جناب منشی فصاحت حسین صاحب قرق امین بلیا	عہ/
۱۵۶	جناب خواجہ محمد یوسف صاحب دولتخانہ صدر قانونگو صاحب بلیا	عہ/
۱۵۷	جناب مولوی عبد الغفور صاحب منصرم سب جج غازیپور	عہ/
۱۵۸	جناب مولوی محمد شبلی صاحب مدرس غازیپور	عہ/
۱۵۹	جناب حکیم مولوی سید محمد صاحب غازیپور	عہ/
۱۶۰	جناب حافظ محمد علی صاحب انسپکٹر غازیپور	عہ/
۱۶۱	جناب قاضی محمد انور صاحب رئیس غازیپور	عہ/

نمبر	نام	رقم
۱۶۲	جناب مولوی محمد عظیم صاحب وکیل غازیپور	عہ/
۱۶۳	جناب مولوی معتمد صاحب رئیس سرونی	عہ/
۱۶۴	جناب بابو عبدالغنی صاحب رئیس سرونی	عہ/
۱۶۵	جناب مولوی عبداللہ صاحب وکیل غازیپور	عہ/
۱۶۶	جناب مولوی سمیع اللہ صاحب رئیس سرونی	عہ/
۱۶۷	جناب مولوی محمد نوراللہ صاحب رئیس سرونی	عہ/
۱۶۸	جناب مولوی سید محفوظ علی صاحب ڈپٹی کلکٹر غازیپور	عہ/
۱۶۹	جناب مولوی محمد رفیع اللہ صاحب وکیل غازیپور	عہ/
۱۷۰	جناب مولوی محمد امین اللہ صاحب وکیل غازیپور	عہ/
۱۷۱	جناب مولوی محمد صادق صاحب سرشتہ دار عدالت کلکٹری غازیپور	عہ/
۱۷۲	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سکرٹری میونسپل بورڈ غازیپور	عہ/
۱۷۳	جناب مولوی محمد شفیع صاحب رئیس سرونی	عہ/
۱۷۴	جناب علی اصغر صاحب پیشکار کلکٹری محلہ سیدواڑہ غازیپور	عہ/
۱۷۵	جناب شاہ محمد نصراللہ صاحب خلیفہ و سجادہ نشین خانقاہ فریدی محلہ سیدواڑہ غازیپور	عہ/
۱۷۶	جناب شاہ محمود عالم صاحب مختار کلکٹری غازیپور	عہ/
۱۷۷	جناب مولوی عبدالوحید صاحب فریدی قادری سجادہ نشین خانقاہ خواجہ محلہ سیدواڑہ غازیپور	عہ/
۱۷۸	جناب محمد اشرف خانصاحب رئیس ڈیانواں پوسٹ آفس سرائے ضلع پٹنہ	عہ/
۱۷۹	جناب شیخ عبدالسلام صاحب وکیل سلطانپور	عہ/
۱۸۰	جناب بیگم صاحبہ شیخ عبدالسلام صاحب وکیل سلطانپور	عہ/
۱۸۱	جناب منشی بنیاد حسین صاحب سلطانپور	عہ/
۱۸۲	جناب ڈاکٹر محمد مشرف علی صاحب اسسٹنٹ سرجن سلطان پور	عہ/
۱۸۳	جناب منشی عبدالقادر خانصاحب انسپکٹر پولیس سلطان پور	عہ/
۱۸۴	جناب منشی حسن علی صاحب وکیل مرزاپور	عہ/
۱۸۵	جناب مسٹر مظفر امام صاحب بیرسٹر ایٹ لا مرزاپور	عہ/
۱۸۶	جناب شیخ مبارک اللہ صاحب مختار عدالت پرتابگڈھ	عہ/
۱۸۷	جناب مولوی محمد عمر صاحب وکیل بنارس	للعہ
۱۸۸	بابت فروخت تین عدد پیالہ مرسلہ جناب مولوی مقبول عالم صاحب وکیل عدالت بنارس	۶عہ

چندہ زکوٰۃ

۱	جناب میر عثمان علی خانصاحب مختار لکھنؤ
۲	جناب فیض الحسن صاحب گولا گنج لکھنؤ
۳	جناب منشی بشیر الدین احمد صاحب
۴	جناب الحاج شیخ یعقوب الزمان خانصاحب رئیس موضع فرخ آباد
۵	جناب منشی امتیاز علیصاحب ہیڈ ماسٹر اسکول لکھنؤ
۶	جناب حکیم لیاقت حسین صاحب دسنہ
۷	جناب حاجی شیخ نثار الرحمن صاحب رئیس بڑا گاؤں
۸	جناب شیخ نیاز حسن صاحب تعلقہ دار گدیہ
۹	جناب منشی محمد فخر الدین خانصاحب رئیس و وائس پریسیڈنٹ شملہ
۱۰	قیمت کھال قربانی از جناب منشی عبد القادر صاحب شملہ
۱۱	قیمت کھال قربانی از جناب عبد الغفور صاحب گاذر شملہ
۱۲	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل رائے بریلی

میزان کل

خزانہ محمدیہ

۱	جناب مولوی محمد عمر صاحب رئیس مارہرہ ضلع ایٹہ
۲	جناب بی بی سابعہ صاحبہ فرخ آباد بذریعہ جناب حافظ نظیر حسن صاحب

فروخت کتب

۱	فروخت روداد

یتیمخانہ اسلامیہ کانپور

۱	جناب مولوی محمد عظیم صاحب پرتابگڈھ
۲	مسماۃ امامن زوجہ جناب مظاہر حسن صاحب سکنہ نظام پور پرگنہ اہل ضلع گیا

میزان کل

کھاتہ امانت

چندہ ہردوئی معرفت مولوی مسیح الزمان خانصاحب استاذ حضور نظام

آمدنی چندۂ دار العلوم ندوۃ العلما من ابتدائے شوال ۲۳ھ لغایتہ رمضان ۲۴ھ

۱	عطیات ماہوار سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	اسما عہ
۲	عطیات سالانہ عالیجناب نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور دام ملکہ	سار

آمدنی جائداد

۱	جناب مولوی خدا یار خانصاحب متولی اوقاف موضع بھرتنا	للعہ ۸ر
۲	آمدنی کرایہ دکانات و مکانات متعلقہ دار العلوم ندوۃ العلما	سہہ ۹ر
	میزان کل	ریلعہ ۱ر

وظائف

۱	امیر الامرا ناصر الاسلام جناب شیخ بہاء الدین صاحب وزیر ریاست جوناگڈھ	عما
۲	جناب مولوی حکیم سید علی جوائنٹ مجسٹریٹ پربھنی ۲۲ ذی الحجہ	عہ
	۱۰ صفر ۲۴ھ	صہ
	۱۵ ربیع ۲۴ھ	صہ
۳	منجانب انجمن معین الندوہ شملہ	عما
۴	جناب میاں غلام محی الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ شملہ	سہ

۵	جناب بابو عبد الاحد صاحب اسسٹنٹ انجینیر شملہ ڈویژن	سہ
۶	جناب ڈاکٹر سید بہادر علی شاہ صاحب گورنمنٹ ہوس پنجاب	عہ
۷	جناب منشی عبد اللہ صاحب گورنمنٹ ہوس	صہ
۸	جناب خواجہ حبیب اللہ صاحب رئیس شملہ	عہ
۹	جناب بابو خضر محمد صاحب رئیس شملہ	سہ
۱۰	جناب کنور عبد الکریم خانصاحب تحصیلدار حیدر گڑھ ضلع بارہ بنکی	سہ
۱۱	امیر الامرا ناصر الاسلام شیخ بہاء الدین صاحب معرفت میر منشی صاحب	عما
	میزان کل	عما صما

چندہ دار العلوم ندوۃ العلما

۱	جناب شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	مار

۲	جناب شیخ تاج محمد صاحب و محمد رضا صاحب سوداگران		۱۶	جناب بدلو صاحب	۱۲/
	سندھ معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی	عہ ۵	۱۷	جناب تھو صاحب	۸/
۳	معرفت مولوی محمد امین اللہ صاحب وکیل عدالت		۱۸	جناب جھنگا خان چپراسی	۴/
	غازیپور بابت چندہ متفرق	لعہ ۵ /۱۰	۱۹	جناب گور بخش صاحب	۴/
۴	جناب شاہ منیر الدین صاحب رئیس اسلام پور		۲۰	جناب منشی مقصود عالم صاحب	۴/
	ضلع پٹنہ	۵	۲۱	جناب دھانتبا کو فروش	۲/
۵	جناب منشی عبد الحفیظ صاحب اورسیر بارہ بنکی	سے ۵	۲۲	جناب نبو یکہ والا	۲/
۶	جناب منشی سجاد حسین صاحب سکرٹری معین الندوہ		۲۳	جناب منشی سرفراز علی صاحب رئیس مغلپورہ فیض آباد	عہ ۵
	بارہ بنکی	عہ ۵	۲۴	جناب مولوی انوار احمد صاحب سکرٹری	
۷	جناب منشی قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	عہ ۵	۲۵	انجمن اسلامیہ ہردوئی	للعہ
۸	بابت منافع تجارت بذریعہ منشی عبد الحفیظ		۲۵	جناب منشی تفضل حسین خان صاحب رئیس محمد پور ضلع	
	صاحب اورسیر بارہ بنکی	عہ ۵ /۸		بارہ بنکی	عہ ۵
۹	جناب منشی ممتاز علی صاحب پنشنر بارہ بنکی	سے	۲۶	جناب مصطفی اشرف صاحب نصیر آباد	عہ/
۱۰	جناب منشی نصیر الدین صاحب بارہ بنکی	سے	۲۷	جناب محمد یوسف صاحب ″	عہ/
۱۱	جناب منشی خلیل الرحمن صاحب	عہ /۸	۲۸	جناب محمد خان صاحب کتوہ پورہ بنارس	سے
۱۲	جناب منشی محمد قائم صاحب	عہ /۸	۲۹	سکرٹری انجمن اسلامیہ ہردوئی	۵ے
۱۳	جناب حسین بخش صاحب	عہ /۸	۳۰	جناب ضیاء الدین صاحب	عہ/
۱۴	جناب مولوی مسیح الدین صاحب سررشتہ دار	عہ/	۳۱	جناب صاحب علی صاحب بنارس	عصہ
۱۵	جناب شبراتی صاحب	۱۲/	۳۲	جناب چودھری بہادر خان صاحب	۸/

۳۳	جناب منشی عبدالحیٰ صاحب مختار و منشی سرفراز علی صاحب فیض آباد	عا/	۵۱	جناب تصدق حسین خانصاحب بہاری	عہ/
۳۴	جناب مرزا محمد نعیم صاحب اعظمگڈھ	ہے	۵۲	جناب سید محمد صاحب خلف سید محمد صفیر الدین صاحب چوہٹہ بانکی پور	صہ/
۳۵	جناب مرزا محمد سلیم صاحب وکیل اعظمگڈھ	ہے	۵۳	جناب محمد غوث صاحب	عہ/
۳۶	جناب حافظ محمد یحییٰ صاحب علیگڈھ	عہ/	۵۴	جناب سید محمود صاحب خلف مولوی صفیر الدین صاحب	صہ/
۳۷	جناب شیخ ہدایت اللہ صاحب رئیس سلطانپور	عا/	۵۵	جناب مولوی محمد اشرف صاحب بی۔اے ریاست بہاولپور	ہے
۳۸	جناب فرید احمد صاحب سرونی	عہ/	۵۶	جناب شیخ کفایت اللہ صاحب رئیس و میونسپل کمشنر پرتابگڈھ	عہ
۳۹	جناب شیخ احمد صاحب گوبندپورہ بنارس	عہ/	۵۷	جناب مولوی عبدالمجید صاحب اوورسیر انجینئر	عسہ
۴۰	جناب محمد شریف صاحب	عہ/	۵۸	جناب مولوی رفیع الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر	ہے
۴۱	جناب سید منظور مہدی صاحب	عہ/	۵۹	ایک مسلمان صاحب	صہ/
۴۲	جناب سید محمد باری صاحب مخدوم پور گیا	عا/	۶۰	"	عا/
۴۳	جناب مولوی احمد حسن صاحب مچھلی شہر	عہ/	۶۱	جناب شیخ علی حسین صاحب گرداور قانونگو	۱۲
۴۴	جناب الٰہی خانصاحب	عہ/	۶۲	جناب مسٹر محمد سعید صاحب بیرسٹرایٹ لا	ہے
۴۵	معلوم الاسم دسنوی	عہ/	۶۳	ایک مسلمان صاحب پرتابگڈھ	سے
۴۶	جناب عبدالستار صاحب بھولا نالہ بنارس	عہ/	۶۴	ایک شخص	عہ/
۴۷	جناب عبدالرحیم صاحب بنارس	ع/	۶۵	جناب عبدالصمد خانسامان	عہ/
۴۸	نامعلوم الاسم	۱۲/			
۴۹	جناب رشید احمد صاحب	عہ/			
۵۰	جناب محمد موسیٰ رضا صاحب	عہ/			

۶۶	جناب بھگوتی صاحب	عہ ر	۸۴	جناب مولا بخش صاحب ضلعدار پرتابگڈھ	۴ ر
۶۷	جناب عبدالرحمن صاحب	۴ ر	۸۵	جناب منشی عادل خانصاحب ایجنٹ محکمہ سدات کوہ لیبانگ	۵ے
۶۸	جناب منشی محمد اسمعیل صاحب نقشہ نویس	۴ ر	۸۶	جناب بابو شیو نندن صاحب ڈپٹی کلکٹر پرتابگڈھ	عہ ر
۶۹	جناب جمعی صاحب	۸ ر	۸۷	جناب منشی وہاج الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور	عہ ر
۷۰	علی مسلمان	عہ ر	۸۸	جناب شاہ ظہیر عالم صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور	عہ ر
۷۱	جناب عبداللہ صاحب	عہ ر	۸۹	جناب سید محمد باقر صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور	ع ر
۷۲	جناب محمد ابراہیم صاحب	عہ ر	۹۰	جناب منشی عبدالغنی صاحب منصف سلطانپور	عہ ر
۷۳	جناب شہامت صاحب	۲ ر	۹۱	جناب میکار صاحب عدالت ججی سلطانپور	عہ ر
۷۴	جناب حسینی خانساماں	ع ر	۹۲	جناب مرزا ظفر اللہ خانصاحب سب جج گورداسپور	۵ے
۷۵	جناب سید محمد حسین صاحب گماشتہ پرتابگڈھ	ع ر	۹۳	جناب شیخ نبی بخش صاحب وکیل گورداسپور	۵ے
۷۶	جناب سید اصغر حسین صاحب محرر اول پرتابگڈھ	عہ ر	۹۴	جناب شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور	عہ ر
۷۷	جناب سید محمد صدیق محرر سوم پرتابگڈھ	عہ ر	۹۵	جناب بابو یعقوب خانصاحب وکیل گورداسپور	للعہ
۷۸	جناب شیخ محمد علی رضا صاحب محرر سوم پرتابگڈھ	عہ	۹۶	جناب خواجہ عبدالرحمن صاحب رئیس گورداسپور	۵ے
۷۹	جناب زاہد علی صاحب ضلعدار پرتابگڈھ	۴ ر	۹۷	جناب بابو محمود حسن خانصاحب بی اے وکیل عدالت ایٹہ	۵ے
۸۰	جناب حبیب اللہ صاحب ضلعدار پرتابگڈھ	۴ ر			
۸۱	جناب رشید علی صاحب جمعدار پرتابگڈھ	۴ ر	۹۸	جناب منشی محمد بندہ علی خانصاحب بی اے وکیل ایٹہ	۵ے
۸۲	جناب باقر علی صاحب جمعدار پرتابگڈھ	۴ ر			
۸۳	جناب محب علی صاحب ضلعدار پرتابگڈھ	۴ ر	۹۹	جناب قاضی محمد التفات حسین صاحب وکیل ایٹہ	۵ے

۱۰۰	جناب قاضی جمیل الدین صاحب مختار اٹہ	صہ ر
۱۰۱	جناب منشی احمد حسین صاحب مختار اٹہ	ع ر
۱۰۲	جناب سید محمد علی صاحب انسپکٹر پولیس اٹہ	٥ع
۱۰۳	جناب منشی محمد فدا حسین خان صاحب نائب انسپکٹر پولیس اٹہ	ع٥
۱۰۴	جناب منشی ہادی حسن خان صاحب محافظ دفتر اٹہ	ع ر
۱۰۵	جناب منشی علاء الدین خان صاحب اہلمد اٹہ	ع ر
۱۰۶	جناب منشی جنگ بہادر خان صاحب پیشکار اٹہ	ع ر
۱۰۷	جناب سید مقدس حسین صاحب محرر جوڈیشل اٹہ	ع ر
۱۰۸	جناب حکیم مقبول حسین صاحب اٹہ	عہ ر
۱۰۹	جناب شمشاد حسین صاحب اٹہ	ع ر
۱۱۰	جناب محمد نواب خان صاحب و عزیز اللہ خان صاحب اٹہ	عہ ر
۱۱۱	جناب مولا بخش صاحب بتہ بردار اٹہ	۸ ر
۱۱۲	جناب کریم بخش صاحب سوداگر جوتہ اٹہ	صہ ر
۱۱۳	جناب منشی عنایت اللہ خان صاحب مختار اٹہ	ع ر
۱۱۴	جناب منشی خادم حسین صاحب ہیڈ کانسٹبل اٹہ	عہ ر
۱۱۵	جناب حافظ فضل حق صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ اٹہ	صہ ر

۱۱۶	جناب شیخ تصدق حسین صاحب اسسٹنٹ جنرل کلرک اٹہ	۸ ر
۱۱۷	جناب ولایت خان صاحب اہل مدرسہ پولیس اٹہ	۸ ر
۱۱۸	جناب قاضی محمد فدا حسین صاحب مختار اٹہ	٥ع ر
۱۱۹	جناب حافظ صوبہ دار خان صاحب پانی پتی اٹہ	۸ ر
۱۲۰	نامعلوم الاسم اٹہ	۱ ر
۱۲۱	جناب منشی رحمت اللہ صاحب محرر تلفا اٹہ	عہ ر
۱۲۲	جناب منشی جنگ پرشاد صاحب رجسٹرار قانونگو کاسگنج اٹہ	ع ر
۱۲۳	جناب منشی گنگا سہائے صاحب نائب وصل باقی نویس صدر اٹہ	عہ ر
۱۲۴	جناب محمد بخش صاحب چپراسی اٹہ	۴ ر
۱۲۵	جناب محمد حسین صاحب مارہروی ضلع دار اٹہ	عہ ر
۱۲۶	جناب منشی محمد اسحاق حسین صاحب محرر وکیل اٹہ	عہ ر
۱۲۷	جناب نائب رجسٹرار صاحب قانونگو کاسگنج اٹہ	ع ر
۱۲۸	جناب منشی ولی محمد خان صاحب مختار اٹہ	عہ ر
۱۲۹	جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب وکیل اٹہ	عہ ر
۱۳۰	جناب منشی فیاض حسن صاحب نائب انسپکٹر علیگنج اٹہ	صہ ر

۱۳۱	جناب محمد نظیر حسن صاحب عرائض نویس ایٹہ	۲/
۱۳۲	جناب سید لطف علی صاحب ٹھیکہ دار ایٹہ	للعہ/
۱۳۳	جناب شبراتی صاحب خشت پز ایٹہ	عہ/
۱۳۴	جناب غازی الدین صاحب جمعدار تحصیل ایٹہ	عہ/
۱۳۵	جناب منشی حق داد خان صاحب محافظ دفتر پولیس ایٹہ	۸/
۱۳۶	جناب شیخ فرخ حسین صاحب مختار ایٹہ	۸/
۱۳۷	جناب حکیم انوار حسین صاحب نقل نویس ایٹہ	۸/
۱۳۸	جناب بابو حسن محمد صاحب بی۔ اے وکیل ایٹہ	۶/
۱۳۹	جناب فرید احمد خان صاحب ابن اسمٰعیل صاحب تحصیلدار ایٹہ	للعہ/
۱۴۰	جناب مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب ڈپٹی کلکٹر ایٹہ	عہ
۱۴۱	جناب سیف محمد صاحب ملازم بابو محمود حسن خان صاحب ایٹہ	۲/
۱۴۲	جناب منشی محمد جان صاحب ایٹہ	۸/
۱۴۳	جناب شیخ امجد حسین صاحب وکیل ایٹہ	۶/
۱۴۴	جناب حافظ دلدار بخش صاحب تمباکو فروش ایٹہ	عہ/
۱۴۵	جناب محمد یسین صاحب جوتہ فروش ایٹہ	۸/
۱۴۶	مسماۃ بڈھا باطن ایٹہ	۸/
۱۴۷	چندہ متفرق از بازار	۱۰/ عہ
۱۴۸	چندہ متفرق کاسگنج ضلع ایٹہ	۸/ معہ
۱۴۹	جناب منشی جلال الدین صاحب کارندہ کاسگنج ضلع ایٹہ	للعہ
	میزان کل	

چندہ دار العلوم جلسہ بنارس

۱	جناب شیخ محمد عمر صاحب رئیس و تاجر شاہگنج	سعہ
۲	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب رئیس و تاجر شاہگنج	سلعہ
۳	جناب شیخ سجاد علی صاحب رئیس و تاجر شاہگنج	سے
۴	جناب مولوی محمد عثمان صاحب وکیل شاہگنج	سے
۵	جناب عبد اللہ خان صاحب کھیتاسرائے	عہ/
۶	جناب مولوی ابوبکر صاحب بلیا	عہ/
۷	جناب حافظ محمد صدیق صاحب کوتوال بلیا	عہ
۸	جناب منشی خلیل الدین صاحب سب انسپکٹر بلیا	عہ/

۹	جناب مولوی محمد عبد اللطیف صاحب پیشکار بلیا	عه ر	۲۶	جناب شیخ ولی محمد صاحب نقل نویس	عه ر
۱۰	جناب شیخ واجد علی صاحب رئیس	۶ ر	۲۷	جناب مولوی عزیز اللہ صاحب اردلی	۴ ر
۱۱	جناب خواجہ رحمت اللہ صاحب نائب تحصیلدار		۲۸	جناب شیخ محمد جان صاحب	۸ ر
	بانسڈیہ ضلع بلیا	۱۴ ار	۲۹	جناب شیخ بھگو لازم مولوی مجید صاحب رجسٹرار	
۱۲	جناب ولایت حسین خان صاحب رئیس چھپرہ	۶ ر		بلیا	عه ر
۱۳	جناب مولوی محمد اصغر صاحب پنشنر سب جج	صه ر	۳۰	جناب عبد الغفور صاحب چپراسی تحصیل	۸ ر
۱۴	جناب منشی لال محمد صاحب وکیل	۸ ر	۳۱	معرفت عبد الغفور صاحب	عه ر
۱۵	جناب منشی عزیز اللہ صاحب	عه ر	۳۲	جناب شیخ بنگڑی صاحب	عه ر
۱۶	جناب منشی عترت حسین صاحب بی۔اے وکیل		۳۳	جناب محمد کریم صاحب	۴ ر
	ہائیکورٹ	سے ر	۳۴	جناب صادق علی صاحب چپراسی منصفی	عه ر
۱۷	جناب شیخ امجد علی صاحب رئیس سٹرا	سے ر	۳۵	جناب محمد طاہر و محمد وحید صاحبان	عه ر
۱۸	جناب منشی فصاحت حسین صاحب قرق امین	۱۱ر عه	۳۶	جناب محمود عالم صاحب	۸ ر
۱۹	جناب لالہ بینی مادھو لعل صاحب محرر منصفی غازیپور	عه ر	۳۷	جناب منشی جادو لال صاحب محرر رجسٹری	عه ر
۲۰	جناب شیخ علی احمد صاحب بلیا	عه ر	۳۸	جناب منشی بھکبی صاحب مختار کلکٹری	عه ر
۲۱	جناب مولوی امانت حسین صاحب	عه ر	۳۹	جناب منشی حشمت علی صاحب سب انسپکٹر بانسڈیہ	عه ر
۲۲	جناب محمد حسن خان صاحب دفتری	۴ ر	۴۰	جناب آلہ یار خان صاحب	عه ر
۲۳	جناب محمد سلیم صاحب رنگساز	۴ ر	۴۱	جناب منشی گورکھہ پرشاد صاحب رجسٹرار	
۲۴	جناب مولوی محمد حسین صاحب نائب محافظ دفتر	عه ر		بانسڈیہ	۶ ر
۲۵	جناب منشی عبد المجید صاحب سر اول	عه ر	۴۲	جناب منشی محمد ابراہیم صاحب بخشی ٹکس	عه ر

۴۳	جناب منشی علی رضا صاحب جمعدار تحصیلدار		۶۱	جناب سید احمد صاحب	۲/
	بانس ڈیا	عہ/	۶۲	سوداگر بیگم پور	۸/
۴۴	جناب محمد بخش خانصاحب کانسٹبل	۸/	۶۳	جناب عبدالغفور صاحب	۳/
۴۵	جناب منشی وحید اللہ صاحب پیشکار کلکٹری	عہ/	۶۴	جناب بہادر خانصاحب ملازم سب رجسٹرار صاحب	۴/
۴۶	جناب حافظ عبداللطیف صاحب پیشکار کلکٹری	عہ/	۶۵	جناب مولوی محمد حسین صاحب گوہر	عہ/
۴۷	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب	۴/	۶۶	قصاب ٹولہ معرفت جناب حاجی رحمن صاحب	۶/
۴۸	معرفت جناب قاضی عبدالغنی صاحب	۱۰/۲/عہ	۶۷	جناب یوسف خانصاحب ساکن سکریہ	۲/۹/
۴۹	جناب چھکوڑی صاحب رئیس ریوتی	عہ/	۶۸	جناب اصغر ملازم سب رجسٹرار صاحب	۲/۱
۵۰	جناب محمد سلیمان صاحب	عہ/	۶۹	جناب شیخ عبدالسلام صاحب وکیل سلطانپور	ے
۵۱	جناب شیخ امیر صاحب تحہ بان	۴/	۷۰	جناب منشی عبدالشکور خانصاحب سلطانپور	عہ/
۵۲	جناب منور علی صاحب	۳/	۷۱	جناب ہادی میاں محرر شیخ عبدالسلام	
۵۳	جناب جان محمد صاحب	۳/		صاحب وکیل	عہ/
۵۴	جناب شیخ عبداللہ صاحب	عہ/	۷۲	جناب محمد روشن ملازم شیخ عبدالسلام	
۵۵	جناب ضمیر خانصاحب	۲/		صاحب وکیل	عہ/
۵۶	جناب رجب علی صاحب	۱/	۷۳	جناب حاجی مولا بخش صاحب سوداگر سلطانپور	عہ
۵۷	جناب حلیم صاحب	۲/	۷۴	جناب دین محمد صاحب تاجر چرم 〃	عہ/
۵۸	جناب امام علی شاہ صاحب	۲/	۷۵	جناب حاجی شہاب الدین صاحب 〃	عہ/
۵۹	جناب چھیدی چوکیدار	عہ/	۷۶	جناب منشی جنگی خانصاحب 〃	۸/
۶۰	جناب سبحان احمد صاحب	عہ/	۷۷	جناب بہادر علی صاحب چپراسی دیوانی	۴/

۷۸	جناب منشی محمود عالم صاحب سلطانپور	۲ر		میونسپل بورڈ مرزاپور	۵ر
۷۹	جناب شیخ حسین علی صاحب وکیل 〃	سے ر	۵۶	جناب مرزا فیروز بخت صاحب رئیس بنارس	۵ر
۸۰	جناب مسٹر مظفر امام صاحب بیرسٹرایٹ لا 〃	سے ر	۵۷	جناب بیگم صاحبہ مرزاپور	صہ ر
۸۱	جناب مولوی عزیز الرحمن خان صاحب امین	عہ ر	۵۸	جناب شاہ امجد اللہ صاحب مرزاپور	صہ ر
۸۲	جناب مفتی مبارک حسین صاحب	عہ ر	۸۹	جناب محمد عابد خان صاحب رئیس مرزاپور	عا ر
۸۳	جناب مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی		۹۰	جناب منشی فوجدار خان صاحب مختار عدالت	
	رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ	۵ر		مرزاپور	عہ ر
۸۴	جناب شیخ عبدالغفار صاحب رئیس شیخوپور	عسہ	۹۱	جناب منشی واجد علی صاحب مختار آلہ آبادی	
۸۵	جناب شیخ محی الدین حیدر صاحب رئیس 〃	۵ر		مرزاپور	عہ ر
۸۶	جناب منشی سید محمد صاحب رئیس 〃	۵ر	۹۲	جناب مولوی عبدالقدوس ہیڈ مولوی	
۸۷	جناب شیخ حکیم احمد جان صاحب رئیس 〃	صہ ر		اسکول مرزاپور	عہ ر
۸۸	جناب شیخ علیجان صاحب رئیس 〃	للعہ	۹۳	جناب میر ارشد علی صاحب مختار عدالت مرزاپور	عہ ر
۸۹	جناب قاضی عبدالمنان صاحب رئیس 〃	صہ ر	۹۴	جناب عزیز الدین صاحب 〃	عہ ر
۹۰	جناب شیخ محبوب احمد صاحب رئیس 〃	عا ر	۹۵	جناب منشی شرافت حسین صاحب 〃	عہ ر
۹۱	جناب شیخ مسرت حسین صاحب رئیس	عا ر	۹۶	جناب نبی بخش صاحب ٹین ساز رائے بریلی	عہ ر
۹۲	جناب منشی شیخ محمد حسین صاحب	صہ ر	۹۷	جناب میر باسط علی صاحب سرائے اسحاق رائے بریلی	عہ ر
۹۳	جناب شیخ عبدالقادر صاحب تاجر قالین مرزاپور	للعہ	۹۸	جناب خورشید علی صاحب چپراسی 〃	۲ر
۹۴	ایک ہمدرد قوم	۵ر	۹۹	جناب عبدالعزیز خان صاحب 〃	عہ ر
۹۵	جناب حاجی عبدالرشید خان صاحب سکرٹری		۱۰۰	جناب نیاز حسین خان صاحب 〃	عہ ر

۱۰۱	جناب احمد اللہ صاحب رائے بریلی	۲/	۱۲۰	جناب محمد ہاشم صاحب سوداگر ″	صہ
۱۰۲	جناب محمد حسن خانصاحب ″	۲/	۱۲۱	جناب مولوی فضل اللہ صاحب ″	عہ
۱۰۳	جناب ماسٹر عبدالقادر خانصاحب ″	عہ/	۱۲۲	جناب علی شیر خانصاحب ″	۴/
۱۰۴	جناب شیخ عبدالمقتدر صاحب ″	عہ/	۱۲۳	جناب حکیم سید علی صاحب ″	عہ/
۱۰۵	جناب عبدالغفور صاحب انگریز ″	۸/	۱۲۴	جناب مبارک علی صاحب ″	۸/
۱۰۶	جناب نعمت خانصاحب ″	۸/	۱۲۵	جناب ماسٹر احمد حسین شاہ صاحب ″	عہ
۱۰۷	جناب محمد امین صاحب ″	۹/	۱۲۶	جناب منشی ناظم حسین صاحب انسپکٹر بٹوارہ ″	عہ/
۱۰۸	جناب فضل علی بیگ صاحب ″	۴/	۱۲۷	متفرق در جلسہ وعظ	۴/
۱۰۹	جناب احمد علی خانصاحب تعلقہ دار ″	صہ/	۱۲۸	جناب شیخ محمد صالح صاحب محلہ قلعہ ″	عہ/
۱۱۰	جناب منشی عبداللہ صاحب سررشتہ دار ″	عہ/	۱۲۹	جناب اکرام اللہ خانصاحب ″	صہ/
۱۱۱	جناب شیخ ولایت علی صاحب سوداگر ″	صہ/	۱۳۰	جناب منشی حبیب احمد صاحب ″	عہ/
۱۱۲	جناب سبحان چابک صاحب ″	۴/	۱۳۱	جناب منشی ابن الحسن صاحب ″	عہ/
۱۱۳	جناب محمد شیر خانصاحب سوداگر ″	عہ/	۱۳۲	جناب رحیم بخش صاحب باورچی قلعہ دروازہ	۲/
۱۱۴	جناب مخدوم بخش صاحب جوتہ فروش ″	۴/	۱۳۳	جناب شیخ علی احمد صاحب تعلقہ دار ″	صہ/
۱۱۵	جناب عبداللہ صاحب گھڑی ساز ″	عہ/	۱۳۴	جناب مولوی بندہ حسین صاحب ″	۸/
۱۱۶	جناب محمد نصیر خانصاحب سوداگر ″	۸/	۱۳۵	جناب محمد جان صاحب ″	۹/۶
۱۱۷	جناب غفور خانصاحب ″	۴/	۱۳۶	متفرق چندہ رائے بریلی	۱۳/۳
۱۱۸	جناب شوکت علی خانصاحب امین ″	عہ/	۱۳۷	جناب ظہور محمد صاحب ″	۴/
۱۱۹	جناب نور محمد خانصاحب سوداگر ″	صہ/	۱۳۸	جناب حاجی الٰہی بخش صاحب ″	۴/

۱۳۹	جناب مولوی ولی اللہ صاحب ایم اے بریلی	للعہ	۱۵۶	جناب سردار خان صاحب تھانہ دار چھاونی فیض آباد	عہ
۱۴۰	جناب مرزا حاتم بیگ صاحب "	۴ر	۱۵۷	جناب علی حسن صاحب تمباکو فروش "	۸ر
۱۴۱	جناب منشی تفضل حسین صاحب سررشتہ دار "	عہ	۱۵۸	جناب گوہر صاحب خیاط "	۸ر
۱۴۲	جناب شیخ مہدی حسن صاحب کورٹ انسپکٹر	صہ	۱۵۹	جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب چوڑی فروش فیض آباد	عہ
۱۴۳	جناب سید خلیل الدین صاحب "	صہ			
۱۴۴	جناب سید ضیاء النبی صاحب "	صہ	۱۶۰	جناب کرامت خان صاحب "	عہ
۱۴۵	جناب سید محمد نعیم صاحب "	صہ	۱۶۱	متفرق چندہ در مسجد شاہ ٹاٹ صاحب "	۱۵ر
۱۴۶	جناب شیخ محمد اشرف صاحب "	عہ	۱۶۲	جناب محمد حسین ملازم جناب حافظ عبدالرحمن سوداگر فیض آباد	عہ
۱۴۷	جناب ممن خان صاحب سبزی منڈی فیض آباد	۱۰ر			
۱۴۸	جناب عبدالمجید صاحب موضع انور فیض آباد	عہ	۱۶۳	جناب شیخ ولی اللہ صاحب فیض آباد	۸ر
۱۴۹	جناب اسمٰعیل بیگ صاحب ٹھیکہ دار محلہ سعادت گنج فیض آباد	عہ	۱۶۴	ایک شاہ صاحب "	۲ر
			۱۶۵	جناب حیدر صاحب شانہ ساز "	عہ
۱۵۰	جناب حافظ وفاتی صاحب "	۲ر	۱۶۶	جناب حاجی شیخ احمد علی صاحب مسجد شاہ ٹاٹ "	عہ
۱۵۱	جناب منشی صابر علی صاحب ٹھیکہ دار "	صہ	۱۶۷	جناب مولانا گڑگڑے صاحب "	۸ر
۱۵۲	جناب حسین خان صاحب دفعدار ہمدانی کوٹھی فیض آباد	عہ	۱۶۸	جناب محمد انوار خان صاحب فتح گنج "	عہ
			۱۶۹	جناب حافظ عبدالرحیم و عبدالرحمن صاحبان سوداگران "	۵ہ
۱۵۳	جناب شیخ رحیم بخش صاحب ٹیلر ماسٹر "	سے			
۱۵۴	جناب شیخ حبیب اللہ صاحب مستری فیض آباد	صہ	۱۷۰	جناب شیخ قادر بخش صاحب کوتوال لال کرتی بازار "	۵ہ
۱۵۵	جناب خلیفن صاحبہ "	۴ر			

۱۷۱	جناب حافظ اکرام الٰہی و کرم الٰہی صاحبان سوداگران فیض آباد	عہ/
۱۷۲	جناب حاجی عبد الغفار و حافظ انعام الٰہی صاحبان سوداگران "	ے/
۱۷۲	جناب مہدی خانصاحب ملازم منصفی "	عہ/
۱۷۳	جناب حاجی کریم بخش صاحب میدہ فروش فیض آباد	عہ/
۱۷۴	جناب محمد علی صاحب برادر مصطفی علی صاحب پالکی خانہ "	عہ/
۱۷۵	جناب محمد عظیم خانصاحب زمیندار سیوار "	عہ/
۱۷۶	جناب حافظ عنایت اللہ صاحب "	عہ/
۱۷۷	جناب محمد منیر خانصاحب رکابگنج "	عہ/
۱۷۸	جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ اے۔ ال۔ ال۔ بی وکیل "	ہے
۱۷۹	جناب منشی امتیاز علی صاحب بی۔ اے۔ ال۔ ال۔ بی۔ وکیل "	ہے
۱۸۰	جناب عبد اللہ صاحب "	۸/
۱۸۱	جناب کریم اللہ صاحب "	۴/
۱۸۲	جناب شیر علی صاحب "	۸/

۱۸۳	جناب مولا بخش صاحب فیض آباد	٥/
۱۸۴	جناب ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب چیف میڈیکل افسر ریاست نابھہ میڈیکل	ع/

سرمایہ محفوظہ

۱	منجانب سکرٹری عین الندوہ شملہ	لعہ
۲	معرفت مولوی عبد الباری صاحب طالب علم	ع/
۳	جناب محمد زبیر صاحب رائے بریلی	عہ/
۴	جناب غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	ماعہ
۵	جناب بابو نظام الدین صاحب سوداگر امرتسر	ما
۶	جناب شیخ محمد دوست صاحب سوداگر	لعہ
۷	جناب میاں اللہ جوایا و مولا بخش صاحبان سوداگران امرتسر	عہ
۸	جناب شیخ شمس الدین صاحب سوداگر امرتسر	عہ
۹	جناب میاں غلام رسول صاحب سوداگر	لعہ

١٠	جناب سیٹھ فقیر صاحب مدراسی امرتسر	لعہ		سوداگران امرتسر	صہ
١١	جناب شیخ علی محمد صاحب سوداگر ”	لعہ	٢٤	جناب میاں شمس الدین و فضل الٰہی	
١٢	جناب شیخ حسین صاحب مدراسی ”	صہ		سوداگران امرتسر	لعہ
١٣	جناب شیخ چھٹا عبدالرحیم صاحب مدراسی ”	عہ	٢٥	جناب میاں امام الدین صاحب ٹھیکہ دار	
١٤	جناب سیٹھ عبدالرزاق صاحب مدراسی ”	؎		امرتسر	عہ
١٥	جناب شیخ فتح محمد و دوست محمد صاحبان امرتسر	لعہ	٢٦	جناب حکیم یار محمد صاحب امرتسر	عہ
١٦	جناب میاں غلام قادر صاحب آنریری		٢٧	نامعلوم الاسم	ار٤؎
	مجسٹریٹ امرتسر	عہ	٢٨	جناب شیخ محمد جلیل صاحب سوداگر و میونسپل	
١٧	جناب میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ			کمشنر امرتسر	؎
	دار امرتسر	عہ	٢٩	جناب سردار فخر الدین خان صاحب امرتسر	لعہ
١٨	جناب میر محمد حبیب اللہ صاحب آنریری		٣٠	جناب خواجہ غلام محمد صادق صاحب امرتسر	صہ
	مجسٹریٹ امرتسر	عہ	٣١	جناب شیخ نور احمد صاحب سوداگر امرتسر	عہ
١٩	جناب شیخ محمد عمر صاحب بیرسٹرایٹ لا امرتسر	صہ	٣٢	جناب میاں شمس الدین و چراغ الدین	
٢٠	جناب شیخ حفیظ اللہ صاحب وکیل امرتسر	صہ		صاحبان سوداگران امرتسر	لعہ
٢١	جناب بابو میران بخش صاحب مختار عدالت		٣٣	جناب شیخ علی بخش و فتح دین صاحبان	
	امرتسر	عار	٣٤	سوداگران امرتسر	صہ
٢٢	جناب منشی غلام حیدر صاحب ورزش ماسٹر		٣٥	جناب مولوی محمد امین اللہ صاحب وکیل	
	بورڈ اسکول امرتسر	٤ر		غازیپور	صہ
٢٣	جناب میاں شیر محمد و جلال الدین صاحبان	.	٣٦	فروخت ٹکٹ علمی نمائش معرفت شمس العلما	

نمبر	نام	رقم
	مولوی شبلی صاحب نعمانی	ھ
۳۷	جناب منشی تاج الدین صاحب کلرک پنجاب آفس شملہ	عا/
۳۸	جناب داکٹر محمد عمر صاحب مالک میڈیکل ہال شملہ	عـہ
۳۹	جناب خواجہ عبدالغنی صاحب رئیس شملہ	عـہ
۴۰	جناب بابو عبدالقادر صاحب سیستان مشن شملہ	صہ/
۴۱	جناب شیخ عبدالغفور صاحب گاذر	عـہ
۴۲	جناب منشی عبدالغنی صاحب پنجاب آفس شملہ	عـہ
۴۳	جناب منشی تاج الدین احمد صاحب فائنس ڈیپارٹمنٹ شملہ	لعـہ
۴۴	جناب شیخ گوہر علی صاحب رویٹ کمپنی شملہ	عہ/
۴۵	متفرق چندہ معرفت مولوی منعم الدین صاحب شملہ	ا/۲/۱۲
۴۶	جناب مولوی منعم الدین صاحب ملازم گورنمنٹ پریس شملہ	۲/۱۲
۴۷	جناب منشی چراغ الدین صاحب کلرک پنجاب آفس شملہ	عہ/

نمبر	نام	رقم
۴۸	جناب منشی فرید الحسن صاحب کلرک محکمہ انہار	عہ/
۴۹	جناب منشی غلام محی الدین صاحب کلرک محکمہ انہار شملہ	عہ/
۵۰	جناب منشی شاہ محمد صاحب کلرک "	عہ
۵۱	جناب منشی محمد دین صاحب کلرک "	عہ/
۵۲	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل نذر	ھ
۵۳	جناب شیخ محمد روشن صاحب شملہ	۸/
۵۴	جناب جان محمد صاحب گھڑی ساز شملہ	عہ/
۵۵	جناب امیر الدین صاحب شملہ	عہ
۵۶	جناب غلام محمد خان صاحب ٹھیکہ دار جالندھری شملہ	عہ
۵۷	جناب محرم علی صاحب دفتری ہوم آفس شملہ	عہ/
۵۸	جناب اسمٰعیل صاحب شملہ	۸/
۵۹	جناب بابو شمشیر خان صاحب ایس ریگل لاجی شملہ	عا/
۶۰	جناب بابو قدرت اللہ صاحب اڈیٹر شملہ	عہ
۶۱	جناب منشی عبدالغنی صاحب زردوز	عہ
۶۲	جناب علی میٹھ صاحب تبتی ٹھیکہ دار شملہ	عہ/
۶۳	جناب فجو محمد صاحب "	عہ

۶۴	جناب فجو عبدالکریم صاحب تبتی ٹھیکہ دار شملہ	عہ/	۷۹	جناب منشی عبدالرحیم صاحب شملہ	عہ/
۶۵	جناب ماموں تبتی ٹھیکہ دار شملہ	عا/	۸۰	جناب حاجی عبدالرحمن صاحب تبتی ٹھیکہ دار	عا/
۶۶	جناب محمد بخش صاحب "	عہ/	۸۱	جناب بابو پیر محمد صاحب سٹور کیپر برادر زادہ عبدالقادر صاحب شملہ	صہ/
۶۷	متفرق چندہ	۳/			
۶۸	جناب منشی حیات محمد صاحب سروے آفس شملہ	عا/	۸۲	جناب منشی محمد رفیع صاحب شملہ	عہ/
۶۹	جناب مصاحب خان صاحب شملہ	عا/	۸۳	جناب محمد رمضان صاحب "	عہ/
۷۰	جناب غلام حسن صاحب سوداگر شملہ	عہ/	۸۴	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی	عہ/
۷۱	جناب شیخ عبدالرزاق صاحب جام سوداگر شملہ	صہ/	۸۵	جناب مستری منصب علی شاہ صاحب محکمہ تعمیرات شملہ	عہ/
۷۲	جناب بابو محمد اسحاق صاحب پبلک دفتر	للعہ/	۸۶	جناب حکیم فضل محمد صاحب جالندھری شملہ	عہ/
۷۳	جناب عبدالستار صاحب سوداگر شال اپر بازار شملہ	عا/	۸۷	جناب کریم بخش صاحب شملہ	۸/
			۸۸	متفرق چندہ از جامع مسجد شملہ "	للعہ/۲
۷۴	جناب خیرالدین صاحب شملہ	عہ/	۸۹	جناب بابو محمد یوسف صاحب خلف بابو جہانگیر صاحب شملہ	صہ/
۷۵	جناب بابو محمد امین صاحب خلف بابو محی الدین صاحب شملہ	عہ/	۹۰	جناب منشی پیر محمد صاحب ٹھیکہ دار شملہ	ے/
۷۶	جناب منشی عبدالعزیز صاحب شملہ	عہ/	۹۱	جناب اہلیہ صاحبہ جناب غلام محی الدین صاحب ملازم بنک شملہ	صہ/
۷۷	جناب مستری محمد سلیمان صاحب انجن ڈرائیور ٹاؤن ہال شملہ		۹۲	جناب امام الدین صاحب شملہ	۸/
۷۸	جناب منشی عطا محمد صاحب ملازم وکیل شملہ	عہ/	۹۳	جناب اللہ دیا صاحب "	۲/

نمبر	نام	رقم
۹۴	جناب ولی محمد صاحب شملہ	عہ/
۹۵	جناب کرامت علی صاحب ”	۴/
۹۶	جناب حافظ فخر الدین صاحب نابینا ”	عہ/
۹۷	جناب اللہ دیا صاحب دیگر ”	۲/
۹۸	جناب حاجی غلام صاحب ٹھیکہ دار ”	۸/
۹۹	جناب منشی مولا بخش صاحب دفتری ”	عہ/
۱۰۰	جناب جمال صاحب کشمیری ”	عہ/
۱۰۱	جناب ڈاکٹر نظام الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ شملہ	عـہ
۱۰۲	جناب اطہر حسین صاحب شملہ	۴/
۱۰۳	جناب نظام الدین صاحب سوداگر شملہ	عہ/
۱۰۴	جناب پیرجی حبیب اللہ صاحب امام مسجد مارکٹ شملہ	عہ/
۱۰۵	متفرق چندہ	۲/
۱۰۶	بیگم صاحبہ جناب محمد صابر جیو صاحب سالی مرچنٹ شملہ	عـہ
۱۰۷	والدہ صاحبہ جناب محمد عظمت اللہ خان صاحب شملہ	عـہ
۱۰۸	اہلیہ صاحبہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی	صہ/
۱۰۹	اہلیہ صاحبہ جناب بابو عمر الدین صاحب کمپازیٹر شملہ	۴/ صہ/
۱۱۰	اہلیہ صاحبہ جناب میر نثار علی صاحب ٹین ساز شملہ	۲/ صہ/
۱۱۱	والدہ صاحبہ جناب جمال الدین کمپازیٹر شملہ	۸/ عہ/
۱۱۲	والدہ صاحبہ و چچی صاحبہ جناب محمد حفیظ صاحب شملہ	عہ/ ۹/
۱۱۳	جناب بابو عبدالعزیز صاحب اسٹور کیپر خواہر زادہ بابو عبدالقادر صاحب شملہ	ــہ
۱۱۴	خالہ صاحبہ جناب ضیاء اللہ صاحب شملہ	عہ/
۱۱۵	جناب مرزا ہدایت بیگ صاحب کلرک خزانہ شملہ	۶/
۱۱۶	جناب منشی منظور محمد صاحب کلرک عدالت شملہ	عہ/
۱۱۷	جناب میر الطاف حسین خان صاحب شلوان شملہ	عہ/
۱۱۸	خان بہادر جناب الٰہی بخش صاحب شملہ	ہ
۱۱۹	جناب بابو عبدالغنی صاحب سب اوورسیر کمیٹی شملہ	ــہ
۱۲۰	جناب مستری غلام نبی صاحب آہنگر محلہ بارک شملہ ماسٹری شملہ	عہ/
۱۲۱	جناب عبداللہ صاحب خدمتگار شملہ	۴/
۱۲۲	نامعلوم الاسم حجام شملہ	۲/

۱۲۳	جناب نثار احمد صاحب شملہ	عہ/	۱۴۲	جناب مستری خدا بخش صاحب آہنگر شملہ	ے
۱۲۴	جناب منگین صاحب 〃	۴/	۱۴۳	جناب لالہ دیوان چند صاحب لارنس گنج 〃	عہ/
۱۲۵	جناب عبدالقادر صاحب 〃	۸/	۱۴۴	جناب عبدالوحید صاحب 〃	عہ/
۱۲۶	جناب نور الٰہی صاحب 〃	۴/	۱۴۵	جناب عبدالمجید صاحب قصاب 〃	عہ/
۱۲۷	جناب عبدالعزیز صاحب 〃	عہ/	۱۴۶	جناب چودھری سعدی صاحب قصاب 〃	۸/
۱۲۸	جناب محمد دائم صاحب 〃	عہ/	۱۴۷	جناب عبدالغنی صاحب قصاب 〃	۸/
۱۲۹	جناب برہان صاحب 〃	عہ/	۱۴۸	جناب علیا و مانو صاحبان 〃	عہ
۱۳۰	جناب محرم علی صاحب 〃	عہ/	۱۴۹	جناب محمد بخش صاحب بیضہ فروش 〃	۶/
۱۳۱	جناب امداد علی صاحب 〃	عہ/	۱۵۰	جناب عیدو صاحب بیضہ فروش 〃	۸/
۱۳۲	جناب شیخ شبراتی صاحب 〃	۸/	۱۵۱	جناب منشی سودا صاحب بیضہ فروش 〃	۶/
۱۳۳	جناب اکبر خان صاحب 〃	عہ/	۱۵۲	جناب بابو خان صاحب مچھلی والے	۸/
۱۳۴	جناب فضل الرحمٰن صاحب 〃	۶/	۱۵۳	جناب شیخ گانگو صاحب بیضہ فروش	۶/
۱۳۵	جناب وفات اللہ صاحب 〃	عہ/	۱۵۴	جناب ملا صاحب میوہ فروش شملہ	عہ/
۱۳۶	جناب میاں عبداللہ صاحب 〃	۸/	۱۵۵	جناب درباری صاحب بیضہ فروش شملہ	عہ/
۱۳۷	جناب مراد علی صاحب 〃	۸/	۱۵۶	جناب منشی شیر محمد صاحب سارجنٹ 〃	عہ/
۱۳۸	جناب ولی محمد خان صاحب 〃	عہ/	۱۵۷	متفرق چندہ لارنس گنج بازار 〃	۱۶/۲
۱۳۹	جناب محمد جو مو احمد جو صاحبان بڑا بازار شملہ	عہ/	۱۵۸	جناب عبدالعزیز صاحب کوچبان 〃	سہ/
۱۴۰	جناب بابو چراغ الدین صاحب 〃	صہ/	۱۵۹	جناب مولوی عمرالدین صاحب نور بازار 〃	عہ/
۱۴۱	جناب عظیم الدین صاحب 〃	۴عہ	۱۶۰	جناب فیض بخش صاحب آہنگر نور بازار 〃	عہ/

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱۶۱	جناب جھنڈو آہنگر شملہ	۴/	۱۷۷	ازملازمان پبلک ورکس شملہ	۵عہ
۱۶۲	متفرق چندہ "	ا/	۱۷۸	جناب عبدالکریم صاحب قصاب "	ے/
۱۶۳	جناب قدرت اللہ صاحب جام فروش شملہ	عہ/	۱۷۹	جناب عبدالرحیم صاحب قصاب "	عا/
۱۶۴	جناب محمد علی اینڈ برادرس گھڑی سازان شملہ	عہ/	۱۸۰	جناب محبوب بخش صاحب بیضہ فروش "	صہ/
			۱۸۱	جناب محمد رمضانی صاحب قصاب "	عا/
۱۶۵	جناب غازی خان صاحب خطوط نویس لوئر بازار شملہ	ا/	۱۸۲	جناب نصیر الدین صاحب "	عا/
			۱۸۳	جناب حبیب اللہ صاحب مارکٹ "	عہ/
۱۶۶	جناب عبدالغنی صاحب قلعی گر شملہ	۲/	۱۸۴	جناب رحمت اللہ صاحب "	عہ/
۱۶۷	جناب مستری رام سنگھ صاحب آہنگر	عا/	۱۸۵	جناب الٰہی بخش صاحب "	عہ/
۱۶۸	جناب منشی فضل احمد صاحب عطار شملہ	ا/	۱۸۶	جناب علی بخش صاحب	عہ/
۱۶۹	جناب علی بخش صاحب قلعی گر "	۲/	۱۸۷	جناب نبی بخش صاحب میوہ فروش "	صہ/
۱۷۰	جناب شیر محمد خان صاحب نان پز "	عہ/	۱۸۸	جناب الٰہی بخش صاحب "	عا/
۱۷۱	جناب محمد عمر صاحب حجام "	۴/	۱۸۹	جناب اللہ دیا صاحب نان بائی "	عہ/
۱۷۲	جناب بابو کرتا رام صاحب اورسیر کلب شملہ	عہ/	۱۹۰	جناب نبی بخش صاحب بیضہ فروش "	صہ/
۱۷۳	جناب محمد شعبان جی صاحب کشمیری ٹھیکہ دار شملہ	للعہ	۱۹۱	جناب جان محمد صاحب "	۴/
			۱۹۲	جناب عبدالغنی صاحب قصاب "	عا/
۱۷۴	جناب لالہ ساہو مل صاحب نیلام کنندہ شملہ	عہ/	۱۹۲	جناب محمد شفیع صاحب "	صہ/
۱۷۵	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بیضہ فروش "	۱ا/	۱۹۳	جناب نثار احمد صاحب زنگساز "	۸/
۱۷۶	جناب محمد عبدالمجید و اسمٰعیل صاحبان "	۵عہ	۱۹۴	جناب مستری کفایت اللہ صاحب لوئر بازار "	عا/

۱۹۵	جناب کریم بخش صاحب شملہ	عہ/	۲۱۱	جناب ولایت علیخانصاحب آبدار شملہ	للعہ/
۱۹۶	جناب مرزا محمد بیگ صاحب دندان ساز شملہ	۶ر	۲۱۲	جناب ہدایت اللہ شملہ	عہ/
۱۹۷	جناب میاں گلاب صاحب بیضہ فروش "	۶ر	۲۱۳	جناب محمد قدرت علیصاحب شملہ	عہ/
۱۹۸	جناب محمد اسحاق صاحب قصاب شملہ	عہ/	۲۱۴	جناب ولی محمد خانصاحب "	عہ/
۱۹۹	جناب بابو امام الدین صاحب ملازم بنک شملہ	۶ر	۲۱۵	جناب منشی عطا محمد صاحب خانساماں شملہ	عہ/
۲۰۰	متفرق چندہ از مسجد متصل مارکٹ شملہ	سے ۴ر	۲۱۶	جناب عبدالرحمن خانصاحب شملہ	۶ر
۲۰۱	جناب منشی میرباز خانصاحب شملہ	عہ/	۲۱۷	جناب میاں قمرالدین صاحب طالب العلم شملہ	عہ/
۲۰۲	جناب مستری نظام الدین صاحب ملازم کمیٹی شملہ	عہ/	۲۱۸	جناب شیخ حسین بخش صاحب شملہ	۶ر
۲۰۳	جناب مستری دیوا سنگہ صاحب ملازم کمیٹی شملہ	عہ/	۲۱۹	جناب محمد دائم صاحب دوبارہ شملہ	عہ/
۲۰۴	جناب علی محمد صاحب ٹھیکہ دار سنجولی شملہ	صہ	۲۲۰	جناب ننھے خانصاحب شملہ	عہ/
۲۰۵	جناب منشی ولی محمد صاحب کمپازیٹر ٹائمز پریس شملہ	۶ر	۲۲۱	جناب پیر محمد صاحب "	عہ/
۲۰۶	از خانہ پیرجی جناب حبیب اللہ صاحب شملہ	عہ/	۲۲۲	متفرق چندہ درجامع مسجد بروز میلاد شریف شملہ	۶ر
۲۰۷	اہلیہ صاحبہ جناب محمد صدیق صاحب مرحوم شملہ	صہ/	۲۲۳	جناب غلام حسین صاحب خانساماں شملہ	سے
۲۰۸	جناب بابو غلام محی الدین صاحب ملازم بنک شملہ	صہ/	۲۲۴	جناب ثابت علی صاحب شملہ	عہ/
۲۰۹	جناب مستری میاں جانصاحب ملازم روٹی گودام مارکٹ شملہ	سے	۲۲۵	جناب محمد بخش صاحب "	عہ/
			۲۲۶	جناب محمد بخش دیگر "	عہ/
۲۱۰	جناب محمد جہانگیر صاحب خانساماں شملہ	۶ر	۲۲۷	جناب عبدالعزیز صاحب طالب العلم	۴ر

٢٢٨	جناب شیخ چھیدا صاحب شملہ	عہ/	٢٤٥	جناب شیخ کرم الٰہی و عبدالرحیم صاحبان	
٢٢٩	جناب امانت خانصاحب ״	عہ/		سوداگران اپر بازار شملہ	ع/
٢٣٠	جناب حیات محمد صاحب ״	عہ/	٢٤٦	جناب حاجی عبداللہ و کریم بخش صاحبان	
٢٣١	جناب شبراتی خانصاحب ״	عہ/		سوداگران شملہ	عہ/
٢٣٢	جناب مولا بخش صاحب ״	عہ/	٢٤٧	جناب کبیر جی صاحب شال مرچنٹ اپر بازار شملہ	صہ/
٢٣٣	متفرق چندہ در جامع مسجد دو بار	۱۵/۹	٢٤٨	جناب عزیز جان و عبدالقدوس صاحبان	
٢٣٤	جناب منشی عزیز الدین صاحب پانی والے لوور			اپر بازار شملہ	
	بازار شملہ	ع/	٢٤٩	جناب عبدالصمد صاحب کشمیری سوداگر اپر بازار	
٢٣٥	جناب میر رحمت علی صاحب دفتری لوور بازار شملہ	عہ/		شملہ	عہ/
٢٣٦	جناب وزیر الدین صاحب زرگر لوور بازار شملہ	عہ/	٢٥٠	جناب محمد سلطان صاحب اپر بازار شملہ	۴/
٢٣٧	جناب رحیم بخش صاحب خیاط شملہ	۲/	٢٥١	جناب خواجہ عبدالغفار صاحب رئیس ״	عـ۵
٢٣٨	جناب محمد حسین خانصاحب نیچہ بند شملہ	۲/	٢٥٢	جناب محمد امیر صاحب گھڑی ساز شملہ	۴/
٢٣٩	جناب کبیر جو صاحب زرگر شملہ	۴/	٢٥٣	جناب مولا بخش و عزت بخش صاحبان	
٢٤٠	جناب محمد مشرف صاحب بساطی شملہ	عہ/		شملہ	عہ/
٢٤١	جناب رحمت اللہ صاحب خیاط	۸/	٢٥٤	جناب مستری وزیر خانصاحب روٹی گودام	
٢٤٢	جناب نعمت خانصاحب سارجنٹ شملہ	۴/		مارکٹ شملہ	۱/
٢٤٣	جناب میاں عبدالغنی صاحب جفت فروش شملہ	ع/	٢٥٥	جناب منشی عبداللطیف صاحب نقشہ نویس شملہ	ع/
٢٤٤	جناب میاں غلام محمد صاحب ساپاٹوی ٹھیکہ		٢٥٦	جناب بابو حبیب اللہ صاحب دفتری میونسپل	
	دار شملہ	صہ/		کمیٹی شملہ	عہ/

٢٥٧	جناب اللہ دیا صاحب قصاب شملہ	عہ/
٢٥٨	جناب نبی بخش صاحب ملازم کمانڈرن چیف شملہ	عہ/
٢٥٩	جناب شاہ منیر الدین صاحب دکاندار لوربازار شملہ	عہ/
٢٦٠	جناب سید جواد شاہ صاحب ٹھیکہ دار شملہ	ع/
٢٦١	جناب نبی بخش صاحب زغال فروش شملہ	۸/
٢٦٢	جناب صدر الدین صاحب جفت فروش شملہ	۴/
٢٦٣	جناب عبدالقدوس صاحب قلعی گر شملہ	ع/
٢٦٤	جناب حافظ محمد اسمعیل خانصاحب جفت فروش شملہ	صہ
٢٦٥	جناب عبدالستار صاحب سیالکوٹی شملہ	ع/
٢٦٦	جناب عطاء اللہ صاحب شاہجہانپوری شملہ	عہ/
٢٦٧	جناب عبدالصمد صاحب نعلبند	عہ/
٢٦٨	جناب منشی حبیب اللہ صاحب فارمین گورنمنٹ پریس شملہ	ے/
٢٦٩	جناب سکھا صاحب شملہ	۴/
٢٧٠	جناب انور علی صاحب ،،	۴/
٢٧١	جناب چودھری امام بخش قصاب شملہ	ع/
٢٧٢	متفرق چندہ در جامع مسجد شملہ بروز وعظ	۵/
٢٧٣	جناب حیدر بخش صاحب شملہ	عہ/
٢٧٤	متفرق چندہ در مجلس میلاد واقع جامع مسجد شملہ	عہ ۸/۲/
٢٧٥	جناب ابو ظفر علی صاحب کلرک شملہ دویژن	صہ/
٢٧٦	جناب میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس شملہ	للعہ
٢٧٧	جناب بابو محمد حسین خانصاحب شملہ	عہ
٢٧٨	جناب بابو دین محمد صاحب عرف میاں نبی بخش صاحب شملہ	عہ/
٢٧٩	جناب بابو نور الدین صاحب شملہ	صہ
٢٨٠	جناب محمد جو صاحب خیاط اپر بازار شملہ	عہ/
٢٨١	جناب میاں شمس الدین صاحب کتب فروش شملہ	عہ/
٢٨٢	جناب کرم الٰہی صاحب سوداگر	ع/
٢٨٣	جناب میاں ملک تاج الدین صاحب اکونٹنٹ شملہ	عہ
٢٨٤	جناب سید محمد شاہ صاحب ٹھیکہ دار شملہ	عہ
٢٨٥	جناب بابو فیروز الدین صاحب فنانس ڈیپارٹمنٹ شملہ	صہ/
٢٨٦	جناب حافظ عبدالرحیم صاحب جفت فروش شملہ	ع/

۲۸۷	جناب منشی رحمت اللہ صاحب قصاب شملہ	۸ر	۲۹۹	جناب نبی بخش صاحب ٹیلر ماسٹر شملہ	۵ر
۲۸۸	جناب سبحان صاحب بٹ کشمیری "	عہ ر	۳۰۰	جناب میاں عبد الغنی صاحب زردوز مڈل بازار شملہ	۶ر
۲۸۹	جناب رستم جو صابر جو صاجبان جنرل مرچنیٹ وائس شملہ	ہے	۳۰۱	جناب رمضان ڈاڑھ صاحب دکاندار شملہ	عہ ر
۲۹۰	جناب غلام محمد صاحب بر دکان عبد الصمد صاحب شملہ	عہ ر	۳۰۲	جناب محمد رمضان خان صاحب دکاندار مڈل بازار شملہ	۲ر
۲۹۱	جناب عبد السبحان صاحب سوداگر ایہ بازار شملہ	للعہ ر	۳۰۳	از دکان عبد اللہ شاہ صاحب	۹ر
۲۹۲	جناب ڈاکٹر معراج الدین صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	سے ر	۳۰۴	جناب غلام قادر صاحب نعل فروش مڈل بازار شملہ	۴ر
۲۹۳	جناب بابو علی نقی صاحب شملہ	عہ ر	۳۰۵	جناب ہنوا نبی بخش صاحب نعل فروش شملہ	۱ر
۲۹۴	جناب میاں چھیدی صاحب "	عہ ر	۳۰۶	جناب مولا بخش صاحب خیاط مڈل بازار شملہ	۸ر
۲۹۵	جناب منشی محمد بخش ملازم جیالال صاحب وکیل شملہ	۶ر	۳۰۷	جناب عمر خان صاحب پولیس مین شملہ	۲ر
۲۹۶	جناب منشی کریم بخش صاحب وکیل عدالت شملہ	صہ ر	۳۰۸	جناب عبد الواحد صاحب خانساماں کوٹھی شملہ	۲ر
۲۹۷	جناب شاکر خان صاحب اردلی اگزیکٹیو انجینئر شملہ	عہ ر	۳۰۹	جناب ثناء اللہ صاحب کشمیری دکاندار مڈل بازار شملہ	۸ر
۲۹۸	جناب منشی غلام قادر صاحب خلف میاں عبد الغنی صاحب شملہ	۶ر	۳۱۰	جناب خدا بخش صاحب خیاط شملہ	۲ر

۳۱۱	جناب امیر سون صاحب صنا زغال فروش ٹال بازار شملہ	۲ر
۳۱۲	متفرق چندہ از مڈل بازار شملہ	۱۲
۳۱۳	جناب جمعہ نان پز صاحب صنا مڈل بازار شملہ	۴ر
۳۱۴	جناب حبیب اللہ صاحب صنا زنگریز	۴ر
۳۱۵	جناب سیو دھا نیلگر صاحب صنا مڈل بازار شملہ	۱ر
۳۱۶	جناب خانصاحب صنا زغال فروش شملہ	۲ر
۳۱۷	جناب حسین بخش صاحب صنا جفت فروش "	۴ر
۳۱۸	جناب فیض محمد صاحب صنا قلعی گر شملہ	عا ر
۳۱۹	جناب الٰہی بخش صاحب صنا آئینہ والے "	عہ ر
۳۲۰	جناب منشی نثار احمد صاحب صنا گھڑی ساز اپر بازار شملہ	عا ر
۳۲۱	جناب لالہ سرجن مل صاحب صنا سوداگر اپر بازار شملہ	صہ ر
۳۲۲	جناب مہتاب سنگھ صاحب صنا جوڑا میدان شملہ	عہ ر
۳۲۳	جناب کریم بخش صاحب صنا ملازم و کریم بخش صاحب صنا مٹھائی والا شملہ	۴ر
۳۲۴	جناب بیگم صاحبہ مولوی اظہار حسین صاحب صنا مرحوم	عہ

۱۲۵	جناب جہانگیر خانصاحب صنا خانساماں	عا ر
۳۲۶	متفرق چندہ از مسجد چھوٹا شملہ	۵ر
۳۲۷	جناب سید محسن صاحب صنا "	صہ ر
۳۲۸	جناب بابو محمد شعبان صاحب صنا کلرک خزانہ شملہ	صہ ر
۳۲۹	جناب غلام مصطفٰے صاحب صنا سگریٹ مرچنیٹ اپر بازار شملہ	صہ ر
۳۳۰	جناب عمر جو صاحب صنا شال مرچنیٹ اپر بازار شملہ	عا ر
۳۳۱	جناب رحمت اللہ صاحب صنا میوہ فروش	عا ر
۳۳۲	معلوم الاسم ملازم دفتر آب وہوا شملہ	صہ ر
۳۳۳	جناب بابو سید ولایت علی صاحب صنا ملازم دفتر آب وہوا شملہ	عہ
۳۳۴	جناب بابو غلام محی الدین شاہ صاحب صنا ملازم دفتر آب وہوا شملہ	صہ ر
۳۳۵	جناب حافظ محمد بخش صاحب صنا ملازم دفتر آب وہوا شملہ	عا ر
۳۳۶	جناب بابو حیدر علی صاحب صنا دفتر آب وہوا شملہ	عا ر
۳۳۷	جناب بابو سید برکت علی صاحب صنا دفتر آب وہوا شملہ	عا ر

۲۳۸	جناب بابو غلام قادر صاحب دفتر آب وہوا شملہ	ع/		انجمن اسلامیہ شملہ	۵ع
۲۳۹	جناب بابو مولا بخش صاحب دفتر آب وہوا شملہ	صہ/	۲۵۴	جناب فتح الدین صاحب ہیڈ کلرک ٹکنی کل	
۲۴۰	جناب بابو محمد یوسف صاحب دفتر آب وہوا شملہ	ع/		برانچ شملہ	۵ع
۲۴۱	جناب بابو شمس الحق صاحب دفتر آب وہوا شملہ	ع	۲۵۵	جناب مرزا غلام محمد صاحب ٹھیکہ دار تبتی شملہ	۵ع
۲۴۲	جناب ولی محمد صاحب دفتر آب وہوا شملہ	سے/	۲۵۶	جناب مولوی سید عبد الغفور صاحب سررشتہ دار	
۲۴۳	جناب بابو عبد الغنی صاحب خلف بابو عبد القادر			شملہ	صہ/
	صاحب سکرٹری معین الندوہ شملہ	ع/	۲۵۷	جناب مستری نصیر الدین صاحب راولی گودام	
۲۴۴	جناب بابو محمد جان صاحب ملازم دفتر آب			شملہ	۵سے
	وہوا شملہ	سے/	۲۵۸	جناب بابو عبد القادر صاحب کلرک آف ڈپٹی	
۲۴۵	جناب بابو عبد اللہ صاحب شملہ	صہ/		کورٹ شملہ	صہ/
۲۴۶	جناب بابو عبد العزیز صاحب "	ع/	۲۵۹	جناب لکھیا صاحب ٹھیکہ دار شملہ	صہ/
۲۴۷	جناب بابو سلطان بخش صاحب "	عہ/	۲۶۰	جناب عبد الستار صاحب شال مرچنٹ	صہ/
۲۴۸	جناب بابو ولی اللہ صاحب "	ع/	۲۶۱	جناب مستری الٰہی بخش خان صاحب متصل اسٹور	
۲۴۹	جناب محمد علی صاحب جمعدار "	۸/		گودام گاڑی خانہ شملہ	للعہ
۲۵۰	جناب قطب الدین صاحب "	۸/	۲۶۲	جناب میاں غلام حسین صاحب تبتی ٹھیکہ دار	
۲۵۱	جناب علی شیر صاحب "	۸/		شملہ	صہ/
۲۵۲	جناب نور بخش صاحب گھڑی ساز صدر		۲۶۳	جناب میاں جمال الدین صاحب قصاب شملہ	عہ
	بازار شملہ	۲/	۲۶۴	جناب بابو منصب علی خان صاحب نقشہ نویس	
۲۵۳	جناب بابو محمد حسین خان صاحب سکرٹری			شملہ ڈویژن	ع/

نمبر	نام	رقم
۳۶۵	جناب مولوی منعم الدین صاحب ملازم مولوٹائپ پریس شملہ	عہ
۳۶۶	جناب میر مشتاق احمد صاحب ملازم گورنمنٹ آفس شملہ	عہ
۳۶۷	جناب میاں سلطان ڈار صاحب دکاندار شملہ	عہ
۳۶۸	جناب بابو برکت علی صاحب ریلوے بورڈ شملہ	/ے
۳۶۹	جناب بابو دین محمد صاحب ملازم ملٹری دیپارٹمنٹ شملہ	/عا
۳۷۰	جناب مرزا عبداللہ بیگ صاحب کلرک دفتر پراونشل ڈویزن شملہ	۵ص
۳۷۱	جناب نور بخش صاحب گھڑی ساز صدر بازار شملہ	/۲
۳۷۲	جناب مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ درافٹس مین پبلک دفتر شملہ	۵ص
۳۷۳	جناب بابو شہاب الدین صاحب ملازم دفتر آب وہوا شملہ	/صہ
۳۷۴	جناب ملک تاج الدین صاحب اکونٹنٹ ملٹری ورکس شملہ	۸سہ
۳۷۵	جناب میاں قدرت اللہ صاحب ٹھیکہ دار شملہ	/عا
۳۷۶	جناب شیخ الٰہ بخش صاحب ملازم مولوٹائپ پریس شملہ	/عا
۳۷۷	جناب منشی بشیر الدین صاحب شملہ	/عا
۳۷۸	جناب منشی سراج الدین صاحب "	/عا
۳۷۹	جناب منشی فضل الدین صاحب "	عسہ
۳۸۰	جناب منشی ولایت علی صاحب "	عہ
۳۸۱	جناب منشی ظہور احمد صاحب "	/۸
۳۸۲	جناب حبیب اللہ صاحب دفتری "	/۴
۳۸۳	جناب شیخ گھسیٹو صاحب دفتری "	/۲
۳۸۴	جناب میاں رحمت اللہ صاحب دسٹری بیوٹر شملہ	/۴
۳۸۵	جناب منشی عبدالقادر صاحب نائب مصنف شملہ	ے
۳۸۶	جناب بابو عبدالستار و محمد حسین صاحب شملہ	للعہ
۳۸۷	جناب بابو محمد حسین سرویر شملہ	/عہ
۳۸۸	جناب منشی امام الدین صاحب "	/عہ
۳۸۹	جناب منشی عبدالغفار صاحب "	/سہ

۳۹۰	جناب بابو کشن لال صاحب شملہ	عگ ر	۴۰۸	جناب کریم بخش صاحب شملہ	۴ر
۳۹۱	جناب منشی محمد حسین صاحب ڈرافٹس مین شملہ	عہ ر	۴۰۹	مسماۃ جمعدارنی ″	۴ر
۳۹۲	جناب منشی سخاوت حسین و چراغ الدین		۴۱۰	جناب محمد علی صاحب ″	۸ر
	صاحبان شملہ	عہ ر	۴۱۱	جناب مسٹر کوائٹ صاحب ہیڈ اگزامنر شملہ	صہ ر
۳۹۳	جناب چودھری عبد المجید صاحب شملہ	عہ ر	۴۱۲	جناب انبیکا بابو صاحب اگزامینر شملہ	عہ ر
۳۹۴	جناب شیخ شادی صاحب شادہوری شملہ	عہ ر	۴۱۳	جناب مسٹر داکر صاحب اگزامینر ″	عہ ر
۳۹۵	جناب منشی محمد اسمعیل صاحب شملہ	۴ر	۴۱۴	جناب مسٹر ڈسورا صاحب اگزامینر ″	عہ ر
۳۹۶	جناب غلام مقید صاحب ″	۲ر	۴۱۵	جناب بابو ہریش چندر صاحب گھوش اگزامینر	
۳۹۷	جناب منشی محمد حیات صاحب ″	۴ر		شملہ	عہ ر
۳۹۸	جناب مہدی حسن خانصاحب ″	۴ر	۴۱۶	جناب بابو بہوبہاری صاحب چودھری	
۳۹۹	جناب منشی ضامن خانصاحب ″	۲ر		اگزامینر شملہ	عہ ر
۴۰۰	جناب منشی مصطفیٰ خانصاحب ″	۸ر	۴۱۷	جناب بابو جودھا رام صاحب کاپی ہولڈر شملہ	۲ر
۴۰۱	جناب منشی عبد الحمید صاحب ″	۴ر	۴۱۸	جناب بابو نور محمد صاحب ریوائزر ″	۴ر
۴۰۲	جناب مستری غلام محی الدین صاحب شملہ	۱۲ر	۴۱۹	جناب بابو ہری موہن صاحب گھوش کاپی	
۴۰۳	جناب دین محمد صاحب جمعدار شملہ	۴ر		ہولڈر	۱ر
۴۰۴	معلوم الاسم ″	۸ر	۴۲۰	جناب مسٹر ٹلیکر صاحب ریڈر شملہ	۲ر
۴۰۵	جناب چراغ الدین صاحب ″	۷ر	۴۲۱	جناب بابو نذر محمد صاحب کاپی ہولڈر شملہ	عہ ر
۴۰۶	جناب مہتا کاشی رام صاحب ″	۴ر	۴۲۲	جناب مسٹر داس صاحب ریڈر ″	عہ ر
۴۰۷	ملازمان اسکول شملہ	۸ر	۴۲۳	جناب مسٹر دلوٹ صاحب ریڈر ″	عگ ر

۴۲۴	جناب بابو بہاری لال صاحب گھوش ریڈر شملہ	۸ر	۴۴۱	جناب پنڈت گرانند تا صاحب کاپی ہولڈر	۲ر
۴۲۵	جناب لالہ نانک چند صاحب ریڈر "	عہ ر	۴۴۲	جناب میر محمد حسین صاحب کاپی ہولڈر	عہ ر
۴۲۶	جناب بابو جھنڈو خاں صاحب ریڈر "	عا ر	۴۴۳	جناب بابو ہری پادا رائے صاحب چودھری شملہ	۲ر
۴۲۷	جناب بابو خضر محمد صاحب ریڈر "	عا ر			
۴۲۸	جناب بابو ہیرا لال صاحب واٹسن ریڈر "	۸ر	۴۴۴	جناب پنڈت تلسی رام صاحب کاہن چودھری شملہ	۳ر
۴۲۹	جناب لالہ نہال چند صاحب ریڈر "	۸ر			
۴۳۰	جناب بابو گوپال چند صاحب چندر موزمدار ریڈر شملہ	۸ر	۴۴۵	جناب سید جلال دین شاہ صاحب شملہ	۸ر
			۴۴۶	جناب خواجہ احسن شاہ صاحب "	عہ ر
۴۳۱	جناب بابو دینبندر و ناتھ صاحب چودھری شملہ	۸ر	۴۴۷	جناب منشی سراج الدین صاحب "	عہ ر
۴۳۲	جناب منشی عبدالغفار صاحب ریڈر شملہ	صہ ر	۴۴۸	جناب منشی شمس الاسلام صاحب "	عہ ر
۴۳۳	جناب بابو نگندر و ناتھ دت صاحب ریڈر شملہ	۸ر	۴۴۹	جناب منشی اسلام الدین صاحب "	۸ر
			۴۵۰	جناب منشی قمر الدین صاحب "	عہ ر
۴۳۴	جناب بابو طوطا رام صاحب ریڈر شملہ	عہ ر	۴۵۱	جناب منشی نور الدین صاحب "	عہ ر
۴۳۵	جناب بابو کریم بخش صاحب ریڈر "	عہ ر	۴۵۲	جناب بابو بیناش چندر صاحب کمپوزیٹر "	۸ر
۴۳۶	جناب سید فرزند علی شاہ صاحب ریڈر "	ے ر	۴۵۳	جناب بابو گوپال چندر صاحب مطر شملہ	۴ر
۴۳۷	جناب پیرجی ظہور احمد صاحب ریڈر "	صہ ر	۴۵۴	جناب بابو کشن چند بنرجی صاحب "	۸ر
۴۳۸	جناب ملک فضل دین صاحب ریڈر "	عہ ر	۴۵۵	جناب منشی چراغ الدین صاحب شکن ہولڈر شملہ	عا ر
۴۳۹	جناب مسٹر سری نواسا آئنگر کاپی ہولڈر	عہ ر			
۴۴۰	جناب میر امجد حسین صاحب کاپی ہولڈر	۸ر	۴۵۶	جناب بابو شیام لال بنرجی صاحب چکرم شملہ	عہ ر

۴۵۷	جناب شیخ سلطان حسین صاحب سکشن ہولڈر	ع/
۴۵۸	جناب لالہ لال چند صاحب اسسٹنٹ ہولڈر نمبر ا سکشن شملہ	۸/
۴۵۹	جناب منشی عبدالرحمن صاحب نمبر ۴ کمپوزیٹر شملہ	عہ/
۴۶۰	جناب منشی معراج الدین صاحب نمبر ا کمپوزیٹر شملہ	عہ/
۴۶۱	جناب لالہ نندا صاحب شملہ	۴/
۴۶۲	جناب مولوی واحد علی صاحب کمپوزیٹر شملہ	۸/
۴۶۳	جناب بابو رکھی کارداس صاحب شملہ	۴/
۴۶۴	جناب منشی عبدالمجید صاحب "	۴/
۴۶۵	جناب بیرو ارام صاحب "	۲/
۴۶۶	جناب حیدر خان صاحب "	۸/
۴۶۷	جناب خوشی رام صاحب نمبر ا کمپوزیٹر شملہ	۴/
۴۶۸	جناب منشی امیر احمد صاحب کمپوزیٹر	عہ/
۴۶۹	جناب مسٹر سلورنس صاحب کمپوزیٹر شملہ	۲/
۴۷۰	جناب منشی سعادت خان صاحب کمپوزیٹر شملہ	۸/
۴۷۱	جناب بابو سری رام چندر صاحب نندی کمپوزیٹر شملہ	۴/
۴۷۲	جناب پنڈت چندر کا پرشاد صاحب کمپازیٹر شملہ	۲/
۴۷۳	جناب منشی عطا محمد صاحب کمپوزیٹر شملہ	۸/
۴۷۴	جناب معین الدین صاحب کمپوزیٹر "	۴/
۴۷۵	جناب محمد حنیف صاحب کمپوزیٹر "	۴/
۴۷۶	جناب میاں صاحب کمپوزیٹر "	۴/
۴۷۷	جناب عبدالرزاق صاحب کمپوزیٹر "	۸/
۴۷۸	جناب عبدالحمید صاحب کمپوزیٹر "	۲/
۴۷۹	جناب بابو بپین بہاری مکرجی صاحب سکشن ہولڈر نمبر ۲ شملہ	عہ/
۴۸۰	جناب منشی محمد عظیم صاحب اسسٹنٹ شملہ	ع/
۴۸۱	جناب غلام مصطفی صاحب کمپوزیٹر "	۴/
۴۸۲	جناب خواجہ تقی الدین صاحب کمپوزیٹر "	۴/
۴۸۳	جناب بابو سنگھ رام صاحب کمپوزیٹر "	عہ/
۴۸۴	جناب بابو شیر سنگھ صاحب کمپوزیٹر "	۴/
۴۸۵	جناب منشی محمد سمٰعیل خان صاحب "	۸/
۴۸۶	جناب مولوی محمد حسین صاحب قریشی "	عہ/

۴۸۷	جناب منشی محبوب احمد صاحب کمپوزیٹر شملہ	۸/	۵۰٦	جناب محمد عثمان صاحب شملہ	٦/
۴۸۸	جناب مسٹر رو یئر صاحب کمپوزیٹر شملہ	عه/	۵۰۷	جناب حامد حسین صاحب "	عه/
۴۸۹	جناب بابو رامندر ولال صاحب بنرجی "	عه/	۵۰۸	جناب لالہ مرلا رام صاحب نمبر۱ "	۱/
۴۹۰	جناب سالک رام صاحب نمبر۱ "	۴/	۵۰۹	جناب حسن علی صاحب "	۸/
۴۹۱	جناب مسٹر جے رابنسن شملہ	۴/	۵۱۰	جناب سید محمد حسین صاحب "	عه
۴۹۲	جناب مسٹر جے بن جمن صاحب "	۸/	۵۱۱	جناب منشی غلام محمد صاحب نمبر۲ "	۸/
۴۹۳	جناب سید ولایت شاہ صاحب "	عه/	۵۱۲	نامعلوم الاسم "	۲/
۴۹۴	جناب بابو موہر سنگہ صاحب "	عه/	۵۱۳	جناب منشی عبد الغنی صاحب نمبر۲ "	عه/
۴۹۵	جناب قاضی قطب علی صاحب "	عه/	۵۱۴	جناب منشی عبد الرزاق صاحب نمبر "	۸/
۴۹٦	جناب بابو لال چند صاحب نمبر۳ "	۸/	۵۱۵	جناب کاتیا رام صاحب "	۴/
۴۹۷	جناب میر علی حسین صاحب "	عه/	۵۱٦	جناب چیندو مل صاحب "	۴/
۴۹۸	جناب منشی مولا بخش صاحب "	۸/	۵۱۷	جناب منشی شاہ محمد صاحب "	عه/
۴۹۹	جناب قاسم علی صاحب "	عه/	۵۱۸	جناب لالہ نتھو لال صاحب "	۸/
۵۰۰	جناب بابو بناش چندر صاحب کرچی	۸/	۵۱۹	جناب لالہ متھرو مل صاحب "	۸
۵۰۱	جناب عبد الکریم صاحب نمبر۲	ے	۵۲۰	جناب میر احسان علی صاحب نمبر۲ "	سه
۵۰۲	جناب خدا بخش صاحب نمبر۱ شملہ	عه/	۵۲۱	جناب لالہ لکھون سنگہ صاحب "	۴/
۵۰۳	نواب عبد الشکور صاحب "	عه/	۵۲۲	جناب منشی نوازش حسین صاحب "	۴/
۵۰۴	جناب نبی بخش صاحب نمبر۳ "	۴/	۵۲۳	جناب بابو کالی چرن صاحب گنگولی "	۸/
۵۰۵	جناب ولی محمد صاحب نمبر۳ "	عه/	۵۲۴	جناب منشی عبد الرحیم صاحب اسسٹنٹ "	۸/

۵۲۵	جناب میر ہاشم علی صاحب	شملہ	صہ ر
۵۲۶	جناب منشی محمد شفیع صاحب	″	۸ر
۵۲۷	جناب منشی نور محمد صاحب	″	۴ر
۵۲۸	جناب منشی محمد علی صاحب	″	عہ ر
۵۲۹	جناب بابو رام صاحب	″	۱ر
۵۳۰	جناب بقاوت اللہ صاحب	″	۴ر
۵۳۱	جناب عبدالغفار صاحب نمبر ۲	″	۴ر
۵۳۲	جناب الٰہی بخش صاحب نمبر ۲	″	۴ر
۵۳۳	جناب محمد حبیب صاحب	″	۲ر
۵۳۴	جناب منیر بخش صاحب	″	۲ر
۵۳۵	جناب عبدالعزیز خاں صاحب	″	۲ر
۵۳۶	جناب لیاقت علی صاحب	″	۲ر
۵۳۷	جناب محمد شفیع ملک صاحب	″	۲ر
۵۳۸	جناب بہاری لال صاحب	″	۱ر
۵۳۹	جناب منشی رام صاحب	″	۱ر
۵۴۰	جناب سوہن لال صاحب	″	۱ر
۵۴۱	جناب محمد شفیع الدین صاحب	″	۸ر
۵۴۲	جناب وزیر بیگ صاحب	″	۲ر
۵۴۳	جناب شیخ عبداللہ صاحب	″	۱ر
۵۴۴	جناب وزیر خاں صاحب	شملہ	۸ر
۵۴۵	جناب بابو دیبی دین صاحب استاد سکشن ہولڈر	شملہ	عہ ر
۵۴۶	جناب بہاری لال صاحب مصر	شملہ	عا ر
۵۴۷	جناب رحیم الدین صاحب	″	۸ر
۵۴۸	جناب بشیر احمد صاحب	″	عہ ر
۵۴۹	جناب چیند و لال صاحب	″	۸ر
۵۵۰	جناب محمد بخش صاحب نمبر ۲	″	۴ر
۵۵۱	جناب محمد زمان خاں صاحب	″	عا ر
۵۵۲	جناب محمد شکور خاں صاحب	″	۸ر
۵۵۳	جناب عبدالرحمن صاحب	″	۸ر
۵۵۴	جناب کفایت اللہ صاحب	″	۴ر
۵۵۵	جناب خورشید محمد صاحب	″	۴ر
۵۵۶	جناب مسٹر جیکب صاحب	″	۴ر
۵۵۷	جناب سعید الدین صاحب	″	۸ر
۵۵۸	جناب شمس الدین صاحب نمبر ۲	″	۴ر
۵۵۹	جناب خلیل الرحمن صاحب	″	۲ر
۵۶۰	جناب عترت حسین صاحب	″	عہ ر
۵۶۱	جناب نلی رام صاحب	″	۸ر

۵۶۱	جناب ظہور رضا خانصاحب شملہ	عہ/	۵۸۰	جناب نندلال صاحب شملہ	۲/
۵۶۲	جناب پرمانند صاحب نمبر ۲ ″	۴/	۵۸۱	جناب عبدالاحد صاحب ″	۴/
۵۶۴	جناب درگا پرشاد صاحب نمبر ۲ ″	۴/	۵۸۲	جناب ابراہیم خانصاحب ″	۸/
۵۶۵	جناب امیر بیگ صاحب ″	۸/	۵۸۳	جناب عبدالسبحان صاحب ″	۸/
۵۶۶	جناب تاراچند صاحب ″	۴/	۵۸۴	جناب عبدالغفار خانصاحب ″	۸/
۵۶۷	جناب دیبی چند صاحب ″	۴/	۵۸۵	جناب خدابخش صاحب نمبر ۵ ″	۴/
۵۶۸	جناب محمد ابراہیم خانصاحب ″	۴/	۵۸۶	جناب محمد دین صاحب نمبر ۲ ″	۲ عہ/
۵۶۹	جناب عبدالستار صاحب ″	۴/	۵۸۷	جناب جیت رام صاحب ″	۴/
۵۷۰	جناب صفی اللہ خانصاحب ″	۶/	۵۸۸	جناب چراغ الدین صاحب نمبر ۲ ″	عہ/
۵۷۱	جناب نبی بخش صاحب نمبر ۴ ″	۴/	۵۸۹	جناب گنگا دت صاحب ″	عہ/
۵۷۲	جناب فیاض علی صاحب شملہ	۴/	۵۹۰	جناب عبدالرحیم صاحب ″	عہ/
۵۷۳	جناب من موہن لکہری صاحب اسسٹنٹ نمبر ۶ سکشن شملہ	۸/	۵۹۱	جناب مسٹر جی کھارڈی صاحب اسسٹنٹ شملہ	عہ/
۵۷۴	جناب سکندر رضا خانصاحب شملہ	۴/	۵۹۲	جناب چھجو صاحب شملہ	۸/
۵۷۵	جناب کیور چند صاحب ″	۲/	۵۹۳	جناب پیر بخش صاحب ″	عہ/
۵۷۶	جناب منشی رام صاحب نمبر ۲ ″	۴/	۵۹۴	جناب بیر سنگھ صاحب ″	۸/
۵۷۷	جناب عبدالکریم صاحب نمبر ۳ ″	۴/	۵۹۵	جناب حشمت اللہ صاحب ″	عہ/
۵۷۸	جناب عبدالرحمن صاحب نمبر ۶ ″	۸/	۵۹۶	جناب دوارکا پرشاد صاحب شملہ	۴/
۵۷۹	جناب محمد خلیل صاحب ″	۲/	۵۹۷	جناب نتھو رام صاحب شملہ	۴/

۴۹۱	جناب ہاشم بیگ صاحب شملہ	۴ر	۵۰۹	جناب محمد شیخ صاحب شملہ	۲ر
۴۹۲	جناب جمال الدین صاحب نمبر ا شملہ	۸ر	۵۱۰	جناب عبدالرحمن خانصاحب شملہ	ع۸ر
۴۹۳	جناب سجاد حسین صاحب نمبر ۲ شملہ	۸ر	۵۱۱	جناب قدرت اللہ صاحب شملہ	۳ر
۴۹۴	جناب امام الدین صاحب شملہ	۲ر	۵۱۲	جناب احسان اللہ خانصاحب شملہ	۲ر
۴۹۵	جناب احسان علی صاحب نمبر ا شملہ	عہ			
۴۹۶	جناب نظیر محمد صاحب شملہ	۸ر	۵۱۳	جناب پریم سنگھ صاحب شملہ	۲ر
۴۹۷	جناب دین محمد صاحب شملہ	۸ر	۵۱۴	جناب اگیا رام صاحب شملہ	۲ر
۴۹۸	جناب محمد ابراہیم صاحب شملہ	۸ر	۵۱۵	جناب اجودھیا پرشاد صاحب نمبر ا شملہ	۱ر
۴۹۹	جناب اننتا رام صاحب نمبر ۲ شملہ	۸ر			
۵۰۰	جناب گردیال سنگھ صاحب شملہ	۸ر	۵۱۶	جناب روشن علی صاحب شملہ	۴ر
۵۰۱	جناب کیسر سنگھ صاحب شملہ	۸ر	۵۱۷	جناب مجاہدالدین صاحب شملہ	۴ر
۵۰۲	جناب محمد شریف صاحب شملہ	عہ	۵۱۸	جناب عبدالغفور صاحب نمبر ۲ شملہ	۴ر
۵۰۳	جناب عطا محمد صاحب نمبر ۲ شملہ	۸ر			
۵۰۴	جناب ہنس راج صاحب شملہ	۴ر	۵۱۹	جناب نواب حسین صاحب شملہ	۴ر
۵۰۵	جناب دیبی سرن صاحب شملہ	۸ر	۵۲۰	جناب ثنائی رام صاحب شملہ	۴ر
۵۰۶	جناب عبدالرحیم صاحب شملہ	۸ر	۵۲۱	جناب سراج الدین صاحب نمبر ۲ شملہ	۴ر
۵۰۷	جناب محمد حسین صاحب نمبر ۸ شملہ	عہ			
۵۰۸	جناب حبیب اللہ صاحب نمبر ۲ سکشن نمبر ۹ شملہ	۸ر	۵۲۲	جناب امیر بخش صاحب شملہ	۴ر
			۵۲۳	جناب علاءالدین صاحب شملہ	۴ر

۵۲۴	جناب ٹھاکر داس صاحب شملہ	۲ر	۵۴۳	جناب فرحت اللہ صاحب شملہ	۱ر
۵۲۵	جناب حاکم رائے صاحب شملہ	۱ر	۵۴۴	جناب فرزل حسین صاحب شملہ	۲ر
۵۲۶	جناب شرافت حسین صاحب شملہ	۴ر	۵۴۵	جناب محمد شفیع صاحب شملہ	۲ر
۵۲۷	جناب غلام کبریا خانصاحب شملہ	عہ	۵۴۶	جناب برکت علی خانصاحب شملہ	۱ر
۵۲۸	جناب واحد علی صاحب شملہ	عہ	۵۴۷	جناب عیدو صاحب شملہ	۱ر
۵۲۹	جناب الف خان صاحب شملہ	۴ر	۵۴۸	جناب کریم بخش صاحب نمبر۲ شملہ	۱ر
۵۳۰	جناب کریم بخش صاحب نمبر۱ شملہ	عہ	۵۴۹	جناب ادریس خانصاحب شملہ	۴ر
۵۳۱	جناب علی بخش صاحب شملہ	۴ر	۵۵۰	جناب مبارک علی صاحب شملہ	۲ر
۵۳۲	جناب ظہور خان صاحب شملہ	۸ر	۵۵۱	جناب صوبیدار خانصاحب شملہ	۱ر
۵۳۳	جناب اکمل خان صاحب شملہ	۴ر	۵۵۲	جناب دنی چند صاحب شملہ	۲ر
۵۳۴	جناب علی الرؤف صاحب شملہ	۴ر	۵۵۳	جناب نظیر محمد صاحب شملہ	۴ر
۵۳۵	جناب رحیم بخش صاحب شملہ	۲ر	۵۵۴	جناب پیر بخش صاحب شملہ	۲ر
۵۳۶	جناب ریاض الدین صاحب شملہ	۲ر	۵۵۵	جناب غلام حسین صاحب شملہ	۲ر
۵۳۷	جناب علا بخش صاحب شملہ	۲ر	۵۵۶	جناب عباس علی صاحب شملہ	۲ر
۵۳۸	جناب عبد الجبار صاحب شملہ	۴ر	۵۵۷	جناب نور سنگھ صاحب شملہ	۲ر
۵۳۹	جناب حسین الدین صاحب شملہ	۴ر	۵۵۸	جناب حیدر حسین صاحب شملہ	۱ر
۵۴۰	جناب عبد الرحمن صاحب نمبر۲ شملہ	۱ر	۵۵۹	جناب محمد قیوم صاحب شملہ	۱ر
۵۴۱	جناب مشرف علی صاحب شملہ	۲ر	۵۶۰	جناب عوض علی صاحب شملہ	۲ر
۵۴۲	جناب یعقوب علی صاحب شملہ	۴ر	۵۶۱	جناب ابراہیم صاحب شملہ	۱ر

۵۶۲	جناب امیرالدین صاحب شملہ	ا/	۵۸۱	جناب اندر دت صاحب شملہ	۲/
۵۶۳	جناب بشارت علی صاحب جمعدار شملہ	عہ/	۵۸۲	جناب نہالا صاحب نمبر۲ شملہ	ا/
۵۶۴	جناب شبرام صاحب شملہ	۳/	۵۸۳	جناب گیندن صاحب نمبر۲ شملہ	ا/
۵۶۵	جناب عبدالغفور صاحب شملہ	۲/	۵۸۴	جناب صادق علی صاحب شملہ	ا/
۵۶۶	جناب عقلو صاحب شملہ	۲/	۵۸۵	جناب مرتضیٰ خان صاحب شملہ	۸/
۵۶۷	جناب من سنگھ صاحب شملہ	۴/	۵۸۶	جناب عبدالستار صاحب شملہ	۲/
۵۶۸	جناب روپ سنگھ صاحب شملہ	ا/	۵۸۷	جناب عطاءاللہ صاحب شملہ	عہ/
۵۶۹	جناب خوجو صاحب شملہ	ا/	۵۸۸	جناب ہیبت رام صاحب شملہ	۴/
۵۷۰	جناب نہالا صاحب شملہ	۲/	۵۸۹	جناب بھوپ سنگھ صاحب شملہ	۲/
۵۷۱	جناب روڈا صاحب شملہ	۲/	۵۹۰	جناب دھومی صاحب نمبر۲ شملہ	ا/
۵۷۲	جناب پوریا صاحب شملہ	۲/	۵۹۱	جناب ہیرا صاحب شملہ	ا/
۵۷۳	جناب مستانہ صاحب شملہ	۲/	۵۹۲	جناب دیالو صاحب شملہ	ا/
۵۷۴	جناب رکھی رام صاحب نمبرا شملہ	ا/	۵۹۳	جناب محمد یار خان صاحب نمبر۲ شملہ	۲/
۵۷۵	جناب سیریا صاحب شملہ	ا/	۵۹۴	جناب ظہورالدین صاحب شملہ	۲/
۵۷۶	جناب حکیم چند صاحب شملہ	ا/	۵۹۵	جناب محمد یسین صاحب شملہ	۲/
۵۷۷	جناب سندر صاحب شملہ	ا/	۵۹۶	جناب فضل احمد صاحب شملہ	۸/
۵۷۸	جناب عبداللہ خان صاحب شملہ	۲/	۵۹۷	جناب شیر خان صاحب شملہ	۲/
۵۷۹	جناب حسین خان صاحب شملہ	ا/	۵۹۸	جناب یعقوب خان صاحب شملہ	۲/
۵۸۰	جناب ننھکو صاحب شملہ	۲/	۵۹۹	جناب رجب خان صاحب شملہ	۲/

۶۰۰	جناب گوبردھن صاحب شملہ	۱/		منشی عبدالقادر صاحب شملہ	سے/
۶۰۱	جناب عزیز ڈاڑ صاحب شملہ	عہ/	۶۱۴	بابت قیمت کھال قربانی	
۶۰۲	جناب کریم بخش صاحب رفوگر ٹڈن بازار	۸/		از جانب عبدالغفور صاحب گاذر	
	شملہ			شملہ	ع/
۶۰۳	جناب غلام رسول صاحب دکاندار شملہ	عہ/	۶۱۵	چندہ عید الفطر شملہ	عہ ۸/
۶۰۴	جناب بسجو صاحب دکاندار شملہ	۸/	۶۱۶	جناب مولوی محمد عمر صاحب	
۶۰۵	جناب محمد خلیل صاحب شملہ	۸/		محافظ دفتر عدالت دیوانی	
۶۰۶	جناب محمد شاہ صاحب نان پز شملہ	۸/		اعظم گڈھ	۵عہ
۶۰۷	جناب خلیفہ غلام رسول صاحب		۶۱۷	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب	
	خیاط شملہ	۲/		منصف مومن آباد ریاست	
۶۰۸	جناب رحیم بخش صاحب کشمیری			حیدرآباد دکن	صہ/
	ٹھیکہ دار شملہ	۶/	۶۱۸	جناب مولوی جان محمد صاحب	
۶۰۹	جناب خیراتی صاحب خیاط			رئیس اعظم ہوشیارپور	سما/
	شملہ	۸/	۶۱۹	جناب شیخ نبی صاحب مختار کلکٹری	
۶۱۰	چندہ چھوٹا شملہ معرفت جناب مرزا			قلعہ کہنہ غازیپور	عا/
	غلام مصطفےٰ صاحب شال مرچنٹ لودیانہ	تعہ	۶۲۰	جناب مولوی محمد سعید صاحب وکیل	
۶۱۱	جناب غلام نبی صاحب خیاط شملہ	۸/		سیدپور ضلع غازیپور	سعہ
۶۱۲	چندہ بروز عید الضحیٰ شملہ	ع/	۶۲۱	جناب عبدالغفار خان صاحب	
۶۱۳	قیمت کھال قربانی از جناب			سب اوورسیر بارہ بنکی	۵عہ

عطیات ندوۃ العلما

عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہ	الکعہ ے/

نمبر	نام	رقم
۱	جناب سید ظفر نواب صاحب رئیس گیا	عہ/
۲	جناب عابد علی صاحب سوداگر لکھنو	عہ/
۳	جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب علی حسن خانصاحب رئیس بھوپال	صہ
۴	جناب مولوی فدا حسین صاحب رئیس موضع رتنی ضلع گیا	عہ
۵	جناب حاجی قادر بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس فیض آباد	صعہ
۶	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب رئیس بھوپال مقیم لکھنو	صعہ
۷	جناب فیض بخش صاحب سوداگر لکھنو	ہ/
۸	جناب مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علی گڈھ	صہ
۹	جناب مولوی محمود علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپور تھلہ	عہ

چندہ ندوۃ العلما بابت سال سنہ ۲۴ و ۲۵ھ

نمبر	نام	رقم
۱	جناب مولوی ریاض حسن خانصاحب رئیس رسول پور ضلع مظفر پور	ے/
۲	جناب مولوی ابو الحسن خانصاحب رسول پور ضلع مظفر پور	عا/
۳	جناب مولوی اعجاز حسن خانصاحب رئیس رسولپور ضلع مظفر پور	عا/
۴	جناب مولوی عبد القادر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر سیتاپور	عا/
۵	جناب محمد عزت اللہ صاحب قاضی پورہ کلان بنارس	عا/
۶	جناب منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد نامی پریس کانپور	عا/
۷	جناب ڈپٹی احسان علی صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عا/

۸	جناب منشی یعقوب علی خانصاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ ر	۱۸	جناب بابو محمد احسان اللہ خانصاحب بریلی	عہ ر
۹	جناب مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل عدالت ججی شاہجہانپور	عہ ر	۱۹	جناب بابو علی احمد خان صاحب ہیڈ کلرک ریلوے بریلی	عہ ر
۱۰	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل عدالت ججی شاہجہانپور	عہ ر	۲۰	جناب نبی احمد صاحب سرور بریلی	عہ ر
۱۱	جناب مولوی احمد علی صاحب وکیل عدالت بارہ بنکی	عہ ر	۲۱	جناب منشی محمد بشیر الدین صاحب بریلی	عہ ر
۱۲	جناب محمد سلیم خان صاحب رئیس شاہجہانپور	عہ ر	۲۲	جناب بابو محمد مقبول الرحمن صاحب ہیڈ کلرک ریلوے بریلی	عہ ر
۱۳	جناب حیات اللہ صاحب اسکول ماسٹر چھاؤنی پشاور	عہ ر	۲۳	جناب منشی صدر الدین احمد خانصاحب پنشنر تحصیلدار بریلی	عہ ر
۱۴	جناب سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چورو ریاست بیکانیر	عہ ر	۲۴	جناب مولوی رضی الدین خانصاحب تحصیلدار پیلی بھیت	عہ ر
۱۵	جناب حکیم محمد ولی صاحب کسمنڈوی سپرنٹنڈنٹ جیل صوبہ گلبرگہ دکن	عہ ر	۲۵	جناب حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	عہ ر
۱۶	جناب محمد سلیم اللہ خانصاحب اورسیر محلہ شاہ آباد بریلی	عہ ر	۲۶	جناب قاضی سید امراؤ علی صاحب سب رجسٹرار فرخ آباد	عہ ر
۱۷	جناب ڈاکٹر محمد نعیم اللہ خانصاحب بریلی	عہ ر	۲۷	جناب حافظ عبد الرحیم خان صاحب	

	فرخ آباد	عہ/
۲۸	جناب مولوی عبدالحق صاحب وکیل گجرانوالہ	عہ/
۲۹	جناب مولوی عبدالعزیز صاحب مختار گجرانوالہ	عہ/
۳۰	جناب مولوی احمد علی صاحب مختار گجرانوالہ	عہ/
۳۱	جناب شیخ عنایت اللہ صاحب سابق مثل خوان سب جج گجرانوالہ	عہ/
۳۲	جناب ایزد بخش صاحب منصف گجرانوالہ	عہ/
۳۳	جناب مرزا اسداللہ خان صاحب تحصیلدار گجرانوالہ	عہ/
۳۴	جناب سید قلندر حسین صاحب سپروائزر گجرانوالہ	عہ/
۳۵	جناب مولوی علاء الدین صاحب امام جامع مسجد جدید گجرانوالہ	عہ/
۳۶	جناب راجہ اکرام اللہ خانصاحب آنریری مجسٹریٹ گجرانوالہ	عہ/

۳۷	جناب مرزا محمد امین اللہ خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرانوالہ	عہ/
۳۸	جناب سردار مرزا عظمت اللہ خانصاحب رئیس وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/
۳۹	جناب سردار مرزا خلیل اللہ خانصاحب جمعدار رجمنٹ نمبر ۱ گجرانوالہ	عہ/
۴۰	جناب قاضی باقی شاہ صاحب وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/
۴۱	جناب چودھری حیات محمد خانصاحب ذیلدار وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/
۴۲	جناب حکیم صفدر علی صاحب وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/
۴۳	جناب شیخ کرم الٰہی صاحب پوسٹماسٹر وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/
۴۴	جناب حسین محمد خانصاحب رئیس خانپور ضلع سہارنپور	عہ/
۴۵	جناب محمد عبداللہ خان صاحب رئیس وسوداگر خانپور ضلع ہشیارپور	عہ/

۴۶	جناب شیخ غلام محی الدین خانصاحب سوداگر ورئیس خانپور ضلع ہشیار پور	ع/
۴۷	جناب مولوی علی محمد خانصاحب نقل نویس خانپور ضلع ہشیار پور	ع/
۴۸	جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل گجرانوالہ	ع/
۴۹	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار پُوروا ضلع اُناؤ	ع/
۵۰	جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر	ع/
۵۱	جناب حاجی محمد حبیب اللہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	ع/
۵۲	جناب میاں دوست محمد صاحب دکان شیخ بڈھا و دوست محمد صاحبان آڑھت داران چرم امرتسر	ع/
۵۳	جناب میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ شہر امرتسر	ع/
۵۴	جناب میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار کٹڑہ اہلووالیان شہر امرتسر	ع/
۵۵	جناب شیخ محمد جمیل و محمد یعقوب صاحبان محلہ چوک فرید آڑھت داران چرم امرتسر	ع/
۵۶	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شہر امرتسر	ع/
۵۷	جناب میاں علی محمد صاحب دکان حاجی شیخ بڈھا و علی محمد صاحبان سوداگران چرم امرتسر	ع/
۵۸	جناب مسٹر احسان الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا و سکریٹری انجمن اسلامیہ جالندھر	ع/
۵۹	جناب مولانا مولوی چراغ علی شاہ صاحب قادری آلہ یاری بھت پور ضلع جالندھر	ع/
۶۰	جناب حکیم مولوی فضل محمد صاحب بکرم ہال شہر جالندھر	ع/
۶۱	جناب حکیم علی اکبر شاہ صاحب بھت پور ضلع جالندھر	ع/
۶۲	جناب بابو غلام محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر جالندھر	ع/
۶۳	جناب قاضی محبوب عالم صاحب	

ر	رئیس اعظم جالندھر	عہ/
۶۴	جناب مولوی محمد بخش صاحب	
	وکیل جالندھر	عہ/
۶۵	جناب منشی رستم علی صاحب مختار	
	ریاست کپورتھلہ	عہ/
۶۶	جناب چودھری مولا بخش صاحب	
	ذیلدار گوکھپڑہ ضلع لائل پور	عہ/
۶۷	جناب ماسٹر غلام محی الدین صاحب	
	پلیڈر جالندھر	عہ/
۶۸	جناب خان بہادر احمد شاہ خان صاحب بہادر	
	ڈسٹرکٹ جج پنشنر رئیس نوبستی	عہ/
۶۹	جناب خان صاحب نیاز محمد خان صاحب	
	وکیل جالندھر	عہ/
۷۰	جناب حکیم بدر الدین صاحب قصبہ	
	آدم پور ضلع جالندھر	عہ/
۷۱	جناب مولوی کمال الدین صاحب	
	ہاسپٹل اسسٹنٹ متعلقہ پلیگ	
	ڈیوٹی جالندھر	عہ/
۷۲	جناب خان حبیب اللہ خان صاحب	

ر	انسپکٹر پولیس	عہ/
۷۳	جناب نواب محمد سعد اللہ خان صاحب	
	ڈسٹرکٹ جج جالندھر	عہ/
۷۴	جناب سید عبد الحفیظ صاحب	
	سب اورسیر ڈسٹرکٹ بورڈ بارہ بنکی	عہ/
۷۵	جناب منشی محمد محمود عالم صاحب	
	خلف جناب منشی سرفراز علی صاحب	
	مرحوم فیض آباد	صہ/
۷۶	جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب	
	فاضل ہشیارپوری	عہ/
		[illegible]

کتب خانہ

۱	جناب نیاز جنگ خان صاحب مرحوم معرفت	
	جناب حسین الدین خان صاحب رسالدار	
	قائم گنج فرخ آباد برائے خرید کتب	صہ/
۲	نواز جنگ حافظ احمد رضا خان صاحب مرحوم	
	جج ہائیکورٹ حیدرآباد رئیس بانکی پور	[illegible]

خزانہ محمدیہ

۱	جناب محمد حسن خان صاحب چپراسی فرخ آباد	عہ/

۲	چندہ متفرق معرفت جناب حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	۷عہ/
	زکوٰۃ	۹۱/ ۹
۱	جناب شیخ محسن علی صاحب رئیس جگور	عہ/
۲	جناب حکیم سید کرم حسین صاحب تجارہ ریاست الور	۶ عا/
۳	جناب فیض الحسن صاحب نسوی گولا گنج لکھنؤ قیمت چرم قربانی ۲ عدد	۱۲عہ/
۴	جناب میر عثمان علی صاحب ۳ عدد چرم قربانی	سے/
۵	جناب منشی بشیر الدین صاحب ۲ چرم قربانی	۵عہ/
۶	جناب مرزا محمد فصیح صاحب وکیل ایک عدد چرم قربانی	۸عہ/
۷	جناب منشی عزیز الدین صاحب سب انسپکٹر کوتوالی ڈیرہ دون قیمت چرم قربانی	سے/
۸	اہالیان دسنہ ضلع پٹنہ بابت قیمت	

۸	چرم قربانی معرفت حکیم سید لیاقت حسین صاحب	۶للعہ ۵/
۹	جناب شیخ نثار الرحمن صاحب موضع بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۰	جناب منشی اصغر حسین صاحب ساکن دسنہ ضلع پٹنہ	۴عہ/
۱۱	جناب شیخ محمد عرب صاحب سب انسپکٹر دیوگاؤں قیمت چرم قربانی	للعہ/
۱۲	جناب منشی عادل خان صاحب ایجنٹ محکمہ رسدات کوہ لیانگ ضلع دارجلنگ	لعہ/
۱۳	جناب ڈاکٹر محمد نعیم اللہ خان صاحب	صہ/
۱۴	جناب محمد احسان اللہ خان صاحب	صہ/
۱۵	قیمت چرم مرسلہ جناب امیر حسن صاحب نیوتنی ضلع اوناؤ	لعہ ۵/
۱۶	قیمت چرم قربانی عطیہ جناب شیخ تفضل حسین خانصاحب رئیس محمد پور ضلع بارہ بنکی	ملعہ ۵
۱۷	جناب بابو عبدالعزیز صاحب رئیس ہاری مؤ ضلع سلطانپور	۵عہ/

۱۸	جناب منشی علی گوہر صاحب			ورئیس جہان خیلان ضلع ہشیارپور	سے/
	باڈر ملٹری پولیس کوہاٹ	سے/	۲۸	جناب منشی میران بخش صاحب پٹواری	
۱۹	جناب حشمت علی صاحب کورٹ دفعدار			جہان خیلان ضلع ہشیارپور	صہ/
	باچھیری ضلع پشاور	معہ/ ۳	۲۹	جناب سید شمس الدین صاحب منصف	
۲۰	جناب مولوی حاجی عیسیٰ خان صاحب			ہوشیارپور	صہ/
	رئیس دتاولی ضلع علی گڈھ	۱۸/	۳۰	جناب حاجی شیخ طالع محمد صاحب	
۲۱	جناب ڈاکٹر محمد نعیم اللہ خان صاحب			رئیس اعظم عنایت پور متصل کمال پور	
	بریلی	سے/		ضلع ہشیارپور برائے یتیم خانہ	لعہ
۲۲	جناب بابو احسان اللہ خان صاحب		۳۱	جناب شیخ رحمت علی صاحب نقش بندی	
	بریلی	للعہ/		سوداگر پاپوش ہشیارپور	صہ/
۲۳	جناب بابو نبی احمد خان صاحب		۳۲	جناب حاجی عبد الرحیم صاحب تاجر چرم	
	سرویر بریلی	سے/		معرفت دکان حاجی عبد الرحیم و نظام الدین	
۲۴	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب			صاحبان امرتسر	لعہ
	بریلی	[illegible]	۳۳	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	
۲۵	معرفت حافظ نظیر حسن صاحب			بازار کسیران جالندھر	عا/
	فرخ آباد	۷/	۳۴	جناب منشی شیر علی خان صاحب محرر آبادی	
۲۶	جناب شیخ مہرالٰہی صاحب رئیس			ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	سے/
	روپڑ ضلع انبالہ	۵	۳۵	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل	
۲۷	جناب خان صاحب یار محمد خان صاحب ذیلدار			راے بریلی	للعہ / ۱۲/

نمبر	نام	رقم
۳۶	جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب مدرس عربی گورنمنٹ ہائے اسکول ہشیارپور	صہ/
	امانت کھاتہ	[illegible] ۶/۱۴ پائی
۱	مرسلہ جناب محمد ابراہیم صاحب دادری ریاست جیندہ	عـہ
۲	مرسلہ مولوی غلام محمد صاحب ہشیارپوری ۱۰ شعبان	عـہ
۳	جناب سید سلیم الدین صاحب عرف محمد کرم حسین صاحب ریاست آلور تجارہ بلا تفصیل	عا/ ۶/
		[illegible]
	سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال	
۱	۲ ذیقعدہ	ما/
۲	۱۸ ربیع الاول	صـہ
		[illegible]
	عطیات سالانہ ہزہائنس	
۱	نواب صاحب بہادر بہاولپور بالقابہ	ما/

چندہ دارالعلوم بابت سال ۲۵ و ۱۳۲۴ھ

نمبر	نام	رقم
۱	جناب موسی حاجی اسماعیل صاحب رئیس الپی ملک مالابار	صـہ/
۲	جناب عبدالغنی صاحب ولد کریم سرار صاحب دھولیہ محلہ دلوپور	عہ/
۳	جناب منشی عبدالحفیظ صاحب اورسیر بارہ بنکی	صـہ
۴	جناب منشی نصیر الدین صاحب بارہ بنکی	عا/
۵	جناب منشی ممتاز علی صاحب پنشنر بارہ بنکی	سے
۶	جناب منشی خلیل الرحمن صاحب بارہ بنکی	عہ/
۷	جناب منشی محمد قائم صاحب بارہ بنکی	عہ/
۸	جناب شبراتی تیلی صاحب بارہ بنکی	۱۰/
۹	جناب منشی طاہر حسین صاحب بارہ بنکی	۶/

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱۰	جناب حسین بخش صاحب بارہ بنکی	۱۰/	۱۹	جناب مولوی عبد الحق صاحب وکیل گجرانوالہ	ملے
۱۱	جناب مولوی محمد عبد المنان صاحب شیخوپور ضلع بدایون	صہ/	۲۰	جناب شیخ رحیم بخش صاحب افسر مال گجرانوالہ	صہ/
۱۲	جناب محمد یعقوب علی صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	للعہ/	۲۱	جناب شیخ عنایت اللہ صاحب سابق مثل خوان سب جج گجرانوالہ	عہ/
۱۳	صفی الدولہ حسام الملک جناب نواب علی حسن خان صاحب رئیس بھوپال	ماٰعہ/	۲۲	جناب شیخ ایزد بخش صاحب منصف گجرانوالہ	سے/
۱۴	عطیہ امیر الامرا ناصر الاسلام جناب شیخ بہاء الدین صاحب وزیر ریاست جوناگڈھ	ماٰ/	۲۳	جناب سید قلندر حسین صاحب سپروائزر گجرانوالہ	سے/
۱۵	جناب خواجہ عبد الصمد صاحب ککڑو رئیس بارہ مولا کشمیر	للعہ	۲۴	جناب شیخ غلام احمد صاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ گجرانوالہ	عہ/
۱۶	جناب شیخ الہ بخش صاحب مشک گنج لکھنؤ	عہ	۲۵	جناب بابو کرم الٰہی صاحب لوکل فنڈ اکونٹنٹ گجرانوالہ	عہ/
۱۷	نامعلوم الاسم	عہ/	۲۶	جناب شیخ شوق محمد صاحب لوکل فنڈ کلرک گجرانوالہ	۴/
۱۸	جناب حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	عہ/	۲۷	جناب منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس لوکل فنڈ گجرانوالہ	۸/
			۲۸	جناب قاضی نور علی صاحب محرر	

۲۸	وکل فنڈ گجرانوالہ	۴ر
۲۹	جناب منشی محمد بخش صاحب محرر وکل فنڈ گجرانوالہ	۴ر
۳۰	جناب شیخ یعقوب علی صاحب محافظ دفتر گجرانوالہ	۴ر
۳۱	جناب منشی حسن علی صاحب نائب محافظ دفتر گجرانوالہ	۲ر
۳۲	جناب منشی نظام الدین صاحب نائب محافظ دفتر گجرانوالہ	۲ر
۳۳	جناب منشی محمد اسحاق صاحب نقل نویس گجرانوالہ	۴ر
۳۴	جناب شیخ دانشمند صاحب نقل نویس گجرانوالہ	۸ر
۳۵	جناب منشی عبد الواحد صاحب نقل نویس گجرانوالہ	۸ر
۳۶	جناب میاں محمد حسین صاحب دفتری گجرانوالہ	۸ر
۳۷	جناب بابو کرم آلہی صاحب کلرک دفتر انگریزی گجرانوالہ	۸ر
۳۸	جناب منشی عمر بخش صاحب محرر دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ گجرانوالہ	۷ر
۳۹	جناب بابو عبد الواجد خانصاحب نقشہ نویس محکمہ نہر گجرانوالہ	عہ ر
۴۰	جناب شیخ فضل محمد صاحب نقشہ نویس گجرانوالہ	۸ر
۴۱	جناب شیخ عبد العزیز صاحب نقشہ نویس گجرانوالہ	۴ر
۴۲	جناب منشی عبد الرحیم صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر گجرانوالہ	۸ر
۴۳	جناب شیخ فدا علی صاحب کلرک نہر گجرانوالہ	۴ر
۴۴	جناب منشی محمد سعید صاحب کلرک محکمہ نہر گجرانوالہ	۴ر
۴۵	جناب منشی حسین بخش صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر گجرانوالہ	عہ
۴۶	جناب منشی فتح محمد صاحب نقشہ نویس نہر گجرانوالہ	
۴۷	جناب منشی قائم الدین صاحب	

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
	نقشہ نویس محکمہ نہر گجرانوالہ	۴/		رئیس وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	سے/
۴۸	جناب منشی غلام امامین صاحب نقشہ نویس گجرانوالہ	۴/	۵۷	جناب مرزا احسان اللہ خان صاحب ثمن برج وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/
۴۹	جناب منشی غلام مصطفٰے صاحب نقشہ نویس نہر گجرانوالہ	عہ/	۵۸	جناب سردار مرزا خلیل اللہ خان صاحب جمعدار رجمنٹ نمبر ۱۰	عہ/
۵۰	جناب منشی عبدالسبحان صاحب سکنڈ کلرک محکمہ نہر گجرانوالہ	عہ/	۵۹	جناب حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	۶/
۵۱	جناب منشی محمد دین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرانوالہ	عہ/	۶۰	جناب شیخ غلام قادر صاحب سوداگر وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	۶/
۵۲	جناب منشی عطا محمد صاحب پٹواری گجرانوالہ	۴/	۶۱	جناب بابو علاءالدین صاحب وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/
۵۳	جناب منشی غلام شاہ صاحب گجرانوالہ	۴/	۶۲	جناب میاں غلام محمد صاحب سوداگر لوٹ وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/
۵۴	جناب راجہ اکرام اللہ خان صاحب آنریری مجسٹریٹ گجرانوالہ	ہلے	۶۳	جناب میاں شہاب الدین صاحب سوداگر وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/
۵۵	جناب مرزا محمد امین اللہ خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرانوالہ	سے/	۶۴	جناب شیخ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	۸/
۵۶	جناب سردار مرزا عظمت اللہ خان صاحب		۶۵	جناب میاں کالو خان صاحب پٹواری وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/

۶۶	جناب بابو محمد دین صاحب وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	عہ/
۶۷	جناب شیخ حسین بخش صاحب کتب فروش وزیرآباد	۶/
۶۸	جناب محمد عیسیٰ صاحب قصاب وزیرآباد	۴/
۶۹	جناب شیخ عبداللہ صاحب چرم فروش وزیرآباد	۴/
۷۰	جناب شیخ نبی بخش صاحب سوداگر چرم وزیرآباد	۸/
۷۱	جناب شیخ چراغ الدین صاحب سوداگر چرم وزیرآباد	عا/
۷۲	جناب شیخ محمد جان صاحب وزیرآباد	۸/
۷۳	جناب شیخ نبی بخش صاحب وزیرآباد	۴/
۷۴	جناب شیخ فتح الدین صاحب وزیرآباد	۸/
۷۵	جناب شیخ آلٰہی بخش صاحب سوداگر چرم	
	وزیرآباد	عہ/
۷۶	جناب شیخ فضل آلٰہی بخش صاحب وزیرآباد	۴/
۷۷	جناب کرم الدین صاحب اسٹورکیپر وزیرآباد	عا/
۷۸	جناب محمد قاسم خان صاحب جمعدار و سوداگر چوب گجرانوالہ	عا/
۷۹	جناب ملک نبی بخش صاحب ککی زئی سوداگر چوب وزیرآباد	عہ/
۸۰	جناب شیخ شمس الدین صاحب عرائض نویس وزیرآباد	عہ/
۸۱	جناب شیخ فضل الدین صاحب بوٹ فروش وزیرآباد	۲/
۸۲	جناب شیخ فیروزالدین صاحب سوداگر وزیرآباد	عہ/
۸۳	جناب شیخ محمد صاحب ٹھیکہ دار وزیرآباد	۸/
۸۴	جناب قاضی زندہ پیر صاحب قریشی وزیرآباد	عا/

۸۵	جناب ماسٹر محمد خان صاحب			وزیر آباد	۸/
	وزیر آباد	عا/	۹۵	جناب میاں محمد جیون شاہ صاحب	
۸۶	جناب ماسٹر مہر الٰہی صاحب			کشمیری وزیر آباد	۸/
	وزیر آباد	عا/	۹۶	جناب حاجی جھنڈو خان صاحب	
۸۷	جناب بابو عبد الکریم صاحب			سوداگر و رئیس خانپور ضلع ہشیارپور	عا/
	وزیر آباد	عا/	۹۷	جناب حسین محمد خان صاحب	
۸۸	جناب منشی فضل الٰہی صاحب			رئیس خانپور ضلع ہشیارپور	عا/
	ایجنٹ وزیر آباد	عہ/	۹۸	جناب ڈاکٹر محمد جان صاحب خلف	
۸۹	جناب مہر کرم الدین صاحب			دوست محمد خان صاحب خانپور	۸/
	نمبردار وزیر آباد	عہ/	۹۹	جناب محمد عبد اللہ خان صاحب سوداگر	
۹۰	جناب سید خادم علی شاہ صاحب			و رئیس خانپور ضلع ہشیارپور	۸/
	سندرو وزیر آباد	عہ/	۱۰۰	جناب حکیم یار محمد خان صاحب	
۹۱	جناب حکیم سلطان علی صاحب	۸/		خانپور ضلع ہشیارپور	عہ/
	وزیر آباد		۱۰۱	جناب داروغہ امیر خان صاحب	
۹۲	جناب ملک محمد دین صاحب			پنشنر خانپور ضلع ہشیارپور	عا/
	وزیر آباد	۸/	۱۰۲	جناب شیخ غلام محی الدین صاحب	
۹۳	جناب ملک غلام محمد صاحب			سوداگر و رئیس خانپور ضلع ہشیارپور	۸/
	وزیر آباد	۸/	۱۰۳	جناب مولوی علی محمد خان صاحب	
۹۴	جناب میاں محمد دین صاحب خرادی			نقل نویس خانپور ضلع ہشیارپور	۸/

نمبر	نام	رقم
۱۰۴	جناب شیخ فضل محمد صاحب سوداگر خانپور ضلع ہشیارپور	عہ/
۱۰۵	جناب خان بہادر خان صاحب رئیس موضع ملوال قدیم تحصیل فیروزپور	۶/
۱۰۶	جناب بابو عطا محمد صاحب وکیل گجرانوالہ	۶/
۱۰۷	جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہشیارپور	عـ۵/
۱۰۸	جناب شیخ جان محمد صاحب میونسپل کمشنر و رئیس اعظم ہشیارپور	عـ۵/
۱۰۹	جناب راجہ ظفر اللہ خان صاحب گجرانوالہ	صـ۵/
۱۱۰	جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل گجرانوالہ	سے
۱۱۱	جناب مولوی محمد عبدالحی صاحب وکیل چندوسی ضلع مرادآباد	عـ۵/
۱۱۲	جناب مولوی حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار پوروہ	۶/
۱۱۳	جناب منشی محمد صدیق صاحب افسر	

نمبر	نام	رقم
	مہتمم تھانہ پوروہ	للعہ/
۱۱۴	جناب منشی احمد حسن صاحب کورٹ محرر پوروہ	عہ/
۱۱۵	جناب منشی احمد علی صاحب محرر پونڈ پوروہ	عہ/
۱۱۶	معرفت جناب محمد ابراہیم صاحب قریشی بی اے ال ال بی بابت چندہ ویلور	للعہ/
۱۱۷	جناب مولانا حاجی لدھا سیٹھ صاحب گوڈون سٹریٹ مدراس	عـ۵/
۱۱۸	جناب خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد	صـ۵/
۱۱۹	جناب منشی عبدالغفور صاحب منصرم عدالت سب ججی غازیپور معرفت جناب مرزا حیرت صاحب کرزن گزٹ دہلی	سے ۹/
۱۲۰	جناب محمد طٰہٰ صاحب دفتر لفٹنٹی الہ آباد	عہ/
۱۲۱	جناب مولوی لائیت اللہ صاحب	

نمبر	نام	رقم
	موضع محی الدین ضلع اُناو	عا ر
۱۲۲	جناب کرنیل عبدالمجید خان صاحب فارن منسٹر ریاست پٹیالہ	ما ر
۱۲۳	چندہ دارالعلوم مرسلہ مولانا حکیم محمد عبدالباسط خان صاحب ناظم معین الندوہ معسکر بنگلور صوبہ مدراس جسکی فہرست اب تک دفتر مین موصول نہین ہوئی	سا۹ر

سرمایۂ محفوظہ

الصالح عہ

نمبر	نام	رقم
۱	جناب مسٹر محبوب حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لا و رئیس مظفرپور	ما ر
۲	جناب مولوی ریاض حسن خان صاحب رئیس رسولپور ضلع مظفرپور	ما ر
۳	جناب بابو سید سعادت علی خان صاحب رئیس پیغمبرپور ضلع دربھنگہ	ما ر
۴	جناب مولوی سید ظفر حسن خان صاحب رئیس رسولپور ضلع مظفرپور	ما ر
۵	جناب مولوی نذیر احمد صاحب وکیل عدالت ججی مظفرپور	لوعہ
٦	جناب منشی نورالحسن صاحب نائب مینجر اسسٹنٹ کرٹی ضلع مظفرپور	عہ
۷	جناب مولوی محمد شفیع صاحب وکیل عدالت ججی مظفرپور	عہ ر
۸	جناب مولوی عبدالغفور صاحب رئیس مظفرپور	صہ ر
۹	جناب مولوی سید حفاظت کریم صاحب وکیل عدالت ججی مظفرپور	صہ ر
۱۰	جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب مظفرپور	للعہ
۱۱	جناب ڈاکٹر غلام قادر صاحب مظفرپور	سے ر
۱۲	جناب مولوی علی کریم صاحب وکیل عدالت ججی مظفرپور	عا ر
۱۳	جناب منشی محمد صدیق صاحب مختار مظفرپور	عا ر
۱۴	جناب منشی عبدالحمید صاحب مختار مظفرپور	عا ر
۱۵	جناب منشی ابوالحسن صاحب مظفرپور	عا ر

نمبر	نام و پتہ	رقم
۱۶	جناب مولوی طفیل احمد صاحب بھیرو پوری مظفر پور	عہ/
۱۷	جناب مولوی ظہور الحسن صاحب ساکن ڈبوریا ضلع مظفر پور	عہ/
۱۸	جناب منشی اعزاز علی خان صاحب مختار مظفر پور	عہ/
۱۹	جناب حافظ عبد اللہ و حافظ عبد الغفور صاحبان تاجران علی گڈھ کارخانہ قفل برنجی	ماار
۲۰	جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ و تاجر چرم کانپور	عہ ماار
۲۱	جناب حکیم سید عطا محمد شاہ صاحب سکنہ علاول پور ضلع جالندھر	عہ/
۲۲	جناب بابو غلام محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر جالندھر	سے/
۲۳	جناب منشی نور الدین صاحب سارجنٹ درجہ اول جالندھر	۴/
۲۴	جناب چودھری مولا بخش صاحب ذیلدار چک نمبر ۱۲۳ کوکرا تحصیل سمندری ضلع لائل پور	سے/
۲۵	جناب ماسٹر غلام محی الدین صاحب پلیڈر جالندھر	سے/
۲۶	جناب شیخ کریم الدین و فضل الدین صاحبان جفت فروش بازار کسیرا جالندھر	عہ/
۲۷	جناب خان بہادر احمد شاہ خان صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج پنشنر و رئیس نوبستی متصل جالندھر	مدعہ٥
۲۸	اہلیہ صاحبہ خان بہادر احمد شاہ خان صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج پنشنر و رئیس نوبستی متصل جالندھر	۵عہ/
۲۹	جناب مستری نور محمد صاحب محلہ قرار خان جالندھر	۲/
۳۰	جناب رحیم بخش صاحب کورٹ بہادر خان جالندھر	۸/
۳۱	جناب شیخ خدا بخش صاحب بانس فروش متصل ہاشم شہید جالندھر	عہ/
۳۲	جناب شیخ امام الدین صاحب بستی غذان	۴/

۳۳	جناب میاں احمد بخش صاحب کلرک کمشنری جالندھر	ع؍
۳۴	جناب شیخ آلہ دیا صاحب بستی غدان	۴؍
۳۵	جناب خان اکبر خان صاحب رئیس اعظم مہت پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر	ع؍
۳۶	جناب نواب محمد سعد اللہ خان صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج جالندھر	ے؍
۳۷	جناب قاضی عبد الغنی صاحب رئیس شہر جالندھر محلہ قاضیان	ع؍
۳۸	جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی اسکول ہشیارپور	ھ؍

وظائف

۱	جناب کنور عبد الکریم خان صاحب تحصیلدار فتحپور ضلع بارہ بنکی	عـ۵
۲	جناب مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علی گڈھ	سـ۵
۳	جناب ایم محمد حنیف صاحب ۲۱ فرسٹ ...	

	نیچ مدارس	عـ۵
۴	عطیہ امیر الامرا ناصر الاسلام جناب شیخ بہاء الدین صاحب وزیر ریاست جوناگڈھ	عـ۵
۵	جناب نواب مزمل اللہ خان صاحب رئیس نئی گڑھی ضلع علی گڈھ	عـ۵

انعام طلبا

۱	جناب مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل ریاست ٹونک	۵
۲	جناب مولوی محمد نسیم صاحب وکیل	ع؍

عطیہ تعلیم عربی

۱	جناب خان صاحب نیاز محمد خان صاحب وکیل شہر جالندھر	سعہ؍

عطیہ برائے تعلیم انگریزی

۱	جناب مسٹر احسان الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا جالندھر	سے

نمبر	تفصیل	رقم
	آمدنی جائداد	
۱	کرایہ دوکانات و مکانات متعلقہ دار العلوم واقع لکھنؤ	مالہ معہ ۱۲/۵
۲	آمدنی موضع برتنہ ضلع بریلی موقوفہ جناب مولوی خدایار خان صاحب بریلی	عہ ۵ /۱۲
	فرد حساب معین الندوہ شملہ بابت ۱۹۰۶ء	
۱	جناب منشی نجم الدین صاحب اگیر امیر گورنمنٹ مانوٹائپ پریس شملہ	عسہ
۲	چندہ بروز عید الضحی	عسہ ۱۲۔۱۰م
۳	قیمت ۲ عدد چرم قربانی از جناب بابو عبد القادر صاحب سکریٹری معین الندوہ	للعہ/
۴	قیمت ۱ عدد چرم قربانی از جناب بابو عبد العزیز صاحب اسٹور کیپر میونسپل کمیٹی شملہ	۶/
۵	قیمت ۱ عدد چرم قربانی از جناب امیر بخش صاحب خانساماں	۶/

نمبر	تفصیل	رقم
۶	قیمتاً ۱ چرم قربانی از جناب میر ہاشم علی صاحب ملازم گورنمنٹ پریس	۶/
۷	قیمت ۱ عدد چرم قربانی از جناب سید نثار علی صاحب گھڑی ساز شملہ	۶/
۸	ایضاً از جناب شیخ الٰہی بخش صاحب	۶/
۹	قیمت ۲ عدد کھال قربانی از خانہ میاں عبد الغفور صاحب گادر	للعہ
۱۰	جناب بابو چراغ الدین صاحب ڈسٹرکٹ سب اوورسیر	عہ/
۱۱	نامعلوم الاسم	عہ/
۱۲	انجمن معین الاخلاق شملہ	۵/
۱۳	جناب مولوی عبد السلام صاحب امام مسجد قطب خانساماں شملہ	عہ/
۱۴	جناب میر عبد الستار صاحب شال مرچنٹ اپر بازار شملہ	للعہ/
۱۵	جناب میاں برکت علی صاحب	۶/
۱۶	جناب خلیفہ رحیم بخش صاحب ٹھیکہ دار وردی پلم میٹر	عہ/
۱۷	جناب مرزا صاحب	۲/

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱۸	جناب میاں پیر محمد صاحب ٹھیکہ دار	۶/	۳۰	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب مالک میڈیکل ہال اپر بازار شملہ	عہ/
۱۹	جناب منشی عبد الواحد صاحب کلرک رپن ہاسپٹل شملہ	عہ/	۳۱	جناب خواجہ عبد الغفار صاحب رئیس شملہ	عہ/
۲۰	جناب بابو غیاث الدین صاحب ملازم فارن آفس	عہ/	۳۲	جناب میر شریف حسین صاحب رئیس شملہ	عہ/
۲۱	جناب بابو عبد القادر صاحب سکرٹری معین الندوہ شملہ	عہ ۹/۱۲	۳۳	جناب منشی نثار احمد صاحب گھڑی ساز شملہ	عہ/
۲۲	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب اسسٹنٹ وسپرنڈنٹ آف ٹور پنجاب گورنمنٹ	۶/	۳۴	جناب میاں عبد القدوس صاحب ٹین ساز شملہ	عہ/
۲۳	جناب منشی شمس الدین صاحب کتب فروش اپر بازار شملہ	۴/	۳۵	جناب علی محمد صاحب ٹھیکہ دار رسی	عہ/
۲۴	جناب خواجہ کبیر جو صاحب سوداگر اپر بازار شملہ	صہ/	۳۶	از دفتر انگزامینر آف اکاونٹس معرفت جناب بابو محمد جہانگیر صاحب	للعہ/
۲۵	جناب میاں عبد الصمد صاحب ایضاً	۸/	۳۷	جناب مولوی محمد سلیمان صاحب ملازم بجلی گھر ٹون ہال شملہ	عہ/
۲۶	جناب محمد سلطان صاحب شال مرچنٹ اپر بازار شملہ	عہ/	۳۸	جناب بابو محمد حسین خان صاحب اوورسیر کمیٹی شملہ	صہ/
۲۷	جناب غلام محمد و عبد الخالق صاحبان ”	عہ/	۳۹	جناب ملک محمد امین خان صاحب رئیس شمس آباد	صہ/
۲۸	جناب عزیز جان صاحب ”	۸/	۴۰	معلوم الاسم دفتر آب و ہوا شملہ	عہ/
۲۹	جناب حافظ احمد اللہ صاحب ”	۴/	۴۱	جناب منشی محمد شریف صاحب وکیل ریاست کلسیہ	۶/
			۴۲	جناب بابو غلام مصطفیٰ صاحب سگریٹ مرچنٹ	

	اپر بازار شملہ	صہ/
۴۲	جناب میاں محمد جان صاحب گھڑی ساز شملہ	۸/
۴۴	جناب عبدالقدوس صاحب شال مرچنٹ شملہ	۸/
۴۵	جناب محمد جو صاحب بساطی اپر بازار شملہ	۸/
۴۶	جناب عبدالرحمن صاحب لدھیانوی شال مرچنٹ شملہ	۸/
۴۷	جناب قدرت اللہ صاحب بساطی لوئر بازار شملہ زیر جامع مسجد	۶،
۴۸	جناب مرزا ہدایت بیگ صاحب کلرک خزانہ شملہ	عہ/
۴۹	جناب مرزا محمد بیگ صاحب دندان ساز بازار زیرین شملہ	عہ/
۵۰	جناب خواجہ حفیظ اللہ صاحب گھڑی ساز	عہ/
۵۱	جناب شیخ حسین بخش صاحب جفت فروش	۲/
۵۲	جناب شیخ محمد مشرف عبدالغنی صاحبان دوکاندار "	عہ/
۵۳	جناب شیخ کرم الٰہی صاحب لائیسنس دار	
	چھرہ بارود شملہ	عہ/
۵۴	جناب شیخ محمد امیر صاحب گھڑی ساز اپر بازار شملہ	۸/
۵۵	جناب مرزا عبداللہ بیگ صاحب کلارک پروونشل ڈویژن شملہ	عـ۵/
۵۶	جناب سید محمد علی صاحب گھڑی ساز بازار زیرین شملہ	عہ/
۵۷	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ	عـ۵/
۵۸	جناب تاج الدین احمد صاحب کلارک فانسس ڈیپارٹمنٹ شملہ	۶/
۵۹	جناب بابو فتح دین صاحب اسسٹنٹ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ شملہ	۵ـعـ
۶۰	جناب عبدالسبحان صاحب سپاٹو سوداگر اپر بازار شملہ	عہ/
۶۱	جناب بابو نورالدین صاحب کلارک روینیو ڈیپارٹمنٹ شملہ	صہ/
۶۲	جناب بابو عبدالعزیز صاحب سلوٹر کیپر مینوسپل کمیٹی شملہ	۶/

بند ہوگیا (تفصیل آگے آتی ہے) تاہم استقلال کے ساتھ اس مخالفت کا مقابلہ کیا گیا، اور ربیع الاول ۱۳۱۹ھ مین انگریزی زبان جاری کردی گئی، لیکن ایک مدت تک یہ تعلیم برائے نام رہی جسکی وجہ یہ تھی کہ اولاً تو انگریزی زبان محض اختیاری تھی لازمی نہ تھی، دوسرے مدرسین دل سے اس تجویز کے ساتھ متفق نہ تھے، لیکن فتنہ یہ رکاوٹین کم ہوتی گئین، یہان تک کہ جب معتمد حال نے حیدرآباد سے آکر دارالعلوم مین قیام کیا، تو سطرف زیادہ توجہ کی، اور جلسہ انتظامیہ مین یہ تجویز منظور ہوئی کہ انگریزی تعلیم ہر طالب العلم کے لیے لازمی قرار دیجائے، لیکن چونکہ ارکان دارالعلوم مین اسوقت کوئی شخص انگریزی کا ماہر نہ تھا اسلیے نصاب کی ترتیب، اور صف بندی، صحیح طریقے پر نہ تھی، صفر ۱۳۲۳ھ ہجری مین ارکان دارالعلوم مین مولوی ظہور احمد صاحب بی اے وکیل لکھنؤ کا انتخاب ہوا، اور انھون نے اس صیغہ پر خاص توجہ کی نیا نصاب مرتب کیا، اور یہ تجویز پیش کی کہ ہر طالب العلم کو جب تک روزانہ دو گھنٹہ، انگریزی کی تعلیم دیجائیگی، آٹھ برس کی مدت مین، جو یہان کی تعلیم کی انتہائی مدت ہے، انگریزی زبان بقدر ضرورت بھی نہین آسکتی، چنانچہ اس تجویز کے مطابق سال حال سے دو گھنٹے ہر طالب العلم کے لیے لازمی کر دیے گئے،

ایک بڑی بے ترتیبی شروع سے یہ ہوتی آتی تھی کہ اکثر طلبا اس قسم کے تھے، جو عربی تعلیم مین متحد الجماعت تھے لیکن انگریزی مین چونکہ انکی انگریزی شروع سے مختلف تھی اسلیے انگریزی گھنٹون مین جاکر وہ کئی کئی جماعتون مین منقسم ہوتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ایک ماسٹر کو ایک ہی گھنٹے مین کئی کئی جماعتون کو پڑھانا ہوتا تھا اور اسطرح، کسی ایک جماعت کی پڑھائی بھی اچھی طرح نہ ہوتی تھی، بالآخر یہ طے کیا گیا کہ مختلف جماعتون کا یہ فرق اسطرح مٹا دیا جائے کہ ہر جماعت مین جو طلبا سب سے کم درجہ کے ہون، بقیہ طلبا انھین کے تابع کر دیے جائین، اس طریقے سے اگرچہ بعض طلبا کا ہرج اور نقصان ہوا لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو یہ خرابی کسی زمانے مین نہ مٹ سکتی،

انگریزی، اور حساب، وجغرافیہ، واقلیدس کا جو نصاب اب جاری ہی، اُسکا نقشہ رپوٹ کے آخر مین شامل ہی،

انگریزی اور حساب وجغرافیہ وغیرہ کے داخل ہونے کا ایک یہ بھی بڑا فائدہ ہی کہ اگر کوئی طالب العلم اثناے تعلیم مین، دار العلوم کو چھوڑ کر انگریزی تعلیم حاصل کرنا چاہے تو اُسکا یہ زمانہ بیکار نہ جائے، کیونکہ انگریزی اور حساب وغیرہ سے وہ کسی قدر آشنا ہوگا، اور اسکے ساتھ مذہبی معلومات بھی بقدر ضرورت حاصل کر چکا ہوگا،

تربیت تعلیم سے بہت زیادہ ضرورت تربیت کی ہی، اور مخالفون کو قدیم تعلیم پر نکتہ چینی اور شماتت کا جو موقع ملتا ہی، اسکی وجہ صرف تربیت کی خرابی ہی،

تمام ہندوستان مین علانیہ نظر آتا ہی کہ مولویون مین ہمیشہ معمولی مسائل کے متعلق جو مخالفت ہوتی ہی، وہ کن ناگوار طریقون سے ظاہر ہوتی ہی، تحریرون مین لعن وطعن، سب وشتم، بدزبانی سخت گوئی یہان تک کہ اکثر موقعون پر ہاتا پائی کی نوبت آتی ہی، دو چار عالم بھی متفق ہو کر کسی کام کو انجام نہین دے سکتے، اور اگر کسی کام مین شریک ہون تو فوراً باہم اختلاف پیدا ہوجاتا ہی، ہر عالم دوسرے عالم کا ذکر کرتا ہی تو اسطرح کرتا ہی کہ اپنا تفوق اور دوسرے کی کم مائگی ثابت ہو، معاش کا طریقہ بجز نذر ونیاز کے جو درحقیقت ایک قسم کی دریوزہ گری ہی، انکے خیال مین نہین آسکتا، یہ تمام باتین کیون پیدا ہوتی ہین ؟ صرف اس وجہ سے کہ تربیت کا طریقہ نہایت خراب ہی، طلبا کے خورد ونوش کا عموماً یہ انتظام ہی کہ کسیکے یہان انکا کھانا مقرر ہوجاتا ہی، دونون وقت، طالب العلم وہان جا کر فقیرون کی طرح کھانا کھا آتے ہین، بعض مدارس مین دار الاقامہ کا انتظام ہی لیکن اسطرح کہ مدرسہ سے باہر نان بائیون کی دُکانین قائم کردی گئی ہین، طلبا کھانے کے وقت نان بائی کی دُکان پر کھانا کھا آتے ہین، جامع ازہر مین یہ طریقہ ہی کہ طلبا سڑک پر دورویہ قطارین باندھ کر کھڑے

ہوجاتے ہین، اور ایک شخص آکران کو تنوری روٹیان تقسیم کرجاتا ہی جسکو وہ ہاتھون سے تھام کر
عبا کی جیبون مین رکھ لیتے ہین، ہر شخص سمجھ سکتا ہی کہ اس طریقے سے طالب العلمون مین خودداری
عزت نفس، بلند خیالی، حمیت، اور غیرت کیونکر پیدا ہو سکتی ہی،

اس بنا پر ندوہ نے اس امر کی طرف خاص توجہ کی، دار العلوم کے احاطے ہی مین دار الاقامت
(بورڈنگ) ہی تمام طلبا اسمین رہتے ہین، طلبا دو قسم کے ہین، مستطیع اور غیر مستطیع، غیر مستطیعون
کے خورد ونوش کا تکفل دار العلوم کے ذمہ ہی، مستطیع اپنے پاس سے صرف کرتے ہین، لیکن دونون
قسم کے طلبا ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے ہین، اور غیر مستطیعون کو بھی اسی قسم کا کھانا دیا جاتا
ہی جو مستطیعون کا ہوتا ہی، کھانا اساتذہ کی نگرانی مین کھلایا جاتا ہی تاکہ طلبا، آداب طعام اور خوش سلیقگی
کے عادی ہون، ۴ بجے کے بعد طلبا ورزش جسمانی یعنے فٹ بال وغیرہ مین مصروف ہوتے ہین
اور اس وقت بھی کوئی نہ کوئی عہدہ دار مدرسہ موجود رہتا ہی، تمام طلبا کو ہر بات مین خوش سلیقگی اور
صفائی کی تاکید کی جاتی ہی، شب کو ایک مدرس طلبا کے کمرون مین گشت کرتا ہی کہ وہ اپنے اپنے
کمرون مین موجود اور اپنے کام مین مصروف ہین یا نہین، پنجگانہ نماز، تمام طلبا مسجد مین ادا کرتے
ہین، اور مدرس اول سب کو خود ساتھ لیکر مسجد مین جاتے اور خود امامت کرتے ہین، معتمد دار العلوم
اکثر اوقات طلبا کے مجمع مین، خودداری، بلند خیالی، عالی حوصلگی، پر خطبہ (لکچر) دیتا ہی،

اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہی کہ دار العلوم کا موجودہ مکان، ان اغراض کے لیے
بالکل کافی نہین، اور اسلیے ہر کام مین سخت دقت ہوتی ہی، سب سے مقدم یہ ہی کہ دار العلوم کے لیے
وسیع اور تمام ضروریات کے لیے کافی عمارت طیار کی جائے،

افتا ایک خاص گھنٹہ، فتوے لکھنے کا مقرر ہی، اس مین مستعد طالب العلمون کو فتوے
لکھنا سکھلایا جاتا ہی، باہر سے کوئی استفتا آیا ہوا ہو، تو وہ، ورنہ خود سوال قائم کرکے طلبا کو

دیے جاتے ہین، وہ کتب خانے مین مٹبھ کر کتابون کی مدد سے فتوے لکھتے ہین، اور اساتذہ کو اصلاح کے لیے دکھلاتے ہین،

مضمون نگاری عربی خوان طلبا کی نسبت یہ عام شکایت ہے کہ انکو مضمون نگاری اور انشا پردازی نہین آتی، تمام کتابون کے پڑھ لینے کے بعد بھی عربی زبان کی دو سطرین لکھنی نہین آتین، اس بنا پر طلبا کو روزانہ عربی عبارت لکھنے کی مشق کرائی جاتی ہے، ان کو اردو زبان کی کوئی عبارت دیدی جاتی ہے اور عربی مین ترجمہ کرایا جاتا ہے اس طریقہ کا یہ نتیجہ ہے کہ متعدد طلبا ایسے طیار ہو گئے ہین، جو نہایت شستہ عربی عبارت لکھ سکتے ہین، اردو مضمون نگاری کی بھی تعلیم ہوتی ہے، اور متعدد طلبا ایسے موجود ہین جو نہایت قابلیت کے ساتھ مضامین لکھ سکتے ہین، چنانچہ انکے مضامین رسالہ **الندوہ** مین اکثر شائع ہوتے رہتے ہین،

مجلس مکالمہ طلبا نے متعدد مجلسین خاص تقریر اور مکالمہ مین مہارت پیدا کرنے کے لیے قائم کی ہین، ایک مجلس کا نام "البیان" ہے، اس مین ایک ہفتہ پہلے سے کوئی عنوان متعین کر دیا جاتا ہے، طلبا اسپر تقریر کرتے ہین، تقریر کے وقت بعض اساتذہ موجود رہتے ہین، اور طلبا کی تقریر کی فروگذاشتون کی اصلاح کرتے ہین،

دار المعلومات طلبا کی وسعت نظر اور حالات زمانہ سے واقفیت کے لیے عربی اور اردو زبان کے بہت سے اخبارات اور رسالے منگوائے جاتے ہین، اور ایک خاص کمرے مین سلیقہ سے میز پر چنے جاتے ہین، طلبا فرصت کے اوقات مین جمع ہو کر اخبارات اور رسالون کو دیکھتے ہین جسکی وجہ سے انکی معلومات کو ترقی ہوتی ہے، اور اردو کی مضمون نگاری مین مدد ملتی ہے،

کتب خانہ دار العلوم کے لیے سب سے زیادہ مقدم اور ضروری چیز کتب خانہ ہے، مدرسین اور طلبا کی وسعت معلومات اور ترقی کے لیے ایک ایسے وسیع کتب خانہ کا ہونا ضروری ہے، جسمین

کتب درسیہ کے علاوہ، ہر علم وفن کی نادر اور کمیاب کتابین جمع ہون، اس ضرورت کے لحاظ سے ابتدار
مین اسکے متعلق کوشش شروع کی گئی، اجلاس سالانہ مقام شاہجہانپور مین مولوی عبدالرفیع خان
صاحب ڈپٹی کلکٹر نے تین ہزار کتابین، اس غرض کے لیے عنایت فرمائین پٹنہ کے اجلاس
مین مولوی عبدالعظیم صاحب مرحوم نے دوسو کتابون کا اضافہ کیا، اسکے بعد وقتاً فوقتاً اور اہل ہمم اسکے
سرمایہ مین اضافہ کرتے رہے جن مین سے نواب عالمگیر محمد خان صاحب، نواب علی حسن خان صاحب،
مولوی سید عبدالغنی صاحب، سید حمید الدین صاحب رئیس پٹنہ، مولوی محمد یحیی صاحب مرحوم لکھنؤ
سید احسن شاہ صاحب رئیس سرہنہ کے عطیات قابل ذکر ہین، اسوقت مجموعی تعداد کتابون کی
۴۰۰۰ ہے جن مین سے مصر کی اکثر مطبوعات ہین، اور بعض بعض کتابین نادر اور کمیاب ہین مثلاً رسائل
یعقوب کندی، مدینۃ العلوم ازنیقی، تذکرہ ہفت اقلیم امین رازی، جواہر القرآن کامل، وغیرہ وغیرہ کتب خانہ
مین ایک نہایت اعلی درجہ کا اسطرلاب ہے جو عالمگیر کی اوائل سلطنت کے زمانے کا بنا ہوا ہے اور جسپر
صناع کا نام اور سنہ خوشخط کندہ ہے،

کتب خانہ کے عملہ مین ایک داروغہ کتب خانہ اور ایک دفتری ہے،

عمارت افسوس ہے کہ دارالعلوم کی عمارت نہایت معمولی اور کم حیثیت ہے، ابتدا مین ایک مکان
واقع گولا گنج، بقیمت نوہزار دوسو روپیہ خرید لیا گیا تھا، اسکے بعد جناب وزیر صاحب ریاست جوناگڈھ
نے ایک خاص کمرے کی تعمیر کے لیے ہزار روپیہ ارسال کیے، اسکے علاوہ حسب ضرورت کچھ اور
اضافہ ہوا، لیکن موقع، وسعت، ضروریات، نمود وشان، غرض کسی حیثیت سے یہ مکان دارالعلوم کے
شایان نہین، جناب منشی احتشام علی صاحب، اور جناب شیخ احمد مشیر حسین صاحب قدوائی نے
عمارت کی غرض سے وسیع زمینین عنایت کی تھین لیکن چونکہ وہ شہر سے قریباً چھ میل کے فاصلے
پر تھین، اسلیے اُنکی فیاضی سے فائدہ نہین اُٹھایا گیا، مصارف عمارت کا تخمینہ کم از کم ساٹھ ہزار ہے،

اور دارالعلوم کی ترقی اور وسعت کے لیے سب سے زیادہ مقدم اس غرض کے لیے سرمایہ کا مہیا ہونا ہی،

مالی حالت عربی مدارس کا قدیم انداز ہی کہ کوئی مستقل سرمایہ نہین ہوتا بلکہ ماہواری چندون سے چلائے جاتے ہین، دارالعلوم مین بھی یہی طریقہ مدت تک جاری رہا، لیکن چونکہ یہ نہایت ناقابل اطمینان طریقہ ہی اسلیے ۱۹۰۵ء مطابق ۱۳۲۳ ہجری مین اسپر توجہ ہوئی، اور اس وقت سے سرمایہ مستقل کا خیال ہوا، پچھلے سال جلسہ سالانہ واقع مقام بنارس مین ایک خاص رزولیوشن اس مضمون کا منظور کیا گیا کہ ایک لاکھ روپیہ سرمایہ مستقل کی حیثیت سے جمع کیا جائے چنانچہ قریبًا بارہ ہزار کا چندہ ہوا، لیکن یہ تمام رقم محض وعدہ ہی وعدہ تھا جواب تک نہ ادا ہوا، نہ آیندہ امید ہی جلسہ سے پہلے معتمد دارالعلوم اور جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب نے شملہ اور امرتسر کا دورہ کیا تھا اور قریبًا ڈھائی ہزار نقد روپیہ وصول ہوا تھا، اور جزئی رقمین بھی وقتًا فوقتًا وصول ہوئین جسکا مجموعہ للعمہ ۳ / ۹ پائی ہزار روپیہ ہی،

ماہوار مصارف کی یہ صورت ہی کہ پچاس روپیہ ماہوار جناب سرکار عالیہ بھوپال خلدہا اللہ تعالی نے مقرر کردیے ہین، تین سو روپیہ سالانہ جناب نواب صاحب بہاول پور مرحوم و مغفور نے وظائف کی مد مین مقرر فرمائے ہین، باقی وظائف ہین جنکی تفصیل حسب ذیل ہی،

جناب امیرالامرا ناصرالاسلام شیخ بہاءالدین صاحب وزیر ریاست جوناگڈھ،	عـــہ ماہوار
جناب خان بہادر نواب مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکن پور،	عـــہ ماہوار
جناب مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس حبیب گنج.	صہ ماہوار
جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر پنجاب،	عـــہ ماہوار

ان کے علاوہ، وقفی مکانات ہین جنکا کرایہ ماہوار اُنتیس ۲۹ روپیہ ہی، یہ گویا مستقل آمدنی ہی، اسکے علاوہ متفرق چندے ہین جنکی تفصیل نقشۂ منسلکہ ضمیمہ سے معلوم ہوگی.

ایک عام غلط فہمی اس موقع پر ایک عام غلط فہمی کا رفع کرنا ضرور ہی، اکثر لوگون کا یہ خیال ہی کہ دار العلوم کے لیے نہایت کثیر التعداد چندہ ہوا لیکن بیجا طور پر صرف کر دیا گیا، اسکی حقیقت یہ ہی کہ جلسون مین چندون کا جو زبانی وعدہ کر دیا جاتا ہی، عام لوگ سمجھتے ہین کہ وہ وصول بھی ہو گیا، سب سے بڑی تعداد شاہ جہان پور کے چندہ کی خیال کی جاتی ہی، اسکی کیفیت یہ ہی کہ شاہ جہان پور مین دو صاحبون نے پچاس پچاس روپیہ ماہوار کی جائداد دین دار العلوم کے لیے وقف کین جسکی قیمت پچاس ہزار روپیہ تخمینہ کی گئی لیکن دونون مین سے ایک صاحب نے بھی ان جائدادون پر قبضہ نہین دیا، اور نہ اسپر آمادہ ہوتے، ندوہ کی طرف سے بہت کچھ خط کتابت بھی ہوئی لیکن کچھ نتیجہ نہین ہوا، اسی طرح بنارس مین دس بارہ ہزار کا چندہ لکھا گیا جسمین سے پانچسو بھی وصول نہین ہوا، باقی جو رقمین وقتاً فوقتاً وصول ہوتی رہین ان سے دار العلوم کے مصارف جو چارسو ماہوار کے قریب قریب ہین، ادا ہوتے رہے کس قدر افسوس اور عبرت کی بات ہی کہ قوم کی طرف سے خلاف وعدگی اور غلط بیانی کا برتاؤ کیا جائے، اور اس کا الزام ندوہ کے نامۂ اعمال مین لکھا جائے،

نتائج امتحانات دار العلوم کی کل مدت خواندگی (باستثناے درجۂ تکمیل) آٹھ برس قرار دیگئی ہی اور چونکہ دار العلوم کو قائم ہوے نو برس ہوئے اسلیے تیسرا سال ہی کہ طلبا امتحان فراغت مین شریک ہورہے ہین، سنہ ۱۳۲۲ ہجری مین (۴) اور سنہ ۱۳۲۳ ہجری مین (۳) اور سنہ ۱۳۲۴ ہجری مین (۲) طالب العلم کامیاب ہوے لیکن سنہ ۱۳۲۲ تک نصاب تعلیم وہی قدیم تھا، اور اسی مین طلبہ نے امتحان دیا، پچھلے دو سال سے جدید نصاب کے موافق امتحان لیا جا رہا ہی،

امتحانات کے پرچے باہر سے سربمہر بنکر آتے ہین، اور نہایت احتیاط سے عین امتحان کے وقت کھولے جاتے ہین، امتحان فراغت کے علاوہ، اور تمام مضمون کا امتحان بھی لیا جاتا ہی دونون قسم کے امتحانون کے نتیجے رپورٹ کے ضمیمہ مین درج ہین،

مولانائے موصوف کی تقریر کے بعد جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا، اشتہار مین جناب شاہ سلیمان صاحب کے اعتماد پر شب کو جلسہ وعظ کا اعلان کیا گیا تھا، مگر چونکہ وہ تشریف نہ لاسکے، اسلیے حاضرین کی یہ تمنا پوری نہوسکی، اور اُنکی تمام امیدون کا دارومدار کل کے جلسے پر رہا،

اجلاس دوم

روز شنبہ

(از آٹھ بجے تا دس بجے صبح، واز سات بجے تا دس بجے شام)

دوسرے روز کا جلسہ جو اپنی اہمیت اور جدت کے لحاظ سے ندوۃ العلما کی تاریخ کا دیباچہ زرین تھا، صبح آٹھ بجے سے شروع ہوا، قوم کو معلوم تھا کہ آج ندوہ کی تعلیم وتربیت کے نمونے پیش کیے جائین گے، اور یہ دکھایا جائے گا، کہ ندوہ، اور دیگر مدارس مین کیا کیا چیزین مابہ الامتیاز ہین، اسیلیے نہایت کثرت سے لوگ تشریف لائے، جن کی متجسسانہ نگاہین بتاتی تھین کہ وہ ندوہ کے علمی کارنامون کو کس ذوق وشوق سے دیکھنا چاہتے ہین، اس بنا پر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے کھڑے ہوکر فرمایا، کہ آج جو ہندوستان مین روز بروز علمی مذاق پست ہوتا جاتا ہی، اور قوم کے ایک بہت بڑے حصے مین جو بدخیالیان پھیلتی جاتی ہین، انکا سب سے بڑا سبب یہ ہی، کہ قوم کے اکثر افراد جو عربی علوم وفنون سے بالکل ناآشنا ہین، عموماً ملک کے گوشے گوشے مین وعظ کہتے پھرتے ہین، جسکے زہریلے اثر سے نہایت غلط خیالات قوم کے رگ وپے مین سرایت کرتے جاتے ہین، اسیلیے نہایت ضروری ہی کہ طلبائے دارالعلوم خاص خاص علمی موضوع پر

۶۳	جناب بابو حبیب اللہ صاحب ملازم ”	عه/
۶۴	جناب شیر محمد خان صاحب کابلی نان پز لوربازار شملہ	عه/
۶۵	جناب مستری وزیرخان صاحب روئی گودام شملہ	صه/
۶۶	جناب بابو محمد حسین خان صاحب پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ شملہ	عه/
۶۷	جناب خواجہ عبدالاحد صاحب رئیس شملہ	صه/
۶۸	جناب شیخ علی الدین صاحب گھڑی ساز اپربازار شملہ	عه/
۶۹	جناب منشی محمد حسن خان صاحب اسسٹنٹ فائینس ڈپارٹمنٹ شملہ	صه/
۷۰	جناب بابو محمد اسمعیل صاحب کشمیری	صه/
۷۱	جناب بابو دین محمد صاحب بی اے ملٹری سپلائی ڈپارٹمنٹ شملہ	ع/
۷۲	جناب بابو غلام قادر صاحب اگزامنرس آفس شملہ	عه/
۷۳	جناب میر محمد خان صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر شملہ	عه/
۷۴	جناب بابو عبدالاحد صاحب اسسٹنٹ انجنیر پروونشل ڈویژن شملہ	ع/
۷۵	جناب بابو مولا بخش صاحب دفتر اگزامنرآف اکاونٹس شملہ	۸/
۷۶	جناب بابو مولا بخش صاحب دفتر آب وہوا شملہ	عه/
۷۷	جناب بابو ولی اللہ صاحب ”	عه/
۷۸	جناب بابو سید لطف علی شاہ صاحب دفتر آب وہوا شملہ	صه/
۷۹	جناب بابو شہاب الدین صاحب دفتر آب وہوا شملہ	عه/
۸۰	جناب حافظ محمد بخش صاحب دفتر آب وہوا شملہ	عه/
۸۱	جناب بابو سید محی الدین شاہ صاحب دفتر آب وہوا شملہ	عه/
۸۲	جناب بابو عبد الغنی صاحب دفتر آب وہوا شملہ	عه/
۸۳	جناب بابو شمس الحق صاحب دفتر آب وہوا شملہ	عه/
۸۴	جناب بابو محمد یوسف صاحب دفتر آب وہوا شملہ	عه/

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۸۵	جناب بابو برکت علی صاحب دفتر			آب وہوا شملہ	۴/
	آب وہوا شملہ	عہ/	۹۵	جناب بندو صاحب دفتر آب وہوا	
۸۶	جناب بابو اکرام علی صاحب			شملہ	۴/
	دفتر آب وہوا شملہ	عہ/	۹۶	جناب نور محمد صاحب دفتر آب	
۸۷	جناب بابو محمد عبداللہ صاحب			وہوا شملہ	۴/
	دفتر آب وہوا شملہ	عہ/	۹۷	چندہ در محفل میلاد شریف واقع ٹوٹینیہ	
۸۸	جناب بابو جان محمد صاحب دفتر			معرفت مولوی غلام محمد صاحب	سے/
	آب وہوا شملہ	عہ/	۹۸	ایضاً کشمیری محلہ	عـ۵ ۴/
۸۹	جناب بابو عبدالعزیز صاحب		۹۹	چندہ بروز عید الفطر	عـ۵ ۲/
	دفتر آب وہوا شملہ	عہ/	۱۰۰	جناب محمد صابر جو صاحب رئیس	
۹۰	جناب قطب الدین صاحب			وشال مرچنٹ شملہ	عـ۵/
	دفتر آب وہوا شملہ	۴/	۱۰۱	جناب عبدالرب صاحب خلف	
۹۱	جناب محمد علی صاحب جمعدار			جناب منشی منعم الدین صاحب	ع/
	دفتر آب وہوا شملہ	۱۰/	۱۰۲	جناب عبدالرزاق صاحب	
۹۲	جناب قدرت علی صاحب دفتر			خلف ایضاً	ع/
	آب وہوا شملہ	۴/	۱۰۳	جناب شیخ الٰہ بخش صاحب سکشن	
۹۳	جناب بصیرت علی صاحب			ہولڈر گورنمنٹ مانوٹائپ پریس شملہ	ع/
	دفتر آب وہوا شملہ	۴/	۱۰۴	جناب بابو سرت کمار بھٹاچارج	
۹۴	جناب علی شیر صاحب دفتر			کمپازیٹر ״	۴/

۱۰۵	جناب بابو جوالا سنگھ صاحب	۴/	۸	جناب سید حسینی میاں صاحب	۴/
۱۰۶	جناب بابو بجے لال صاحب "	۴/	۹	جناب سید حسین صاحب	۹/
۱۰۷	جناب بابو بھولا رام صاحب "	۴/	۱۰	جناب سید حمید صاحب	۸/
۱۰۸	جناب منشی ظہور احمد صاحب "	۸/	۱۱	جناب سید چاند صاحب	۸/
۱۰۹	جناب گسل سنگھ صاحب "	۲/	۱۲	جناب سید عبدالصمد صاحب	صہ/
۱۱۰	جناب منشی عبدالرحمن صاحب "	۲/	۱۳	جناب سید امین صاحب	صہ/
۱۱۱	جناب منشی عبدالرحمن خان صاحب کاپی ہولڈر "	۴/	۱۴	جناب محمد عبدالجلیل صاحب	۸/
۱۱۲	جناب عبدالستار صاحب دفتری "	۲/	۱۵	جناب محمد قادر پادشاہ صاحب افغان	۸/
	[illegible] ۴/ ۱۰۱۲ دام		۱۶	جناب محمد غلام دستگیر صاحب افغان	۸/
	فہرست چندۂ دار العلوم از کومتولہ		۱۷	جناب محمد حسن صاحب	عہ/
۱	جناب سید حسین صاحب	عا/۸	۱۸	جناب محمد یونس خان صاحب	۲/
۲	جناب سید عبداللہ صاحب	۷/	۱۹	جناب محمد فخرالدین صاحب	۴/
۳	جناب سید عبدالرحیم صاحب	ع/	۲۰	جناب محمد عبدالقادر صاحب عرف باجی	۸/
۴	جناب سید محمود صاحب	سے/			
۵	جناب سید عبدالوہاب صاحب	ع/	۲۱	جناب حیدر ملک صاحب	صہ/
۶	جناب سید عبدالقدوس صاحب	عہ/	۲۲	جناب یوسف ملک صاحب	عہ/
۷	جناب سید امیر صاحب	۴/	۲۳	جناب رحمان ملک صاحب	۸/

۲۴	جناب کریم ملک صاحب	۸/	۴۳	جناب میران صاراؤتر صاحب	۴/
۲۵	جناب غفار ملک صاحب	۸/	۴۴	جناب ولین راؤتر صاحب	۴/
۲۶	جناب عثمان ملک صاحب	۲/	۴۵	جناب قادر محی الدین راؤتر صاحب	۴/
۲۷	جناب حسن ملک صاحب	۸/	۴۶	جناب سید قادر محی الدین صاحب	عہ/
۲۸	جناب شیخ عبدالقادر صاحب	۴/	۴۷	جناب بڈھن شریف صاحب	۸/
۲۹	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب	۴/	۴۸	جناب ایوب ملک صاحب	۴/
۳۰	جناب شیخ علی صاحب	۴/	۴۹	جناب ضیاء الدین صاحب	۸/
۳۱	جناب شیخ محمود صاحب	۸/	۵۰	جناب سید مصطفی صاحب	۸/
۳۲	جناب شیخ برہان صاحب	۲/	۵۱	جناب سید محی الدین صاحب	۴/
۳۳	جناب شیخ عبدالرحمان صاحب	۸/	۵۲	جناب سید اکبر صاحب	۲/
۳۴	جناب شیخ عثمان صاحب	۴/	۵۳	جناب سید یوسف صاحب	۲/
۳۵	جناب شیخ قادر صاحب	۲/	۵۴	جناب یوسف صاحب افغان	۲/
۳۶	جناب غلام رسول صاحب	۲/	۵۵	جنابہ اہلیہ صاحبہ جناب سید عبدالرزاق	
۳۶	جناب غلام محی الدین شریف صاحب	۴/		صاحب جنرل کنٹراکٹر	سے/
۳۷	جناب عبدالکریم صاحب	۸/	۵۶	معرفت جناب سید عبدالرزاق صاحب	
۳۸	جناب قادر پادشاہ صاحب	۸/		جنرل کنٹراکٹر بابت چندہ دھاراپورم	للعہ
۳۹	جناب بابامیان صاحب	۴/	۵۷	جناب سید عبدالرحمن صاحب	صہ/
۴۰	جناب سرور بیگ صاحب	۸/		میزان کل للعہ	
۴۱	جناب خواجہ عبدالوہاب صاحب	عا/			

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
	فہرست چندہ دار العلوم از میسور		۱۶	جناب احمد اللہ خان صاحب	ع/
			۱۷	جناب یعقوب محمد سیٹھ صاحب	۴ عہ/
۱	جناب صالح محمد بن ابوبکر صاحب سیٹھ مرحوم	صہ/	۱۸	جناب اللہ رکھا یوسف سیٹھ صاحب	۸ ع/
۲	جناب محمد بن احمد صاحب سیٹھ	صہ/	۱۹	جناب سلیمان بن عبد الشکور سیٹھ صاحب	۸ ع/
۳	جناب اسمعیل خان یوسف علی خان صاحبان	صہ/	۲۰	جناب عبد الواحد حاجی علی محمد سیٹھ صاحبان	۸ ع/
۴	جناب احمد علی صاحب صوفی	عہ/	۲۱	جناب اسمعیل عبد اللہ سیٹھ صاحبان اینڈ سنز	صہ/
۵	جناب حلیم خان صاحب	۸/	۲۲	جناب عبد القادر صاحب تاجر	عہ/
۶	جناب حسن خان صاحب	ع/	۲۳	جناب باقر علیخان صاحب تاجر	عہ/
۷	جناب حاجی محمد بخش صاحب خلیفہ	صہ/	۲۴	جناب سالار خان صاحب تاجر	۴/
۸	جناب زکریا حاجی قاسم سیٹھ صاحب	صہ/	۲۵	متفرق	۳ للعہ/
۹	جناب محمد پیر صاحب تاجر	عہ/	۲۶	جناب سید عبد اللطیف صاحب رجمنٹ دار	صہ/
۱۰	جناب حکیم سید مصطفےٰ صاحب	ع/			
۱۱	جناب یونس بن جمال سیٹھ صاحب	صہ/	۲۷	لشکر مسجد معرفت جناب محمد یعقوب صاحب امام	صہ/
۱۲	جناب سید عبد الرزاق صاحب	ع/			
۱۳	جناب ابراہیم صاحب لانڈرو دکان	عہ/	۲۸	جناب سید فخر الدین صاحب جمعدار	للعہ/
۱۴	جناب غفار صاحب منڈی	ع/			
۱۵	جناب سید محی الدین صاحب بہادر صوبہ دار	صہ/	۲۹	جناب سلطان محمود صاحب مرس	۴/

۳۰	جناب محمد اکبر صاحب میچر	عا/
۳۱	جناب سلیمان صاحب	۴/
۳۲	جناب شیخ آدم صاحب نعلبند	۸/
۳۳	جناب فخرالدین صاحب میچر	عا/
۳۴	جناب محمد شریف صاحب سپاہی	عہ/
۳۵	جناب برادر سید مرتضیٰ صاحب تاجر	۸/
۳۶	جناب عبدالرزاق صاحب ہنسوری	عہ/
۳۷	جناب حاجی رحمت اللہ سیٹھ صاحب	۸/
۳۸	جناب عبدالوہاب صاحب	۸/
۳۹	جناب عبدالقادر صاحب	عا/
۴۰	متفرق	۱۱/۶/
۴۱	جناب عبدالرؤف خلیل صاحب	عا/
۴۲	جناب سالار محمد اسمٰعیل صاحب	صہ/
۴۳	جناب باقر علی صاحب ڈجوٹنٹ	عا/
۴۴	جناب حافظ ظفر علی صاحب اڈیٹر انوار الصوفیہ لاہور	عہ/
۴۵	از مسجد سوار لین میسور	سہ/
۴۶	جناب ابا عبدالشکور سیٹھ صاحب	صہ/
۴۷	جناب عبدالرحیم صاحب چرم منڈی	عا/
۴۸	ناس کے دوکان دار جناب عبدالرحمن صاحب	عہ/
۴۹	جناب عبدالرحمن خان صاحب متولی مسجد درگاہی	۵عہ

فہرست چندہ دارالعلوم مدراس

۱	جناب ڈاکٹر خواجہ لطیف الدین صاحب ایل ایم اینڈ ایس رائی پیٹھ مدراس	صہ/
۲	جناب ڈاکٹر سید محی الدین صاحب	سے/
۳	جناب ڈاکٹر رستم خان صاحب	عہ/
۴	طلبہ مدرسہ اعظم لوئر کلاسسیز	عہ/۶/
۵	جناب نواب زین العابدین خان صاحب حیدرآبادی طالب علم مدرسہ اعظم	صہ/
۶	طلبہ مدرسہ اعظم فورتھ فارم	عا/
۷	طلبہ مدرسہ اعظم ففتہ فارم	۱۲/
۸	جناب خواجہ عبدالہادی صاحب حیدرآبادی	۵عہ

نمبر	نام	رقم
۹	جناب منشی محمد عبد الرحمان صاحب مسرور مدرس مدرسۂ اعظم	۸/
۱۰	جناب محمد عبد الرحمن صاحب مدرس	۸/
۱۱	جناب محمد مخدوم صاحب	۸/
۱۲	جناب سید محمد ذاکر صاحب ڈرائنگ ماسٹر	۸/
۱۳	جناب عبد الرحیم خان صاحب مدرس	سے/
۱۴	اساتذہ مدرسۂ اعظم	۱۲/
۱۵	جناب نواب محمد علی خان صاحب ناظم رائے پیٹھ	صہ/
۱۶	جناب منشی محمد حسین صاحب مرحوم والد اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب	عــہ
۱۷	جناب مولوی عبد الحفیظ صاحب ایم۔ اے۔	عــہ/
۱۸	جناب مولوی محمد غوث صاحب سعید۔ مددگار پرائیوٹ سکرٹری حضور آفس حیدرآباد دکن	عــہ
۱۹	جناب محمد صالح الدین خان صاحب فرحت باغ میلاپور مدراس	عــہ
۲۰	جناب خان بہادر نواب عُرف احمد خان صاحب پرتو میلاپور	عــہ
۲۱	جناب خان بہادر نور الدین خان صاحب شریف مدراس میلاپور	عــہ
۲۲	جناب منشی عبد الکریم صاحب فاروقی انسپکٹر پولیس	صہ/
۲۳	جناب محمد صفدر حسین صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس مدراس	عــہ
۲۴	خان بہادر جناب غلام محمود صاحب مہاجر ترملکھری جیپاک مدراس	عــہ
۲۵	جناب سید محمد عبد القادر صاحب اڈیٹر مخبر دکن رائے پیٹھ	صہ/
۲۶	پروفیسر جناب محمد اعظم صاحب بی اے سیدا پیٹھ ضلع چنگل پیٹھ	صہ/
۲۷	جناب محمد معظم صاحب بی۔ اے بی ایل ضلع چنگل پٹھ	عا/
۲۸	جناب ڈاکٹر محمد عزیز اللہ صاحب بی اے یم بی سی ایم مدراس	صہ/
۲۹	آنریبل جناب نواب سید محمد خان صاحب بہادر ہمایون منزل رائے پیٹھ مدراس	سہ/

٣٠	جناب مسٹر محمد عثمان صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر سید اپیٹھ ضلع چنگل پٹھ	عـہ
٣١	جناب شیخ احمد صاحب ویلوری تاجر شریک ویلور جناب حاجی محمد یوسف صاحب کمپنی گڈ ٹنگ گلی	عـہ/
٣٢	معرفت جناب منشی محمد حبیب اللہ صاحب راغب محفوظ خان باغ دو مرتبہ	للعہ
٣٣	از محلہ بارکس معرفت جناب قادر بیگ صاحب مدراس	صہ/
٣٤	از محلہ پرسپاک معرفت جناب محمد حنیف صاحب متولی مسجد	صہ/
٣٥	جناب حکیم محمد نظام الدین صاحب مدرسہ غوثیہ نمبر ٣٠ اپو میستری اسٹریٹ محفوظ خان باغ	معہ/
٣٦	از محلہ بکر منڈی شولہ معرفت امام مسجد مدراس	عـہ
٣٧	جناب منشی محمد حسین صاحب بی اے ڈسٹرکٹ رجسٹرار تلور	للعہ
٣٨	جناب منشی حکیم محمد عبد اللہ صاحب مصنف قاموس اردو	صہ/

٣٩	متفرق از محترم خواتین معرفت جناب منشی حبیب اللہ صاحب راغب	صہ/
٤٠	معرفت جناب عبد الغفور صاحب انچارج پولیس لین بیگم بازار	صہ/
٤١	جناب محمد عبد الغفار صاحب جن جنرل آفس مدراس	عہ/
٤٢	جناب غوث محی الدین صاحب "	عا/
٤٣	جناب محمد عظیم الدین صاحب "	سے/
٤٤	جناب غلام دستگیر صاحب "	۸/
٤٥	جناب سلطان محمود صاحب "	معہ/
٤٦	جناب صاحبزادہ سلطان محمود صاحب "	عہ/
٤٧	جناب شیخ علی صاحب	عا/
٤٨	جناب سید قدرت اللہ صاحب "	عہ/

فہرست چندہ دار العلوم از تجار گڈنگ گلی ٹرپلیکیٹ وغیرہ مدراس

١	جناب ٹی امین الدین صاحب تاجر اعظم	

نمبر	نام	رقم
	گڈنگ گلی مدراس	صہ،
۲	جناب یجمان پی یم عنایت اللہ صاحب تاجر گڈنگ گلی	لعہ
۳	ما-سا-ابراہیم صاحب کمپنی پرٹمیٹ مدراس (تاجران چرم)	لعہ،
۴	تاجر ملنگ حیات پاچھا صاحب کمپنی سکنڈلین بیچ مدراس	صہ
۵	الیس حاجی عبداللہ صاحب کمپنی تاجران چرم پرٹمیٹ مدراس	لعہ
۶	پاکتنی عبدالقادر صاحب ،،	لعہ
۷	کنم باڈی عبدالقادر صاحب	لعہ
۸	جناب حاجی سعید حسین صاحب کمپنی تاجران پارچہ گڈنگ گلی مدراس	لعہ
۹	جناب محمد سعد اللہ بادشاہ صاحب دولت خانہ جناب حاجی محمد بادشاہ صاحب ترملکھری مدراس	عہ
۱۰	جناب حاجی محمد عبید الرحمن صاحب تاجر گڈنگ گلی مدراس	صہ،

فہرست اسماے چندہ دہندگان مستقل

نمبر	نام	رقم
۱	ٹی-امین الدین صاحب از اپریل تا آخر ستمبر	سہ
۲	کنم باڈی عبدالقادر صاحب از اپریل تا آخر ستمبر	سہ
۳	جناب حاجی بدرالدین صاحب پرٹمیٹ	سہ،
۴	یجمان عبداللطیف صاحب چلکار گڈنگ گلی از اپریل تا اگست	لعہ
۵	جناب حاجی عبدالرحمن صاحب ملیالم گڈنگ گلی از مئی تا اگست	عہ
۶	جناب محمد محمود اللہ بادشاہ صاحب از مئی تا اگست	عہ
۷	جناب نواب غلام احمد خان صاحب کورمنڈل کیامپ کولار بابت جون ۱۹۱۶ع	سہ
۸	جناب خان بہادر الحاج محمد عبدالعزیز بادشاہ صاحب ترکش قونصل و ملک التجار مدراس بابت جولائی و اگست	عہ

۹	جناب سید عبد الرزاق صاحب جنرل کنٹراکٹر کویم کویم توربابت جولائی واگست	عـــہ
۱۰	مٹھادار جناب محمد عبد القادر صاحب تاجر گڈٹنگ گلی از مئی تا ستمبر	عـــہ
۱۱	جناب مولانا محمد عبد السبحان صاحب تاجر گڈٹنگ گلی از مئی تا ستمبر	صـــہ
۱۲	اہلیہ محترمہ جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر	عـــہ
۱۳	الحاج عبد الملک بادشاہ صاحب	صـــہ
۱۴	جناب عبید اللہ بادشاہ صاحب	عہ/
	[illegible]	

فہرست چندہ دار العلوم اوٹکمنڈ صوبہ مدراس

۱	جناب صوفی حاجی جماعت علی شاہ صاحب علی پوری	عـــہ/
۲	جناب عبد الرحمن حاجی فقیر محمد حسن صاحبان اینڈ سنس	عـــہ ۴/
۳	جناب حاجی قاسم سیٹھ صاحب	عـــہ ۴/
۴	جناب میاںجی سیٹھ صاحب اینڈ کو	عـــہ
۵	جناب یوسف حاجی صدیق سیٹھ صاحب	عـــہ
۶	جناب گل محمد صاحب اینڈ کو	صہ/
۷	جناب یوسف شریف صاحب اینڈ کو	صہ/ ۴/
۸	جناب سی۔م۔ے صاحب اینڈ کو	سے/
۹	جناب محمد شریف صاحب اینڈ کو	عہ/ ۴/
۱۰	جناب صوفی خیر شاہ صاحب	صہ/
۱۱	جناب صوفی حاجی ظفر علی سیٹھ صاحب	عہ/
۱۲	جناب محمد حشام سیٹھ صاحب	۸/
۱۳	جناب امام خان صاحب	۸/
۱۴	جناب حیدر بیگ صاحب	۸/
۱۵	جناب محمد قاسم سیٹھ صاحب	صہ/
۱۶	جناب قادر ابرام سیٹھ صاحب	عہ/
۱۷	جناب اسمعیل سیٹھ صاحب	عہ/ ۸/
۱۸	جناب اے۔آر۔موسنی، سیٹھ صاحب	عہ/ ۴/

۱۹	جناب محمد ابرام سیٹھ صاحب	۴عہ/	۳۸	جناب فقیر محمد صاحب	۸/
۲۰	جناب سید قاسم سیٹھ صاحب	۴عہ/	۳۹	جناب عبدالجلیل صاحب	۱/
۲۱	جناب محمد عمر صاحب اینڈ کو	۴عہ/	۴۰	جناب پونا صاحب	۴/
۲۲	جناب ابرام صاحب	عہ/	۴۱	جناب عبدالرحیم صاحب	۸/
۲۳	جناب آدم سیٹھ صاحب	۸/	۴۲	جناب عیسیٰ سیٹھ صاحب	۴عہ/
۲۴	جناب سید احمد صاحب قاضی	۴عہ/	۴۳	جناب عبداللہ صاحب	۸/
۲۵	جناب قادر صاحب	۴/	۴۴	جناب بخت علی محمد صاحب	۴/
۲۶	جناب عبدالغفور صاحب	۴/	۴۵	جناب قاسم صاحب	۲/
۲۷	جناب کرسا صاحب	۴/	۴۶	قلعی گر جناب عمر خان صاحب	
۲۸	جناب شیخ ابراہیم صاحب	۴عہ/		اینڈ سنس	عہ/
۲۹	ٹی۔ ئی۔ جناب محمد سلطان صاحب	۴عہ/	۴۷	جناب محمد قادر پاچا صاحب	عہ/
۳۰	جناب چنا موتھو صاحب	۴/	۴۸	جناب عبدالرزاق صاحب	عہ/
۳۱	جناب عبدالکریم صاحب	۴/	۴۹	جناب سید محمد صاحب	۲/
۳۲	جناب سید کریم صاحب	۸/	۵۰	جناب عبدالغنی صاحب	۴/
۳۳	جناب م۔ وی۔ اسمعیل صاحب	عہ/	۵۱	جناب پاچا صاحب	۴/
۳۴	جناب حسن بوا صاحب	۸/	۵۲	جناب گدو میان صاحب	عہ/
۳۵	جناب پریامیا رودر صاحب	۸/	۵۳	جناب عبدالرزاق صاحب	عہ/
۳۶	جناب محمد صاحب	۴/	۵۴	جناب محمد صدیق صاحب	۴عہ/
۳۷	جناب معین الدین صاحب	۸/	۵۵	جناب مولوی میر محمد یحییٰ صاحب	عہ/

۵۶	جناب میاں محمد صاحب	عہ/		
۵۷	پائنیر نمبر ۲۶ رجمنٹ اوٹکمنڈ سے بتوسل صوبہ دار میجر جناب میر عباس صاحب بہادر	عہ ۱۳		
	۱۳			
۱	چندۂ کویم توریولاجی اودھل پیٹ میتوپیم دھاراپورم	ما/		
۲	جناب کے اسداللہ خان صاحب وکیل	عہ		
	عہ			

ایک مذہبی مدرسۂ اعظم (یونیورسٹی) کی عمارت کے لیے تمام ہندوستان کی مسلمانون سی درخواست

تمام ہندوستان مین ایک بھی، ایسا خالص دینی، اور مذہبی مدرسہ نہین، جو بلحاظ جامعیت، وسعت، و عظمت کے **مدرسۂ اعظم** کہلانے کا مستحق ہو، یعنی

جس مین تمام علوم دینیہ یعنی **تفسیر، حدیث، فقہ، اصول**، کی تعلیم ایسے کمال کے درجہ تک دی جاتی ہو کہ تحقیق کا مرتبہ حاصل ہو سکے

جس مین اسلامی علوم کی تمام قدیم، اور نادر، اور کمیاب کتابین فراہم کی گئی ہون

جس مین طالب العلمون کو تصنیف و تالیف کی تعلیم دی جاتی ہو،

جس مین ایسے لوگ طیار کیے جاتے ہون جو مخالفین مذہب کے اعتراضات کا جواب آج کل کے مذاق کے موافق دے سکین

جس مین حکومتِ موجودہ کی زبان بھی بقدر ضرورت پڑھائی جاتی ہو،

جس کی عمارت، وسیع، پرفضا اور عظیم الشان ہو،

ہندوستان مین چھ کرور مسلمان ہین، اون کی سیکڑون دنیوی تعلیم گاہین ہین، سیکڑون چھوٹے مدرسے ہین لیکن ایک بھی مدرسۂ اعظم (یونیورسٹی) نہین ہے، یہ کس قدر افسوس، اور شرم کی بات ہے۔

اس غرض کے پورا کرنے کے لیے لکھنؤ مین ندوہ کا دار العلوم قائم کیا گیا، اور اگرچہ ابھی اس کا محض خاکہ طیار ہوا ہے لیکن جن ضرورتین اوپر بیان کی گئین، ان سب کی داغ بیل ڈالدی گئی ہے، تمام مذہبی اور عربی علوم کی تعلیم ہوتی ہے، عربی کی زباندانی اس درجہ تک سکھائی جاتی ہے کہ طلبا برجستہ بڑے بڑے جلسون مین عربی زبان مین لکچر دے سکتے ہین، تصنیف و تالیف کی مشق کرائی جاتی ہے، جسکا اندازہ طلبا کے لکھے ہوے مضامین سے ہوسکتا ہے، جو الندوہ مین شائع ہوتے رہتے ہین۔

علوم جدیدہ، اور حکومت موجودہ کی زبان بھی بقدر ضرورت سکھائی جاتی ہے، یہ تمام امور ابھی ابتدائی پیمانہ پر ہین اور کوشش ہے کہ اعلی درجہ کی حد تک پہونچ جائین لیکن نہایت افسوس ہے کہ عمارت نہایت پست حالت مین ہے رفعت اور عظمت کیطرف، طالب علمون کی رہنے کی بھی گنجائش نہین

عمارت کا جو نقشہ تجویز کیا گیا ہے اُسکی یہ قطع ہے کہ چارون طرف طالب العلمون کے رہنے کے مکانات، بیچ مین مدرسہ کی عمارت، اور ایک طرف عظیم الشان مسجد ہو گی، تمام علوم کی درس کے لیے الگ الگ کمرے ہونگے، یعنی تفسیر کے لیے جدا حدیث کے لیے جدا فقہ کے لیے جدا ادب کے لیے جدا، وعلی ہذا القیاس یہ کمرے انھین علوم کے نام سے موسوم ہونگے مثلاً **دار التفسیر**، **دار الحدیث**، دار الفقہ، وغیرہ وغیرہ جو رئیس یا امیر جس کمرہ کی تعمیر اپنی صرف سے کرائینگے اوس کمرہ کی پیشانی پر اون کا نام کندہ ہوگا اور اس طرح ابد الآباد تک یہ خیر جاری ان کی نام سے قائم رہیگی، جو کمرہ عام چندہ سے طیار ہوگا اوس پر ان اشخاص کے نام کندہ کیے جائینگے جو کم از کم سو روپیہ عطیہ دینگے، چونکہ یہ عمارت ایک عظیم الشان عمارت ہوگی جسکا تخمینہ (مسجد کی علاوہ) پچاس ہزار سے کم نہین ہو سکتا اس لیے بزرگان قوم سے امید ہے کہ ہماری، اور اپنی شرم رکھین گے، اور ایک خالص مذہبی کام کے انجام دینے مین ہم کو ہر قسم کی اعانت دین گے،

مقام اشاعت لکھنؤ الندوہ

ایک علمی اور مذہبی ماہوار رسالہ

اڈیٹر

شبلی نعمانی و حبیب الرحمان خان شروانی

قیمت صرف عا؍ مع محصول ڈاک

اس رسالہ کی آمدنی کسی کی زاتی ملک نہین

زمانہ کی جدید ضرورتون نے تمام مسلمانون کو تعلیم جدید کیطرف متوجہ کردیا اور یہ قوم کی خوش قسمتی ہے کہ مسلمان روز بروز اسکی طرف متوجہ ہوتے جاتے ہین لیکن جدید تعلیم اسقدر دیر طلب اور تمام اوقات کو مصروف کرنیوالی ہے کہ اسکے ساتھ دوسرے علوم و فنون کی طرف توجہ نہین کیجاسکتی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جدید تعلیم یافتہ **اسلامی مسائل - اسلامی معلومات اسلامی تاریخ** سے گویا محروم ہوتے جاتے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ مسلمان اگر اپنے عقائد اور تاریخ سے جاہل رہکر ترقی بھی کرجائین تو درحقیقت وہ مسلمانون کی ترقی نہ ہوگی

اس بناپر **ارکان** ندوۃ العلما نے ارادہ کیا کہ ایک ایسا ماہوار رسالہ جاری کیا جائے جسمین اسلام کے مہمات مسائل اور اسلامی تاریخ کے متعلق اہم تحقیقات اور مباحثات درج ہون اور اسلامی مسائل کا فلسفۂ حال سے مقابلہ و موازنہ کیا جائے اور ثابت کیا جاے کہ فلسفۂ حال کے مسائل یا تو اسلام کے مخالف نہین یا مخالف ہین تو خود ناقابل اعتبار ہین اسی کے ساتھ **علوم جدیدہ** سے بھی بحث کیجاے تاکہ قدیم تعلیم یافتہ لوگون کو جدید خیالات سے واقفیت کا موقع حاصل ہو

یہ رسالہ تین برس سے جاری ہے اور اگرچہ ابھی تک اپنے اصلی معراج عروج تک نہین پہونچا تاہم جس قسم کے معرکۃ الآرا مضامین اسکے ذریعہ سے آج تک شائع ہوے اسکا اعتراف تمام ملک نے کیا ہے -

ان خصوصیات کے علاوہ ایک خاص بات یہ ہے کہ اس رسالہ مین **ندوۃ العلما** کے تازہ حالات نصاب تعلیم مداخل اور طلباے دار العلوم کے علمی مضامین عموماً شائع ہوتے رہتے ہین اسلیے جو لوگ ندوہ کی اصلی حقیقت طرز تعلیم اور اسکے عام حالات کا اندازہ کرنا چاہین اُنکے لیے یہ رسالہ نہایت مفید ہے -

درخواستین اس پتہ سے آئین **منیجر الندوہ لکھنؤ**